توکلت علی اللہ
الحمد للہ علی احسانہ کہ قصہ زبان اردو تصنیف بدر فلک فصاحت مظہر سپہر بلاغت مقبول بارگاہ رب العباد الہ یار شاہ متخلص بہ بدر موسوم
دستکار
خاکسار
بہشت سخن
نقاش
بدرالدین
بیت السلطنت لکھنؤ متصل بیگم گنج محلہ باغ قاضی
باہتمام اصغر علی مطبع اصغری میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس بہار بیخزاں کو واجب ہی کہ جسنی نسیم قدرت سی گلہای کون کو بیچ گلشن
آسمان کی کہلایا اور ستایش لاتعداد اوس باغبان حقیقی کو مستحسن ہی کہ جسنی نخل وجود انسان
کو ساتہہ اثمار اشکال بدیع اور اوضاع مختلف کی مثمر فرمایا ساغر بیضاوی آفتاب کو بیچ خمکدہ آسمان کے
شراب ضیا سی مملو کیا اور مینای سپہر زمردین کو بادہ یاقوت رنگ شفق سی پر نور مسرور کو
نی بار کیا [illegible] رعنای دیا کہ قمری اوسکی سودای تعشق مین طوق بگلو اور سرگرم کو کو ہی اور شاہد
گل کو خلعت پوشاک لباس رنگین پہنایا کہ بلبل اوسکی خار تمنا سی دامن چاک ہی اور [illegible]
رخ پروانہ کو اوپر شمع کی فدا کیا اور کبک کو اوپر ماہ کی شیدا اگر نسیم روح پرور رحمت [illegible]
تلوین کی نہ چلتی گل وجود انسان کا اوپر شاخسار ہستی کی شگفتہ ہوتا اور اگر غنچہ [illegible]
طرف گلشت ایجاد کی نہ ہوتا تخم کالبد مردم کا زمین عدم سی نہ اوگتا اور [illegible]

لایق ہی کہ جسنی چراغ ایمان کا بیچ شبستان عالم کی منور کیا اور بزم جہانکو فروغ شمع دین و
ایمان سی بیچ تیرہ گم کردگان بادیہ ضلالت اور گمراہی کو خضر دشتگاہی عنایت الہی سی بیچ را
معرفت ربانی کی پہنچایا اور گم گشتگان کو بی نافہمی او بیخبری کو ساتھہ رہنمائی لطف و عطا الہی کی
بیچ شاہراہ طریق خدادانی کی فایز کیا عجب تازہ گل باغبان حسن و ارشاد پیدا ہوا کہ دامن سحاب
کا جسار اوسکی پر ہمیشہ عنایہ افکن ہا اشہب بان کو کیا یارا کہ بیچ میدان توصیف ذات و الاصفات اوسکی
لانی کری اور ناطقہ کی کیا طاقت کہ بیچ تعریف شان عالی اوسکی کی دم گویائی مارے ہاں بکعیت قلم اور شاخسار
نغمہ شہریار گردون وقار کی مترنم اور شور افکن ہی اور قمری زبان بیچ مدح ابو الظفر مصلح الدین
ثریا جاہ سلطان عادل خاقان زمان محمد امجد علی شاہ بادشاہ غازی کی کوکو زن سبحان اللہ کیا بادشاہ
انجم جاہ ہی کہ نگاہ اوسکی فیض دستگاہ ہی اور وہ خلائق کا پشت پناہ کسی بشر کو عہد دولت مین اوسکے
محتاج نہ پایا جیسی کہ کاسہ خالی ہلال کا دست درویش فلک مین ہی اوسکی انعام سی گہ ہو جاتا ہی اور
طلای خالص اشرفی بقش سکہ خاص ہی مانند صورت مغربی آفتاب کی دولت سرخروی پاتا ہی السیا شجاع
کہ دہرہ شیر شرزہ بیم تیغ عدو مال اوسکی سی آب ہی اور زہرہ آسمان اوسکی نعرہ شجاعت سی مانند حبوبی آب
بیتا تعریف جمال کتنا لکہون کہ سایہ خدای جمیل کا ہی اور دار الملک حسن مین بی نظیر بی عدیل عہد دولت معدلت
مہد اوسکی بہرہ مہ بیاہ ساتھہ شیر نر کی ہمدم اور برہ میش ساتھہ گرگ مردم خوار کی ہمقدم اما بعد راقم
تمہید مبیان ضعیف البنیان احقر العباد بندہ گنگار رشاد و اسطی ال حسینی کی عالم بیشغلی مین
ساتھہ شغل تحریر اس قصہ عجیب کے مشغول ہوتا ہی اور رنگین خیالان چمن زار نکتہ دانی سی ارزو مند
قبول گلگشت بستان بہارین طبع بہارستان معانی سی امیدیہ ہی کہ اس بہارستان رو کش گلہای فردوس

کہ ساتھ نام بہشت چمن کی ہوے تو مہی لشکر ہمیں عیب بینی سے پائمال نفرماوین اور فوائج اخراج المعین سے محفوظ رکھیں گے اگر ہیں نہ ثمر من

چمن اول

بلبلان شگفتہ گلہای چمنستان سخن رنگین اور محرمان فریفتہ سرو بستان حکایات دلنشین یون بیان کیا ہی کہ ملک
شہر مینو سواد فردوس آباد کی ایک شہریار تھا مشہور خاص و عام ضونشاہ نام گلستان سلطنت نسیم عدل
شمیم اقبال لا یزال اوسکی سے شگفتہ و خندان تھا اور بوستان خلافت آبیاری سحاب جاہ و جلال اوسکی سے
سبز و ریان بزم جہان اوسکی وجود بہر پا جود سے منور اور شبستان عالم اوسکی فروغ عدالت سے رشک قمر
بدخشان ابہت و سروری کا لعل باآب و تاب تھا اور عمان جبروت صولت کا در خوش آب سخاوت مین کشتی حاتم کی
اور شجاعت مین رشک رستم و زال اوسکی عہد دولت مین آرزو زر و گوہر سے پامال اور اوسکی
جاہ و جلال کے بدولت بی زوال لیکن نخل تمنا خاطر بادشاہ کا جلیلی صرصر غم بی اولادی سے بی برگ بار
رہتا تھا اور نہال غیر ثمر بخش قامت اوسکی کا کثرت اغمہای غم سے شکل سرو خزان رسیدہ عاری آہ کے مانند گل
گریبان چاک تا بداماں اور ہر شام بسان بلبل گرم فغان جسمی آخر کار سر دعا کو اثر بہی او رحمت باری کو
ثمر بعد انقضای چند ماہ نوباوہ وجود شہریار سے بسانی عنایات باری سے بار ور ہوا اور تخم آرزو بارش
رحمت الٰہی سے زمین پر نشو و نما لایا یعنی نو نہال حدیقۂ اقبال نور بوستان جلال بساعت سعید و
زمان حمید مانند گل کی کہ ایام بہار مین شگفتہ ہوتا ہی پیچ مشکوی شاہنشاہی کی پیدا ہوا
اور دیدہ بادشاہ کا کہ نرگس وار رہتا تھا دیدار فرحت آثار اس نور العین سے منجلی جب شاہزادہ
ہمایون بخت و عالی قدر پانچ برس کا ہوا معلمان دانشور اور ادیبان ہنرور واسطے تعلیم اور
تربیت پاکزادہ کی مقرر ہوئے الغرض شاہزادہ نے عرصۂ قلیل مین جمیع علوم عربیہ و فارسیہ و فنون

عجب سی مہارت کاملہ حاصل کی اور آداب خلافت اور قواعد سلطانی سی بہرہ مند ہوا ایک روز مکان عشرت نشان مین رونق افروز تہا کہ تعریف حسن و جمال حسینان روزگار شروع ہوئی ایک شخص کہ اوس محفل مین وارد تہا یون ملتمس ہوا کہ ملک دکن مین کہ سرحد عشق خیز حسن انگیز ہی بادشاہ ہمایون نام ایک دختر رکہتا ہی موسوم بملکہ ماہرو کہ مقابل رخ پرنور اوسکی آئینہ حیران اور سودائی ہوا زلف تلہرا اوسکی مین موی سنبل پریشان ابروکو طاق ایمان کہا جائے تو سجدہ گاہ آفاق ہی اور بینی کو سعادت انگشت قدرت کی تشبیہ دیا جاتا ہی کہ بیچ معرکہ یکتائی کی طاق ہے آنکہین نے آہوی زمانہ مین اور چشم آہو اوسکی تیرنگہ کا نشانہ دہن تنگ شکر اور لب قند مکرر اور دانتونکی آب تاب آبروریز دریاے عدن صراحی پلو پستان دو قبہ نور شکم دریاے سیماب ناف بنگرداب عذ زیبا کو گلدستہ باغ سی ترجیح ہی اور تشبیہ انگلیونکی شعلہ شمع سی بیان صریح ران و ساق دلفریبی مین شہرہ آفاق کف پای نگارین برگ گل سی نازک تر اور ناخن باغیرت ہلال چرخ اخضر الغرض مصور قدرت نی ایسی تصویر ملائک فریب ہنر آرا آج تک اوپر صفحہ عالم کی قلم قدرت سی نہین کہینچی زبان وقت توصیف حسن گلو سوز اوسکی لال ہی اور ناطقہ غرق عرق انفعال شاہزادہ مجرد سننی اس حال کی عاشق زار ہوکر زمین پر مانند قطرہ اشک کی لوٹ گیا اور عالم بیہوشی طاری ہوا خدام اور تو ابعین دوڑکر مائے الورد چہڑکنی لگے اور بہ گرم مروحہ جنبانی ہوئی اوس از خود رفتہ کو کچھہ خبر ہوشی نہ ہوئی اور آتش عشق دوچندان شعلہ ور یہ خبر وزیر زادہ کو کہ شاہزادہ سی محبت بدرجہ رکہتا تہا پہنچی بیتاب زیبتاب ہوکر برہنہ پا دوڑا اور شاہزادہ کی قریب آکر سر اوسکا اوپر زانو کی رکہا اور کہا کیا ماجرا ہی غلام کو بہی آگاہ فرمائی شاہزادی نی جب آواز وزیرزادہ سنی آنکہین

کہول کر فرمایا کہ اے یار وفادار وای مونس غمخوار کیا کہوں عجب حال ہی اور نہایت ملال
مؤلفہ نہ کوئی آشنا اپنا نہ کوئی دوستدار اپنا * نہ کوئی مہربان اپنا نہ کوئی غمگسار اپنا
زبان ہو منہہ مین ہی مگر احوال دل کا کہہ نہیں سکتا * بزنگ شمع روشن ہو رہا ہی حال زار اپنا
تب ہجر انسی جلتا ہی تن لاغر خدا شاہد * جو دل پر داغ پیدا ہین تو سینہ ہی فگار اپنا * ہزاروں
کوہ غم فرہاد سان سر پر اوٹہاتا ہون * تن کاہیدہ بار رنج سی ہی شکل خار اپنا * ہمارے
عمر آخر ہو گئی ای ہمدم رنجور ہمین * مگر آیا نہ ہم تک ایکدن ہی وہ ای یار اپنا * جبکہ وزیرزادے نے
اصرار کو طول دیا ملکزادہ نے عروس زیبا جمال احوال کو ساتہہ زیور بیان کے یون آراستہ کیا کہ ملک دکہن
مین ایک بادشاہ دختر رکہتا ہے ملکہ ماہرو نام کہ اوسکی قامت خوشخرام سی شور قیامت آشکار ہی اور رفتار
زیبا سے آثار زلزلہ حشر نمودار جیسی مینی تعریف حسن و جمال اوس شمع رخسار کی سنی ہے مانند پروانہ
ہر نفس جلتا ہون اور بمثل موم ہر دم پگہلتا ہون ای وزیرزادہ بی آب زلال وصال معشوقہ
رعنا جمال کی آتش عطش تمنا مجہہ تفسیدہ لب بادیہ شوق سے کے منطفی ہو گی اور قریب ہے
کہ طایر روح دم مین قفس کالبد سی پرواز کرے وزیرزادہ نے کہا کہ حضور اوٹہہ کر طعام تناول
فرماوین غلام واسطی کشایش اس عقدہ مالاینحل کی کمر ہمت باندہ کر روانہ ہوتا ہی اور
گوہر گرانبہا ی مقصود بیچ کف تمنا کی لاتا ہی شاہزادہ نے کہا کہ ای محب باوفا مین بہی تیرے
ساتہہ گام بہ سنیح بادیہ غربت ہوتا ہون اور تخم اشک کا بیچ شورزار صحرا ای مشقت کی بہیجہ
مژگان سی بوتا ہون شاید کہ آبیاری ابر رحمت الہی سی نخل تمنا کا بار مراد لاوے اور نہال آرزو ثمر
ہو جاوے وزیرزادہ نے دست بستہ عرض کی کہ حضور کہان اتنی محنت اپنی اوپر گوارا کرتے ہیں شاہزادہ نے

فرمایا

فرمایا کہ شوق وصال یار مین مسافت منزل کچھہ نہ معلوم ہوگی اور خار صحرا کف پا مین مانند برگ
گل نرم ہو جائیگا آخر کار رات طوعاً و کرہاً بسر کی جبکہ شہسوار زرین افسر آفتاب اوپر شبدیز
آسمان کے سوار ہو کر گام سنج غربت ہوا ملکزادہ نے دو اسپ تیز رفتار کہ صبا انکی گرد کو نہ پہنچی طلب
فرمائی اس عرصہ مین بادشاہ کو خبر ہوئی کہ شاہزادہ عاشق ملکہ ماہرو ہوئی اور بجانب ملک معشوقہ روان
ہوتا ہے مضطرب ہو کر شاہزادہ کے پاس اکر کہا کہ اے جان پدر و اے نور بصر اس عالم ضعیفی مین
مجھکو کہ چند روز کا اور مہمان ہون چھوڑنا اور کربت غربت اختیار کرنا سعادتمندی اوسے دائرہ
سے بہت بعید ہے مصلحت یون ہے کہ تم تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہو اور مین عبادت الہی مین
مصروف شب و روز ہر چند بادشاہ نے سمجھایا اور دروازہ نصیحت کا کھولا کچھہ مفید نہوا آخر بادشاہ
شاہزادہ کو محل مین لیگیا اور اوسکی ماسے حال مفصل بیان کیا وہ یہہ کلمہ جانسوز و جگر فگار سنکر
رونے لگی اور کہا کہ اے فرزند ارجمند رضا جوئی والدین خوشنودی پروردگار ہے اتنی بہتر
یہ ہے کہ تم یہان رہو اور آدمی واسطے تلاش اوس پریزاد کے روانہ ہون ہر چند سمجھایا کچھہ اثر پذیر
نہوا آخر کار محل مین شور محشر بلند ہوا اور سامان ماتم برپا شاہزادہ خدمت مادر و پدر سے مانند
روح کے کہ قالب سے جدا ہے کر کے رخصت ہو کر باتفاق وزیرزادہ کے اسپان صبا سیر پر سوار ہو کر
روانہ منزل مقصود ہوا جاتے جاتے یک بیابان پر خطر مین کہ دخل نوع انسان اوس جا محال تھا
وحوش آبادی اوس خرابی مین خلاف قیاس بغایت اشکال پہنچے شام نے پردہ ظلمت کا
اوپر روئے زمین کے ڈالا اور مسافر جہانگرد آفتاب درماندہ ہو کر سرائے غرب مین گیا شاہزادہ نے
وزیر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اب تو شام ہوئی نادیدہ راہ کہان چلوگے بہتر ہے کہ کسی

درخت کی نیچی چلکر شب بسر کرین آخر دو نوره نوردان دشت ناکامی نیچی ایک درخت سایہ دار کی جا بیٹھے
او منتظر اسکی ہوئی آہی کب قیس جہان نورد آفتاب دشت پیمای آسمان ہوگا کہ ہم واسطی تلاش
اوس غیرت لیلی کی رہ گرای جادہ مقصود ہونگی اس عرصہ مین وزیر زادہ نی عرض کی کہ آپ
بخاطر جمع تمام آرام فرماوین او رغلام شرائط پاسبانی ادا کری ازبسکہ شاہزادہ کو کسل راہ
بہت تہی بستر راحت پر استراحت کی اور وزیر زادہ واسطی پاسبانی کی مانند نقش قدم مستحکم بیٹہا
وقت زلف شب تا بکمر پہنچی اور دزد خواب فعتا آنکر متاع ہوش وزیر زادہ کو لے گیا ایک مار سیاہ
کہ پیغام اجل تہا پیدا ہوا اور شاہزادہ کو کاٹا کاٹنا اوسکا اور مرنا شاہزادیکا جبکہ صبح ہوئی
وزیر زادہ اوٹہہ کر گیا دیکہتا ہی کہ شاہزادہ بیجان ہی اور مانند گل سوسن کبودی جسد بدن
نمایان یہہ سانحہ عجیب او رواقعہ غریب دیکہہ کر رونی لگا اور کہا یا الہی کہان جاؤن اور
کیا کرون کہ شاہزادہ پیرلباس زندگی پہنی ہی آج تک کبہی ایکدم اوسکی پاس سی جدا نہین رہا
سو اب کیونکر زندہ رہونگا کاش اگر مین بجای اوسکی طعمہ نہنگ اجل ہوتا تو بہت خوب تہا
کہ اوسکی حق نمک سی ادا ہو جاتا اور یہہ روز بد اپنی انکہہ سی نہ دیکہتا اب راہ رفیقن ہی روی
ماندن اسی یہہ مناسب ہی کہ مین بہی اسی جگہہ پر اوسکی راہ مین تصدق ہو جاؤن آخر کار دست
مناجات کا درگاہ باری مین بلند کیا کہ ای جان بخش حقیقی زندہ کرنا اموات کا قدرت آفریدگار
تیری کی ہی او ربخشنا معاصی بندگان گنہ گار کا شان غفاری تیری ہی میری شاہزادیکو اپنی عنایت سی پہر
کسوت حیات پہنایا مجہکو بہی شربت ممات کا پلا غرض ایسی کلمات عجز و الحاج کی جناب باری مین کرتا تہا
اور رو رو کر سر کو تنہ درخت پر مارتا تہا جب تمام دن گذرا اور رات بہی نصف بسر ہوئی تیر قضا

تیر دعا اوس کا ہدف مراد پر پہنچا یعنی ایک درویش مسیحا نفس مانند آفتاب باریش نورانی
لوس شب تار مین یکایک نمودار ہوا اور وزیرزادہ سی کہا کیا تمنا تیری ہی بیان کر وزیرزادہ
قدمون پر گر پڑا اور حال مفصل بیان کیا فقیر نی ایک لات شاہزادہ مین ماری
اور غائب ہو گیا شاہزادہ بمجرد صدمہ لگد کی زندہ و متحیر ہوکر وزیرزادہ سی حال پوچہنی لگا کہ
آج کی رات بہت بڑی ہی کٹتی نہین آتی ہی تب وزیرزادہ نی حال مفصل عرض کیا شاہزادہ
بہت خوش ہوا اور وزیرزادہ کو دشت و دشتی مین خضر آسا پایا جبکہ رہ نورد آفتاب متوجہہ
سفر مغرب ہوا یہہ دونو مسافر بہی سیاح منزل مقصود ہوئی بعد قطع منازل ایک شہر دلچسپ
کہ نظارت و طراوت مین رشک روضۂ رضوان تہا پہنچی اور جاکر سرای مین ایک مکان نفیس
تلاش کرکی اوتری خادمان سرا کو چند اشرفیان عنایت کین کہ جمیع سامان ضروری مہیا کر دینی
اسباب آسایش حاضر کیا شاہزادہ نی وزیرزادہ سی ارشاد فرمایا کہ ابہی ایک آفت سی نجات پائی
ہی مناسب ہی چند روز یہین مقام کرین جب کہ کسل تردد منازل موقوف ہو دی آگی کو چلین القصہ
چند مقام کئی اگرچہ طبیعت شاہزادہ کی فراق یار مین بہت افسردہ رہتی تہی لیکن وزیرزادہ آراستگی
مکان اور مہیا کرنی اقمشہ و اطعمۂ نفیسہ مین فرق نہین کرتا تہا ایک شب کہ شب چہاردہم تہی
اور چاندنی بہت صاف تہی وزیر نی فرش چاندنی باکمال نفاست بالای بام مکان فرودگاہ آراستہ کرکی
پلنگ شاہزادی کا لگا دیا اور گرد و پیش بہت سی پہول خوشبودار چُنے دئی اور شمع کافوری
روشن کی شاہزادہ نی دیکہہ کر کہا کہ تم نی ناحق کو یہہ تکلف کیا مجہکو فراق یار مین پہول
مثل خار ہین اور شمع صورت دار کچہہ دیر مشغول باتون رہی جو سر رہی بعد اوسکی شاہزادہ آنی

استراحت فرمائی وزیر بہی کہ بسبب مکان قید کی بخوف تہا ہوا ہی سر سی سو گیا جبکہ آدہی
رات ہوئی ایک پری کہ نام اوسکا ماہ رخسار تہا تخت پر سوار معلق سیر چاندنی کرتی
پہرتی تہی دفعتاً نگاہ اوسکی حسن شاہزادہ پر پڑی بے اختیار ہو کر تخت کو اوتار لائی اور
دو گہڑی تک اسکی پلنگ کی پٹی بیٹہی صورت اوسکی دیکہتی رہی آخرش استیلای اشتیاق
مین پلنگ شاہزادہ کو تخت پر رکہہ کر اپنی مکان مین لی گئی بعد چار گہڑی کی کہ شاہزادہ
آنکہہ کہلی کیا دیکہتا ہی کہ نہ وہ مکان ہی نہ وہ سامان یہان نقشہ اور ہی ہے مانند نقش دیوار متحیر ہوا ماہ رخسار
نی دیکہا کہ شاہزادہ محو حیرانی ہی اور دوری یار و دیار سی اوسکو پریشانی اب بغیر
افشای راز کوئی تدبیر اطمینان اس نوجوان کی نظر نہین آتی آخر کار حال العشق اپنا
مفصل بیان کیا شاہزادہ نی مطلق جواب نہ دیا پری نی یہی سمجہا کہ ابہی یہہ تازہ وارد ہی
اسی زیادہ چہیڑنا مناسب نہین دو تین روز تک جمیع نعمتین دنیا کی واسطی شاہزادہ کے
موجود ہوتی رہین لیکن یہہ کسی چیز سی ملتفت نہوا روز چہارم کہ پری آتش عشق مین
برشتہ ہو رہی تہی شاہزادہ سی متقاضی مباشرت ہوئی ملکزادہ نی انکار کیا اور کہا
کہ جب تک وصل ملکہ ماہرو میسر نہو گا جمیع نعمتونکو حرام جانتا ہون اور اختیار لذات کو
حلال اس بات سی پری کی رگ غضب جوش مین آئی اور خادمونکو بلا کی حکم دیا کہ اسکو فلان صحرا کی چاہ
مین کہ از بس تاریک و تنگ ہی قید کرو تا قدر عدول حکمی جانی اور سوای ایک وقت کہانیکی اور
ایک جلعم آب کی اور کچہہ نہ دینا بموجب شعر میر حسن نہ دینا سوا اسکی تم کچہہ کبہی : یہی
اسکا معمول دائم رہی : تو ابعین حکم اوس زلیخا شعار کا بجا لائی اور اوس یوسف مصر خوبی کو

بچاہ

لیجا کر چاہ تاریک مین بند کیا وہ پاک دامن قعر چاہ مین مثل موج بیتاب تہا اور سرگرم اضطراب
چشمہ چشم سے آنسو جاری تہی اور جناب باری مین دعای مخلصی کرتا تہا اب قلم حال پر ملال وزیر
زادیکا لکہتا ہی کہ یہان وزیرزادہ جسدم خواب سی بیدار ہوا ظاہرا کیا دیکہتا ہی کہ پلنگ شاہزادیکا
غایب ہی اوسکی تیجی گیا مکان بدستور بند پایا رونی لگا کہ الٰہی یہ کیا افت تازہ برپا ہوئی
اور یہہ کیا مصیبت دوبارہ پیدا تمام آدمی سرای کی آواز گریہ وزاری وزیرزادہ کی سنکی دوڑی و مستفسر
حال ہوئی وزیرزادہ نی حال مفصل بیان کیا جمیع شخص حیرت مین آگئی کہ یہہ کیا بات ہی اور یہہ کیا
واردات آخر کو وزیرزادہ نی کئی روز تک کہانا پینا چہوڑ دیا اور شبانہ روز مصروف گریہ و
زاری رہتا تہا آخر بقول شخصیکہ ع دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر ع از سوی کینہ
کینہ واز سوی مہر مہر ع اسرار طالب مطلوب ہی اور رموز مطلوب طالب پر مخفی نہین رہتا ایک شب
عالم رویا مین کیا دیکہتا ہی کہ ایک صحرای لق ودق ہی اور ایک چاہ تاریک و تنگ اوسمین سی
صدای دردناک آتی ہی کہ ای وزیر صاحب بیرماہ رخسار پری نی مجہکو ناحق گرفتار چاہ کیا ہی اور
اپنی چاہ مین مجہہ بیگناہ کو داغ رنج و مصیبت دیا ہی اس بلا سی چہوڑا کر منزل یار مین پہنچا اور مجہہ
بیمار کو شربت وصل دلدار پلا اتنی مین آنکہہ اوسکی کہل گئی اوٹہہ بیٹہا اور اپنی جیمین کہا غالب ہی
کہ یہہ خواب راست ہووی آخر تدبیر انسان کی تقدیر کی مجبور ہی لیکن تلاش اوس یوسف گم گشتہ کی
ضرور شاید کسی جا پتہ اوسکا لگ جاتی اور وہ نور دیدہ سلطنت نظر آتی جب سفیر جہان گرد
آفتاب کمر زرتار شعاع کمر پر باندہکر جانب مشرق گرم رفتار ہوا وزیرزادہ بہی مانند صبا خاک
بسر پریشان خاطر طرف شمال چلا جاتا جاتی ایک میدان خطر مین پہنچا سو انجوش معلوم ہوئی

درخت کی نیچی سو رہا جبکہ آنکھہ کہولی کیا دیکہتا ہی کہ نہ وہ میدان ہی نہ وہ درخت ایک دریای
مواج کی کنارہ پر پڑا ہون کہنی لگا کہ آب نہ راستہ معلوم ہی کوئی رہبر الہی منزل مقصود کو
پہونچاویگا یہ کہہ کر سجدہ نیاز کا بیچ درگاہ الہی کی ادا کیا اور رونی لگا خدای عزوجل نی کہ
دستگیر درماندگان اور حاجت روائی بیکسان ہی دعا اوسکی بدرجہ اجابت مقرون کی
یعنی ایک مرد خضر منش نی آکر وزیرزادیکا ہاتہہ پکڑا اسطرح زور سی پہینکا کہ ایک غار
تاریک مین گرا جبکہ ہوش آیا ایک دریچہ اوس غار مین نمودار ہوا وزیرزادہ نی قدم اندر رکہا
ایک باغ غیرت گلزار کہ ہر نخل اوسکی سی بار مسرت نمودار تہا اور ہر چمن اوسکی سی
طراوت روحانی آشکار نظر آیا سیران سیران چلا جاتا تہا اتفاقاً شاہزادی
کہ مالک باغ کی تہی سیر کر رہی تہی لگی قہر سی وزیرزادیکو دیکہہ کر پرستارونکو حکم دیا کہ اس
مرد بیخوف کو لیجا کر چاہ تاریک مین بند کرو پرستارون نی تعمیل حکم کی اور وزیرزادہ
کو بہی چاہ مین بند کیا وزیرزادہ حیران اور پریشان اوسی چاہ مین روتا تہا اور درگاہ
صمدیت مین دعای رہائی کرتا تہا خدای عزوجل نی گل آرزو اوسکی کو اوپر شاخ مراد کی
کہلایا یعنی لشکر خواب نی متاع بیداری کو لوٹ لیا جب کی بیدار ہوا آپ کو ایک
بیابان پر خطر مین پایا سجدہ نیاز کا درگاہ الہی مین بجالایا چند قدم چلکر گیا دیکہتا ہی کہ سیکرون
جانور درندہ چلی آتی ہین وزیرزادہ مخوف ہوکر درخت پر جا بیٹہا اسی عرصہ مین ضیغم خورشید
نیستان مغرب مین گیا اور غزال سریع السیر ماہ مرتع فلک پر سرگرم رم ہوا وزیرزادہ
اپنی دل مین کہنی لگا کہ اگر اس درخت سی نیچی اترون مبادا اور کہین گذر ہو جاوی تو ناحق لقمہ درندگان

القصہ وہان گرگ مرگ ہون یہہ سمجھہ کر اوسی درخت پر بیٹھا رہا آدھی رات کی وقت ایک
طوطا طوطی ایک مینا کہ ہر شام اوسی درخت پر آکی رہتی ہے تھے آپس مین ہم کلام ہوئی
پہلی طوطی نی کہا کہ ای مینا جس شاخ پر کہ مین بیٹھا ہون جو کوئی اوس شاخ کو لیوی
اور جریب بنا کر اپنی پاس رکھی وہ سب کو دیکھی اور اوسکو کوئی نہ دیکھی مینا نی کہا کہ ای
طوطی جس شاخ پر کہ مین بیٹھی ہون اوسکی یہہ تاثیر ہی کہ جو شخص اسکی پوست کو لیکر اپنی پاس
رکھی جس شی او رجس بات کو چاہی عنایت ایزدی سی فوراً موجود ہو وزیر زادہ کہ
کلام دونو کی سن رہا تہا چپ سی اور چالاکی کر دونو شاخون کو توڑ اپنی پاس رکھا جس وقت
کہ طوطی ماہ قفس مغرب مین بند ہوا اور سیمرغ آفتاب قاف مشرق سی نکلا وزیر زادہ
آہستہ آہستہ درخت سی اوترا اور راہ آگی کی لی ایک شہر منو بہر نمودار ہوا
قدم اندر شہر پناہ کی رکہا کیا دیکہتا ہی کہ تمام بازار آراستہ او رقابل دید ہی لیکن نشان
مردم ناپدید رفتہ رفتہ ایک محل نمودار ہوا وزیر زادہ نی محل مین قدم سبقت رکہا وہان بہی
یہی طور پایا متعجب اور حیران ہو کر کہنی لگا کہ الٰہی یہہ کیا طلسم عجیب و غریب ہی کہ عقل انسان کے
اس راہ مین نا بلد ہی یہہ کہتا تہا کہ یک بارگی نگاہ دالان مین پڑی دیکہتا ہی کہ ایک عورت
ماہ تمثال خورشید جمال پلنگ پر لیٹی ہی جسوقت وزیر زادہ نی جا کر اوس کے تن پر ہاتہہ رکہا
صورت تصویر بیجان پایا حیران و پریشان ہوا آخر کار ایک مکان مین جا کر سو رہا پہر کئی دن تک
جب صبح ہوتی اوٹہ اور میوہ باغ کی کہاتا اور شام کو بمقام محفوظ مین سو رہتا غرض کہ پانچ روز اسیطرح
گذری ایک دن اپنی دلمین کہا کہ تاثیر پوست شاخ کی آزمایا چاہی یہہ ارادہ کر کی اوس جمیلہ

بیجان کی پلنگ کی برابر جا کر پوست شاخ سی کہا کہ یہہ عورت زندہ ہو جاوی فی الفور وہ حسینہ
زندہ ہوئی تب تو وزیرزادہ نہایت مسرور ہوا اور رنج تنہائی جاں الوصل نازنین تھا سی
اندکی دور عورت نے وزیرزادہ کو دیکھ کر کہا کہ ای میاں تیرا گذر اس صحرای ہولناک میں کیونکر
ہوا کہ گذر یہاں کا بہی سخت دشوار ہی اور زندگی بشر کی اس شہر اجل پناہ میں دور از کار وزیرزادہ
نی کہا خیر جسطرح کہ مجھکو خدا نی یہان پہونچایا آیا تم حال اپنا بیان کرو وہ عورت [illegible] کہ
وزیرزادہ پر شیفتہ ہوگئی تھی اور بلبل وار اوپر گلرخسارہ اوسکی کی فریفتہ کہنی لگی کہ بادشاہ
خراسان کی دختر ہون ایک دیو بدسیرت و زشت صورت مجھکو آوارہ خانمان کر کی یہان لایا
اور عرصہ دس دن کا ہی کہ وہ غائب ہی مگر ظاہر معلوم نہیں ہوتا کہ کہان گیا وزیرزادہ نی کہا
کہ اگر خدا چاہتا ہی تو مین اوسکو دار البوار مین پہونچاتا ہون قصہ مختصر شاہزادی پلنگ پر سی
اوٹھی اور غسل کر کی بعد پوشاک نفیس اوپر اندام گلفام کی آراستہ کی اور ساتھہ وزیرزادہ کی مصروف
بازی تختہ نرد ہوئی اس عرصہ مین ایک ہوا تند اوٹھی شاہزادی نی کہا اغلب ہی کہ وہی
دیو سیاہ چہرہ پھر آتا ہی وزیرزادہ نی شاہزادی کو اوسی طور پلنگ پر لٹا دیا اور
تاثیر پوست شاخ سی پھر مردہ کیا اور آپ جریب لے تہہ مین چھپا ہو رہا دیو نی آکر دو چار بار
پھر کر شاہزادی پر پہینکی کہ فوراً زندہ ہوئی آخر دونو مشغول تختہ نرد ہوئی دیو نی شاہزادی
سی کہا کہ آج یہان بو آدمی آتی ہی شاید تیری باغ مین پہونچتی ہی شاہزادی نی کہا کہ فقط ایک آدمزاد
مین ہون اور کوئی یہان نہین دیو خاموش ہو رہا اور کچھہ نہ کہا وزیرزادہ کو یہہ کلمہ دیو کا بہت اچھا [illegible]
ہو بسم اللہ کر ایک شمشیر آبدار اوسکی ماری کہ سر اوسکا تن سی جدا ہو کر گر پڑا اور ایک آواز سخت برپا ہوئی بعد

دو گھڑی کی دیو تڑپ کر مر گیا وزیرزادہ نے خوش ہو کر شاہزادی سے کہا کہ اب تو آج ایفای
وعدہ کر چکا کل جاؤنگا شاہزادی نے کہا کہ آپ کہاں تشریف لیجائینگے چند روز یہاں بعشرت تمام
بسر کیجاوین اور صعوبت سفر کو ساتھ آسائش و آرام کے مبدل فرماوین جب تو وزیرزادہ نے
اپنا حال بالکل بیان کیا شاہزادی نے سنکر جواب دیا کہ گذر آپکا اوس تک بہت مشکل ہے کہ وہ اک
صعب گذار منزل ہے وزیرزادہ نے کہا سے هرچه بادا باد من کشتی در آب انداختیم ہے لازمہ انسانیت
نہین کہ شرط نمک ادا نہ کیجئے و در راہ نمک حلالی مین سر دیجئے ظاہر ہے کہ خوشنودی آقا رضامندی خدا ہے
القصہ وزیرزادہ چند روز اور وہان رہا اور اطراف و جوانب سے آدمیونکو بہم پہنچا کر اوس شہر کو
آباد کیا جب شہر کچھہ آبادی پذیر ہوا اور ویرانی دور ہوئی وزیرزادہ نے شاہزادی سے طلب
رخصت کے شاہزادی نے ایک اسپ تیز رفتار صبا کردار کل کا مصنوعی وزیرزادہ کو دیا اور کہا کہ
آپ اسپر سوار ہو کر تشریف لیجاوین لیکن اسکو تازیانہ ہرگز نہ مارئیگا ورنہ بہت آفت اوٹھائیگا
وزیرزادہ گھوڑے پر سوار ہو روانہ ہوا اور شاہزادی سے کہا کہ تم یہان رہو اگر مین آفت سے
بچا تو یہاں آؤنگا یہہ کہہ کر چلا جبکہ دس پندرہ منزلین طی کین خیال دلمین گذرا کہ اسپ کو
اسی سے زیادہ تند کیجئے یہہ ارادہ اپنے دلمین مصمم کرکے ایک تازیانہ بار المجبر د مار لی تازیانہ کھاتے ہی
گھوڑا طرف آسمان کی اوڑا اور وزیرزادہ کو دریای جوشان عنبر افشان مین جسکا کنارہ
نظر خیال مین نہین آتا تھا ڈالا وہ جریدہ پوست شاخ سے مانند خس بہہ گئے وزیرزادہ مضطرب
و پریشان اوس دریا مین مانند کشتی طوفانی تہ و بالا ہونے لگا اور رہائی سے
موج دست و پا چہ ہو کی درگاہ بارے مین رونے لگا کہ اے

خدایا یہہ وقت ناخدائی ہی میری کشتی حیات کو ساحل نجات پر فقط تیری ہی تہہ رسائی آخرکار
دستیاری ملاح قدرت ایزدی سے ایک کنارہ پر جا لگا برگ درختوں کی تناول کیا اور آگی کو چلا او
دریا سے بہی ایک اور دریای بیکران دیکہا مانند موج تڑپنی لگا پہر افسردہ طبیعت ہوکر
درگاہ الٰہی میں مناجات کی کہ ای خداوند جان آفرین مجہکو اس بلای جانگاہ سی نجات دی اور
اوپر حال شکستہ بال میری کی ترحم کر یہہ کہتا تہا کہ ایک کشتی نمودار ہوئی وزیرزادہ کشتی کو
پاکر سوار ہوا کشتی مانند باد کی روان ہوئی دس بارہ دن کی بعد ایک کنارہ پر پہنچا اوتر کی
آگی کو چلا ایک کوہستان نظر پڑا گیا دیکہتا ہی کہ شعب جبل میں ایک فقیر صاحب بکمال آتش ریاضت
لگی ہوئی مصروف عبادت الٰہی ہی یہہ حضور فقیر جاکر کہڑا ہوا جب درویش نی عبادت
عبادت سی فراغت پائی پوچہا کہ فرزند تو یہان کہانسی شاہ آتا ہی وزیرزادہ نی عرض
حال کی فقیر نی دست شفقت اوسکی پشت پر پہیرا اور کہا کہ کچہ غم مت کہا فی الحقیقت اوس شاہزادہ کو
ماہ رخسار پری نی قید کیا ہی فضل خدا سی تو اپنی مطلب کو پہنچتا ہی وزیرزادہ فقیر کی ارشاد سی
متسلی ہوکر چند روز وہان رہا ایک دن عرض کی کہ ای دستگیر درماندگان دشت ناکامی اب
میری حق میں کیا ارشاد ہوتا ہی کسواسطی کہ کام بہت ہیں اور عمر تہوڑی فقیر نی وزیرزادہ کو ایک
اسم بتایا اور کہا کہ تو اسکو یاد کرلی جب کوئی مصیبت پیش ہو اسکو پڑہنا عنایت کارساز برحق سی
آسیب نہ پہنچیگا یہہ کہہ رخصت کیا اور فرمایا کہ بیس منزل کی بعد ایک دوراہہ ملیگا راہ
راست کو جانا اور جانب چپ ہرگز قدم نہ رکہنا جب یہہ حضرت فقیر سی رخصت ہوا بیس منزل
کی بعد وہی دوراہہ ملا قضاء الٰہی سی راہ راست کو بہول گیا اور راہ چپ میں

میں قدم رکہا بس ہس کوس نکیا تہا کہ ایک دیو کوہ پیکر نمودار ہوا اور شور اوٹہایا کہ آج رزاق مطلق نے
اپنی عنایت سے مجہہ گرسنہ شکم کو غذای لطیف پہنچی وزیرزادہ کلام اوس نابکار کا سنکر
وہی اسم کہ فقیر نے بتلایا تہا پڑہنے لگا کہ اتنے میں وہ دیو قریب آکر وزیرزادہ کی کہانیکا ارادہ کیا
حملہ اوسکا کارگر نہوا تب اوٹہا کر زمین پر پٹکا اور صدہا طرح کی صدمہ حتی المقدور پہنچائے
لیکن عنایت ایزدی اور برکت اوسی اسم سے کچہہ اذیت و آفت نہ پہنچی دیو حیران ہوکر اپنی بادشاہ پاس لے
گیا اور عرض کے کہ آج ایک شخص کو گرفتار کیا تہا سو حضور میں حاضر کیا بادشاہ نے نوابعین کو حکم دیا کہ اس
آدم زاد کو یہان سے لیجا کر گلستان ارم میں کہو ملازم ہونے بموجب حکم شاہ کی وزیرزادہ کو باغمین پہنچایا
اسمین یہہ خبر پریونکو کہ ملازم اوس بادشاہ کی تہین اور رقص و سرود کیا کرتی تہین پہنچی کہ ایک آدم زاد
حور نژاد گلستان ارم میں جلوہ گر ہے اور گل رخسار اوسکا طراوت بخش نظر سب مجتمع ہوکر واسطے
تماشی کی آئین منجملہ اون پریونکی سنبر پری کہ سردار اسکی تہی جمال باکمال وزیرزادہ کا دیکہہ کر عاشق زار ہو گئی
اور عالم بیہوشی طاری ہوا تب ایک پری نے کہ نام اوسکا ماہ رخ تہا آہستہ آنکر کان مین کہا کہ اگر طبیعت تمہاری اس
جوان کمال فریفتہ ہے تو اپنی دلمین نوشتہ رکہئی اور تدبیر وصال کیجی اس طرح بیہوش ہونا اور
عنان اختیار ہاتہہ سے دینا مناسب نہین خدانخواستہ اگر یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی گی تجہ سمیت اسکو قتل کرڈالیگا
سنبر پری نے بات ماہ رخ کی پسند کی اور اپنی مکان مین آکر پلنگ پر گر پڑی غرضکہ دو تین دن تک نہ کہانا
کہایا اور نہ پانی پیا ایکدن ماہ رخ کو طلب کیا اور کہا کہ ای ہمشیر تم اب میری حق مین کیا صلاح کرتی ہو
ماہ رخ نے کہا کہ کوئی صلاح باسباب ظاہری میری ذہن ناقص مین نہین گذرتی مگر یہہ کہ جب بادشاہ صدر
نشین ہوکے اور تماشای رقص و سرود ہوا اوسوقت تمہارے رقص کا آدمی تم بدل ہر رقص ظاہر کرنا یقین ہے

کہ بادشاہ خوش ہووی اور کہی کہ جو کچھہ درکار ہو طلب کر تم بعد یعنی پیمان مستحکم کی کہنا کہ کنیز امیدوار ہے
کہ یہہ شخص گرفتار لونڈی کو عنایت ہووی سنبر پری کو کلام ماہ رخ کا مطبوع آیا دوسرے دن جب کہ وقت
رقص سنبر پری کا پہونچا یہہ ایسی ناچی کہ عقل لولی فلک دنگ ہوگئی اور اسطرح گائی کہ اوسکی خوش گلوئے
نی لحن داؤدی کو شرما دیا بادشاہ کہ نشاء شراب مین مست تھا بہت خوش ہوا اور کہا کہ مانگ جو خواہش ہے
پری نے کہا کہ اگر سوال لونڈیکا رد نہووے وعدہ مستحکم ارشاد ہو تو عرض کرے بادشاہ نے ارشاد کیا کہ قسم حضرت
سلیمان کی رد سوال نہوگا عرض کرے پری نے دست بستہ عرض کیا کہ لونڈیکو یہہ جوان نو گرفتار عنایت ہو بمجرد
سنے اس کلام کی آتش غضب بادشاہ شعلہ انگیز ہوئی تھی پس قسم انکار تو نہو سکا لیکن حکم دیا کہ اس فلسفہ (?)
کو مع اوس جوان کی کسی طرف کو پھینک دو پریون نے بموجب حکم مالک کے دونو کو طرف شمال پھینک دیا
اور سر ہوا کیا دونو غلطان و پیچان اوسی ویرانہ مین گری اوسجا ایک حوض مصفا نظر آیا وزیرزادہ نے
اوٹھہ کر حوض مین غسل کیا اور نماز پڑہی سنبر پری نے کہا کہ ای جوان تو مجھکو جانتا ہی کہ کون ہون وزیرزادہ نے
کہا کہ ہم ہرگز واقف نہین پری نی کہا کہ مین وہی سردار پریان ہون کہ گلستان ارم مین عارض گل کے
تمثال پر تیری بلبل ہوئی اور تیری ہوا مین بستان سنبرہ بیگانہ دشت غضب مین پھینکی گئی وزیرزادہ
خوش ہوا اور کہا کہ اب جلد اسکی سبب سے اپنی مطلب کو پہونچونگا یہہ کہہ کر دونو ہم آغوش ہوئے
اور ہستی حسن سی گرمجوش پھر وزیرزادہ نے اپنا حال ہو بہو اول سی آخر تک نقل کیا پری نے
کہا کہ اب کچھہ اندیشہ نکرین انشاءاللہ تعالی صورت شاہد مراد پردۂ غیب سی جلوہ نما ہوسی خیر زکوتو (?)
یہہ دونو ادہر سی امید امن رہے جبکہ بادشاہ زرین کلاہ خورشید ایوان مشرق سی نکلا وزیرزادہ نے کہا
کہ ای سنبر پری کیا تدبیر کیجئی شاہزادہ ہیرا قید یاخسار سی رہائی پاوی اور وہ شمس اوج رفعت کسوف

تاریکی چاہ سی نکلی پہر پری نی کہا کہ یہہ جمیع پریان تحت حکومت تہو شاہ بادشاہ مین اگر منظور بادشاہ
ہوتا تو طرفۃ العین مین رہائی ہوسکتی تہی سو تمہارا گذر بادشاہ تک بسبب دیوان تشنہ خون آدم کی
کہ جابجا چوکی اور پہری کی واسطی مقرر رہتی ہین دشوار ہی اور میری بسبب تعشق تمہاری لیے
اعتر بنہی بسیار اور ہوائی اسکی مزاج بادشاہ نصفت و عدالت کی طرف سی کم متوجہ ہوتا ہے بہتر یہہ ہے اس سی
کہ حضور بادشاہ اعظم شاہ کی کہ شہنشاہ ان سبکا ہی مستغیث ہوجئی غالب کہ شاہد مراد جلوہ گر ہو
وزیرزادی نی کہا کہ مجہکو خوف و خطر دیونکا کچہہ بہی نہین ہی فضل الہی سی ایک ایسا اسم یاد ہے
کہ جسکی برکت سی تیر بیران لعینونکی کسی طرح مجہہ پر کارگر نہین ہوسکتی اور اگر یہہ بات نہوتی تو دیونکی ہاتہہ سی
نجات پاکی تہو شاہ تک کب پہنچتی پری کو کمال اطمینان ہوا اور یہہ دونو روانہ ہوئی چلتے چلتے بعد
چند روز کی مستقر الخلافت اعظم شاہ مین پہنچی اور جا کی کسی مکان مخفی مین رہی پری نی کہا کہ مین
پریونکی ہان جا کر موقع اور وقت ملازمت شاہ دریافت کرلون تو تم قصد کرو قصہ مختصر دو تین
روز مین جب جمیع موقع و وقت خدمت بادشاہ کی دریافت ہوگئی اگر وزیرزادہ بار عام مین
حاضر ہوا اور سب کی ذیل مین مجرا عرض کیا اتفاقاً بادشاہ کی نگاہ اس جوان تازہ وارد پر پری حسن و جمال
وزیرزادی کا دیکہہ کر محو حیرت ہوگیا وزیر اعظم سی ارشاد کیا کہ یہہ جوان تازہ وارد کون ہی
حاضر حضور ہو وزیر نی وزیرزادہ کو طلب کیا آداب تسلیم بجا لایا حکم ہوا کہ عرض حال کرو وزیرزادی نی
با ادب ہوکر عرض کیا کہ مسافر ہون ستم رسیدہ و مظلوم ہون آفت کشیدہ حضور کی نصفت و عدالت
کا شہرہ سنکی حاضر ہوا ہون مفصل اس مجمل کا یہہ ہے کہ بادشاہ اقلیم فردوس آباد کی وزیر کا پسر ہون همراہ
شاہزادہ کہ بسبب عشق ملکہ ماہرو کی تخت و سلطنت پر پشت پا مارا اور تکلیف غربت کو گوارا کی

حاضر رہتا تہا ماہ رخسار پری ایک شب حالت نوم مین پلنگ شاہزادہ کا اوٹہا کر لی گئی اور اوسکو کسی معدن کی چاہ مین قید کیا عرصہ بعید سی اوسکی رہائی کی واسطی تباہ و پریشان رہتا ہون پس از ہزاران صعوبات اور مصایب جانکاہ آستان بوس سلطان زمان ہوا ہون بصفت نوشیروانی سی امیدوار ہون کہ رہائی شاہزادہ کی ہوجائی اور غلام داد اپنی پائی بمجرد سننی اسبات کے حکم قضا نشیم وزرا پر نازل ہوا کہ پتا اوسکا جلد لگاؤ وزیرون نے دیوون اور پریزادون کو واسطے تجسس شاہزادہ کی مقرر کیا آخر بعد تین روز کی ایک دیو نی آکر عرض کی کہ حقیقت مین فلانی دشت مین ایک آدمزاد درمیان چاہ قید ہی حکم ہوا کہ آدمزاد کو لی آؤ اور اس پری ظالمہ کو بہی حاضر کرو ساعت نگذری تہی کہ دیوزادون نی شاہزادہ کو اوس چاہ جانکاہ سی مانند آب حیات نکال کر لاگی بادشاہ سکندر طالع کی حاضر کیا وزیرزادہ نی صورت انیس دیکہہ کر زندگی دوبارہ حاصل کی اور وہ پری مثل پروانہ شعلہ قہر سلطانی مین جلای گئی اور نار جہنم مین داخل ہوئی وزیرزادہ دعا دیتا ہوا بادشاہ آعظم شاہ سی رخصت ہوکر ہمراہ شاہزادہ کی فرودگاہ مین آیا اور دو گہری تک تکلیفات سفر یاد کر کی زار زار رویا بعد اوسکی شاہزادہ نی حال مفصل بیان کیا اور پوچہا یہ زن صاحب جمال کون ہی وزیرزادہ نی سب حال اپنی محنت و رنج کا اور سنہر پری کی ملنی کا تقریر کیا شاہزادہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ ای وزیرزادہ تو نی حق نمک ادا کیا مین شکر تیرے سی عہدہ برآ نہین ہو سکتا زیر بار مہر و احسان تیرا ہون وزیرزادہ نی باادب عرض کی کہ اب وطن کیطرف معاودت کرنا صلاح حال اور مناسب وقت ہی کسواسطی کہ صعوبات بہت اوٹہائی نہین معلوم کہ کون ساعت نحس مین اسطرف آئی تہی شاہزادہ نی کہا کہ یہ سب برادر

درست ہی مگر راجعت ہی عین بدنامی اور موجب طعنہ زنی خلائق ہی اور سوای اسکی شرط مردانگی بہی
مقتضی اسکی نہین ہی کہ بی نیل مرام عنان توجہ جانب وطن منعطف کیجی اور بار بدنامی سر پر لیجی وزیرزادہ
نی کہا کہ تو ابعین کو بجا آوری حکم آقا سی کسیطرح گریز نہین بہتر ہی اور بندہ ہمراہ رکاب حاضر سفر ہی

چمن دوم

جب گرد ماہ نقود کواکب جیب آسمان سی لیکر رہ گرای جاہ مغرب ہوا اور مسافر نورانی چہرہ آفتاب
ستارہ ضیا دوش پر اوٹہا کر سرای مشرق سی نکلا یہہ تینون ہمسافر متفق اللفظ والمعنی ہوکر چلی اثنای راہ
مین بدر منیر پری کا کہ پیچ فن سحر سازی اور افسونگری کی سامری روزگار تہا دوچار ہوا شہزادی
کو دیکہہ کر سنج ہوا اور بر سر غضب آیا اور ایک طمانچہ بزور عارض گلرنگ پر اوسکی اسطرح مارا کہ
مانند لالہ داغ کبودی صاف نمایان ہوا اور خون چہرہ پر چہلک آیا شاہزادہ اور وزیرزادہ
کو بہی اوٹہا کر ایک کو طرف دست راست اور دوسریکو جانب چپ پہنکا اور منیر پریکو قلعہ
اہنین مین قید کیا القصہ جب شاہزادہ اوس نابکار کی ہاتہہ سی چہوٹا ایک صحرای لق و دق
مین گرا وہانسی اوٹہہ کر آگی چلا ایک حوض نظر آیا شاہزادہ نی قریب جاکر حوض مین غسل کیا جبکہ
حوض سی نکلا کیا دیکہتا ہی کہ مانند مرغ آبی ساری جسم پر پر نمودار ہین اور اوس وقت از آنسکا کی چند سی
مانند ماہی غرق آب انفعال رہا کہ کسواسطی اس حوض مین آیا کہ صورت انسانی مبدل ہو گئی اور کوئی
صورت ملاقات وزیرزادہ سی اگر ملاقات ہو بہی گئی تو وہ اس صورت سی گریز کریگا اور دوڑیگا اسکی
مشتبہ سی مین کسکو چارہ نہین ہی چار ناچار ہو کر آگی کو گام سنج ہوا چند گروہ گیا تہا کہ دوسرا حوض دیکہا

دلمین اندیشہ کیا کہ شاید اس حوض کی پانی سی یہہ ہیئت تبدیل ہو جاوے فی الفور اوس حوض مین
غوطہ مارا جبکہ نکلا اپنی تئین بصورت طوطی پایا بہت غمگین ہوا اور کہا کہ اس شکل سی بھی صورت
بہتر تھی کہ انسان پردار تھا اور اب مرغ با بال و منقار محبوس ہوا ناگزیر تن بتقدیر دیکر اوڑا اسیمرغ
سیمین بال آفتاب قفس مغرب سی نکلا اور صیاد فلک نے دام سیاہ شب کا چار سمت بچھایا شاہزادہ
ایک درخت پر جا بیٹھا چار گھڑی رات سی ایک صیاد پیدا ہوا کہ اکثر اوسی وقت واسطے شکار کی
گھر سی چلتا تھا دام بچھا کر اور کچھ دانہ ڈال ایک گوشہ مین چھپ رہا علی الصباح نظر ملکزادہ کی اوس دانہ
پر پڑی از بسکہ اشتہا صادق رکھتا تھا اور دو ایک روز سی بی آب و دانہ تھا اوترا اور چار دانے
کھائی تھی کہ صیاد نے جال کھینچا اور شاہزادہ طوطی نما گرفتار دام بلا ہوا ہر چند کہ واویلا کہا
کچھ اثر نہوا صیاد ہنسی اوسکو لیکر اور شکار ہوا موافق اپنی معمول کی گھر مین آیا شاہزادہ بیچ درگاہ
الٰہی کی گریہ و زاری کرنی لگا کہ الٰہی خالق برحق و اے کارساز مطلق اوپر حال مجھ شکستہ بال کی رحم کر
اور اس بلائی ناگہانی ناویدنی سی نجات دے یہہ کہتا تھا اور روتا تھا آخر کار فکر کی کہ زوجہ صیاد کو
اپنی دام تدبیر مین لایا چاہئی اور روغن قاز ملا چاہئی شاید دل اوسکا کلمات شیرین سے نرم ہو جاوے
اور کوئی صورت رہائی نظر آوے یہہ تصور کر کی زبان گویا ساتھہ سخنان شکرین کے متکلم کیا زوجہ صیاد
کلمات دلاویز طوطی سنکر بہت خوش ہوئی اور صیاد سی کہا کہ یہہ طوطی بذلہ سنج و نغمہ پرداز قابل نذر بادشاہ
معلی درگاہ ہی صیاد نی کہا کہ تھہر شاید بخت خفتہ میرا ذریعہ اسی مرغ سی بیدار ہوا اور طالع ناکام
یار یعنی اس حیلہ سی بارگاہ سلطانی تک پہنچون اور حصول زر و نعمت سی چند روز بفراغت بسر کرون جبکہ
طائر زرین بال آفتاب قفس مغرب سی نکلکر اوپر بام فلک کی اوج گرا ہوا اور نوری ماہ چون

دام گستری تا رشعاع اوسکی سی مانند شپرہ جا غروب مین چھپا صیاد نی طوطی کو بیچ درگاہ بادشاہ معلی جاہ
لیجا کر بطور پیشکش بذریعہ وزیر دالاتدبیر کی گذرانا شاہزادہ طوطی نمائی بہی اوس وقت ترانہ خوش
سازی اور نغمہ پردازی کی کہ حضار دربار شہریار مثل آئینہ محو کلمات طوطی ہوگئی بادشاہ نی صیاد
کو بخطر عنایت کیا اور طوطی کو ایک قفس طلائی مین بند کرکی قریب حضور رکہا کسی وقت جدائی
اوسکی اوپر خاطر کی گوارا نہین کرتا تہا حتی کہ شبانہ روز وہی طوطی ہمدم تہی اور اوسکا ہر دم
دم بہرتا تہا ایک شب بادشاہ محل خاص مین رونق افروز تہا اثناء شراب مین سرمست ہوکر
طوطی سی فرمایا کہ ای طوطی نادر بال شکرین مقال کوئی قصہ لطیف و دلپسند بیان کرتا کہ رات بسر ہو
طوطی حسب الحکم شہریار گردون وقار یون مترنم ہوئی حکایت ہے کہ شہر ماچین مین ایک
بادشاہ تہا کیتی ستان نام دختر رکہتا تہا موسوم بہ شہر آشوب کہ زبان دم تقریر توصیف
حسن گلوسوز اوسکی کی مانند پروانہ افروزان ہی اور قلم ہنگام تسطیر تعریف آتش رخسار
نوربار اوس برق روزگار کی زبان شعلہ شمع سوزان ایکروز بالائی بام جلوہ افروز تہی
کہ نظر ایک تاجر پسر کی اوس رشک قمر پر پڑی بیہوش ہوکر گر پڑا اور وہ معشوقہ دلفریب
بہی اوسکی صورت دیکہہ کر مانند آئینہ حیران ہوگئی اور صورت تصویر متحیر و بی زبان تاجرزادہ
بمصداق اسکی مصرع جس جگہ بس تجلی ہی وہان کیا کیجی ÷ اقربان اور خیرخواہان اپنی گہر
جاکر آہ سرد کہینچنی لگا زن اوسکی کہ ازبس ہوشیار تہی نزدیک آکر کہنی لگی یہ کیا حال
پر ملال ہی اگر تیر عشق کسی کمان ابرو کا او سینہ تیری کی تا بسوفار بیٹہا ہی نشان دو کہ
حتی المقدور سعی و مشقت مین مجہسی خطا نہوگی حیلہ تیغی کرونگی اور اوس سنگین کج ادا کو مانند تیر و کمان

تجہسی ملاونگی جوان نی سب حال کہا اور رونی لگا زن نی تشفی کی کہ اسقدر عنان اختیار قبضہ
قدرت سی دینا اور متاع صبر حوالہ غارتگران اضطرار کرنا بی سود ہی بل نقصان بیہود جوان خاموش
ہو رہا لیکن آتش عشق کہیچ کانون سینہ کی شعلہ زن تہی کب بغیر آب وصال جانانہ کی منطفی ہوتی
ہی اکثر جیب جیب کر دیتا اور تخم اشک دامان کشت تمنا مین بوتا اور شہر آشوب بہی مانند مرغ نیم بسمل
فراق جوبن سی بیتاب تہی اور آتش غم سی کباب وقت شب گلرو خواص محرم راز کو طلب کر کی
مفصل حال شیفتگی اپنی کا بیان کیا گلرو نی کہا کہ آپ خاطر جمع رکہی اور اندیشہ و اضطرار کو
مطلق دلمین راہ ندیجئی اگر فرشتہ بہی ہو تو حاضر کر سکتی ہون اور آدم زاد کا حاضر کرنا کیا بڑا
کام ہی ملکہ شہر آشوب کو کلام اوسکی سی تقویت حاصل ہوئی لیکن کسی وقت خیال اوس مہر
تمثال کا دل مضطر سی محو و منسی نہین ہوتا تہا ادہر دوم سوداگرزادہ کی دلمین آئی کہ آج بہی
اوسوقت اوسی محل کی نیچی چلا جائی شاید صورت جانانہ نظر آوی اور دولت دیدار نصیب ہووی
یہہ عزم دلمین مصمم کر کی چلا اور آہستہ آہستہ نیچی اوسی محل کی ہوتی ہوئی متوجہ گہر اپنی کا ہوا
قضا کار ایدہر شاہزادی بہی اپنی وقت معین کو بام پر آئی تہی شاہزادی کی نگاہ جوان پہ پڑی لیکن
جوان نی نہین دیکہا شاہزادی نی فوراً گلرو کو بلا کی جوان کی پاس بہیجا اور پتہ پوشاک و صورت کا
مفصل بتلا دیا گلرو بمجرد حکم ملکہ کی روانہ ہوئی جاتی جاتی دور سی پوشاک و صورت اوسکی
بموجب نشان و ہی طلع کی پہنچانی ساتہہ ساتہہ اوسکی گہر تک چلی گئی ازبسکہ چہرہ پہ نور اسیر کا سلسلہ
آشنائی عشق خانہ خراب تہا گلرو حال پر اختلال اوسکا دیکہکر اپنی دلمین کہنی لگی کہ یہہ جوان
ملکہ سی بہی زیادہ مضطر ہی اور خدنگ خارا دوز عشق شہر آشوب اسکی دلمین کارگر ہی یہہ

لگا ہی بہتر کہ اب اسکو نوید وصال دیجیی اور ان دونونکو قران السعدین کیجی عرض جوانسی مخاطب
ہوکر کہا کہ چل اگر آتش اشتیاق کو آب وصال یار سی بجہانا ہی فرستادہ وحشی لیلی وش کی کہ جسکی فراق مین تو مجنون ہو رہا ہی
آتی ہی ان جوان مجرد وحشی اس نوید جان بخش کی شادان اور فرحان اوٹہہ ہمراہی گلرو روان ہوا جب
دولت سرای سلطانی کی قریب آیا گلرو نی محل مین جاکر ملکہ شہر آشوب سی کہ مانند نرگس کی چشم
براہ مقدم یار تہی خبر کی اور بام پر آکر بوساطت کمند کہ مانند زلف معشوقونکی تابدار تہی اوس جوانکو
محفل ارم نظیر ملکہ مین باریاب کیا القصہ دونو باہم مصروف بادۂ گلنار اور مشغول بوس و کنار ہوئی
جسدم سفیدۂ سحر نمودار ہوا اور شب کہ پردہ دار عاشقان تہی بسر ہوئی وہ جوان باعانت کمند
اوترکر اپنی مکان کیطرف شتابان ہوا الغرض چند مدت اسی طرح سی گذری اتفاقا ایک شب دونو کو عالم بیداری
رہا صبح ہوتی ہی کمین دار خواب نی متاع ہوش ملکہ اور جوانکو لوٹا اور نوم استقدر طاری ہوا کہ پہر دن
چڑہا اور خواب راحت سی بیدار نہوئی پرستار اور خواجہ سرا واسطی بیدار کرنی ملکہ کی آئی کیا دیکہتی ہین
کہ دونونکو ہم آغوش اور حالت خواب ہی ور رنگ ناموس شاہنشاہی کو صاف جواب خواجہ سرا یہہ حال دیکہکر
بر سر غضب ہوا اور جوانکو پلنگ سی اوتار کر اوپر زمین کی گرایا اسمین دونو بیدار ہوئی دیکہا کہ آتش
غضب خواجہ سرا مشتعل ہی ملکہ نی خواجہ سرا کو نزدیک بلا کر کلمات تملق آمیز ارشاد کئی اور باب طمع اوپر مونہہ اسکیکی و
کہولا خواجہ سرا نی کچہہ نمانا اور جوانکو کشان کشان بادشاہ کی حضور مین لیجاکر حال مفصل بیان کیا بادشاہ نی
انگشت حیرت دندان تاسف سی کاٹی اور کہا کہ اس مردہی نابکار بدکار کو لیجاکر قید کرو خواجہ سرا نی تعمیل
حکم سلطانی کی جوانکو سپرد داروغہ کیا رات کیوقت بادشاہ نی خردپرور نام وزیر کو کہ از بس صاحب شعور
اور صاحب تدبیر تہا بلا کر جو کچہہ کہ زبانی خواجہ سرا کی سنا تہا بیان کیا اور کہا کہ یہہ شقی ازلی گردن مارا جاوی

تا یہہ سزا بیباکی کا معلوم کری وزیر سر بگریبان حیرت ہوا اور عرض کی کہ مشیت ایزدی سے
آدمی مجبور ہی اور راضی برضای الٰہی رہنا انسان کو ضرور آپ عجلت نفرماوین اور
اوسکو سپرد غلام کرین جیسا کہ غلام کی عقل ناقص مین اویگا عرض کریگا بادشاہ نی التماس
اوسکا قرین اجابت فرمایا اور تاجرزادہ کو حوالہ وزیر باتدبیر کیا وزیر نی اوس
جوان رعنا کو مکان مین محفوظ رکہا اور اپنی زوجہ کو اس کیفیت سی مطلع کیا
اسیمین یہہ خبر شہر آشوب کو بہی پہنچی کہ وہ جوان حوالہ وزیر ہوا کلرو کو طلب کرکے
اپنی بیتابی دل بیان کی اور اوس عقیلہ روزگار سی چارہ جو ہوئی کلرونی ملکہ کو سہمہ آ
اور مضطر دیکہہ کر کہا کہ نیر اوس جوان کو دام بلا سی چہوڑا لالی کی [illegible] دل نازک کو رنج
کدورت سی آلودہ نکیجئی یہہ کہکر جانب منزل وزیر روان ہوئی اور زوجہ وزیر سی
جا کر استفسار حال کرنی لگی کہ اوس جوان کی حق مین حضرت نی کیا ارشاد کیا ہی زوجہ
نی جواب دیا کہ حکم بادشاہ واسطی قتل جوان کی قطعی صادر ہوا ہی کوئی صورت حفظ و امان
نہین کلرونی آبدیدہ ہو کر زوجہ وزیر سی کہا کہ اگرچہ وہ سزای اعمال مین قابل دار ہی سزاوار
عقوبت بسیار لیکن مجہکو اوسکی عالم شباب و حسن عالمتاب پر رحم آتا ہی کہ آج تک مینی افراد
بنی نوع انسان مین ایسا حسین کامل نہین دیکہا کہ گل رخسار تابدار اوسکا آتش جان عنادل ہی اور
ایک عالم اوسکی تیغ ابروی خمدار کا بسمل اس نقش ہستی ایسی فرد بشر کا صفحہ ہستی سی مٹانا حیف ہی
بلکہ باعث رنج و تعب اور قطع نظر اسکی ابہی اس ماجرا سی چند شخص محرم ہین جسوقت کہ یہہ جوان گردن مارا
جائیگا یہہ مقدمہ طشت از بام ہوگا اور بادشاہ بدنام قرین مصلحت یہہ ہی آخرکار حضرت شاہ

شہر آشوب کی کسی شاہزادہ یا امیرزادہ کی ساتھہ کرینگی اگر یہہ جوان حسب اور نسب کا درست ہووی تو اسکی
ساتھہ شادی کر دیوینگی تا یہہ قصہ شہر آشوب فرو ہو جاوی اور شہر آشوب بہشتری بکر بیا نہ ایک
بر آوج حسن و جمال کی منعقد ہووی زوجہ وزیر نی کہا کہ ای گلرو تو ہیچ کہتی ہی انطفای نایرہ
عشق کا اسی طرح ممکن ہی اور رسوای اسکی موجب قباحت و رسوای بہلا تو جانتی ہی کہ یہہ جوان
کون ہی اگر معلوم ہو تو بیان کر ورنہ عقد دختر شاہ شاہنہ ایک مفقود النسب کی ساتھہ کیونکر ہو سکتا
گلرو نی کہا کہ مینی سنا ہی کہ تاجرزادہ ہی اور نجیب الطرفین علم و ہنر مین نخوبی طاق اور نجابت و شرافت
مین شہرہ آفاق زوجہ وزیر نی کہا کہ آج یہہ حال مین وزیر سی بیان کرونگی گلرو وہانسی رخصت ہو کر اوسجا
کہ وہ جوان تاجر بسبب مقید تہا اگرچہ ... پر دیکہتی گلرو کی رونی لگا اور کہا کہ ای شفیق حال گلرو
کسطرح مجہکو اس بلای جانستانسی نجات دلا ورنہ دو ایک دن مین عروج میرا قفس کالبد سی پرواز
کر جائیگا اور کوئی مجہی زندہ نپائیگا گلرو نی کہا کہ تامل کر اور مضطر نہو بیت مشکلی نیست کہ
آسان نشود * مرد باید کہ ہراسان نشود * خدا چاہتا ہی تو جلد تیری مخلصی کی صورت نکلتی ہی جوان
نی رو دیا اور کہا جب تک کوئی صورت رہائی کی نظر آئی کی غالب ہی کہ مین جان نیم بسر دیتے تقاضی اجل
کرون مثل مشہور ہی کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ گردد گلرو نی کہا کہ آج مین جاتی ہون کل تیری
صورت ضرور نکال کر تجہکو اس بلای آسمانی سی چہڑاتی ہون یہہ کہکر پاس شہر آشوب کی کہ منتظر دیدار تہی اور مانند بیقرار
آئی اور حال تشریح بیان کیا شاہزادی نی کہا کہ تجہکو اختیار ہی جیسا کہ مناسب ہو عمل مین لا گلرو نی کہا کہ بالفعل
مصلحت وقت یہہ ہی کہ آپ اپنی تئین بیمار ڈالین اور چند روز ہر وقت رنجیدہ خاطر و مغموم رہین تا کوئی صورت سی مطلب برآوری کی
نکلی شاہزادی نی ایسا ہی کیا اور ہر وقت بی ... صبح و شام حضور ... اپنی ... کہا کہ شاہ دختر شہر آشوب کی ...

عالیقدر یا امیر والا گہر سی ہو جانا نہایت احسن و انسب تہا اگر سابق سی غایت اس امر کی ہوتی تو یہہ
مقدمہ پیش نہوتا اور اب وس جوان کے قتل و تعزیر مین غیر از رسوائی و فضیحت حاصل دیگر معلوم اگر اب
دس شخص مطلع ہین تو اوسوقت مین ہزار واقف ہونگی اور مجہکو حال مفصل جوان کا زبانی ایک شخص معتبر کی معلوم
ہوا ہی کہ نجابت و شرافت مین بہت بہتر ہی اور علم و ہنر مین منظور ہر نظر صلاح وقت یہہ تہی
کہ اول حسب و نسب جوان تاجر پسر کا دریافت کیا جاتا اگر ثابت و متحقق ہوتا تو شادی
شہر آشوب کی اوسکی ساتہہ مناسب تہی وزیر نی کہا کہ کل انشاء اللہ تعالے حضور بادشاہ اس بات کی
تحریک کرونگا جبکہ عروس ماہ نے حجلہ مغرب مین استراحت کی اور خسرو زرین تاج آفتاب تخت
سپہر زبرجدی پر جلوہ افروز ہوا خردپرور موافق آئین دستور کی خدمت شہریار مین حاضر
ہوا اور بعد ادای لوازم زمین بوسی عرض کی کہ غلام کچہہ التماس کہتا ہی ارشاد ہو
کہ بیان کر عرض کی کہ شادی شہر آشوب کی ہو جانا قرین مصلحت ہے اور ادای عرض کے
حکم ہوا کہ تم کوئی شاہزادہ عالی نسب تجویز کرو خردپرور نی کہا کہ کل رات کو خانہ زاد
راے ناقص مین یون آیا تہا کہ اگر یہہ جوان مقید کہ جسکی قتل مین سوای تفضیح اور رسوائی کے کسی طرح کا
سود متصور نہین ہی بہتر تہا کس لئی کہ غلام کو خوب تحقیق ہوا کہ یہہ جوان تاجر پسر ہی اور نجیب الطرفین
علم و ہنر مین عالم سی بہتر حسن و جمال مین پری سی بہتر بادشاہ نی سنکر سکوت کیا خردپرور
اداب رخصت بجا لاکر متوجہ خانہ ہوا اور بادشاہ جلوہ افروز محل اتی مین شہر آشوب نے
اوسی وزیر سی حیلۂ درد شکم تجویز کر آہین کہینچنی لگی اور کہانا پینا ترک کیا یہہ خبر وحشت اثر
مادر شہر آشوب کو کہ نام اوسکا ملکہ کائنات تہا پہونچی از بسکہ الفت مادری جانب دختر زیادہ

ہو

ہوتی ہی بیتاب ہوکر شہر آشوب کی پاس آئی اور پوچھا کہ ای جانِ مادر کیا حال ہی شہر آشوب
کچھ گفتگو نکرتی تہی اور آہین سرد بھرتی تہی آخرکار سنبل خواص نی کہ مادر شہر آشوب کے
محل مین ہر وقت حاضر رہتی تہی اور محل اعتماد تہی عرض کیا کہ ای خداوند حضور اسوقت
اپنی محل مین تشریف لی چلین لونڈی اگر سب حال مفصل عرض کرتی ہی ملکہ کائنات
وہانسی اوٹھکر اپنی محل مین تشریف لیگئی اور سنبل و گلرو کہ دونو یکجان و دو قالب تہین
جاکر حاضر ہوئین ملکہ نی پوچھا کہ شہر آشوب کی درد شکم کا کیا باعث ہی خلل غذا ہی
یا خلل آسیب گلرو نی عرض کیا کہ لونڈی کئی دن سی شاہزادی کو مضطر اور رنجیدہ خاطر
دیکھتی ہی معلوم نہ [illegible] ہی ہضم طعام سی یا صدمہ آسیب لیکن اگر خلل درد شکم
[illegible] ل غذا دفع ہوجاتا اور اگر صدمہ آسیب ہوتا تو کئی روز
ایک حال پر نہ رہتا سنبل نی کہا کہ اگر لونڈی کی جان بخشی ہوی اصل حال نقل کری ارشاد
ہوا کہ عرض کر سنبل نی عرض کیا کہ نہ خلل غذا ہی اور نہ صدمہ آسیب شہر آشوب دام آشوب
عشق جوان نو گرفتار مین گرفتار ہی اور اوسکی درد ہجر انسی بیمار ہجر شربت وصال چارہ اس
مرض کا معلوم اور بغیر اسکی کہ شہر آشوب ساتھ اوس جوان کی منعقد ہوجاوی صورت زیست
معدوم کہ رنگ چہرہ زعفرانی ہی اور آنکھین سرگرم اشک فشانی نہ لب آشنای تبسم ہے
نہ زبان [illegible] قف تکلم ملکہ نی ارشاد کیا کہ اس جوان کی ساتھ شادی کرنا ہتک عزت و ننگ
خاندان ہی مگر البتہ اوکسی شاہزادہ عالی نسب کی ساتھ شادی ٹہر جائیگی سنبل نی عرض
کیا کہ ای خداوند وہ جوان ہی تاجر نسیر ہی اور حسب و نسب کا درست اور علم و ہنر مین ہی

کامل اور حقیقت یہہ ہی کہ جب تک شہر آشوب وصال جوان سی کامیاب نہو گی گرہ خاطر اوسکی کسی کی
ناخن تدبیر سی وا ہونا دشوار ہی اور امر دور از کار ملکہ کائنات نی کہا کہ اگر وہ جوان حسب و نسب مین بہتر ہی
تو کیا مضایقہ وہی امر ہوگا کہ جسمین رضے شہر آشوب ہو مگر چندی رفع ملال چاہیی از اخفای راز عشق در آ
ہی یہہ کہکر پاس شہر آشوب کی بہر تشریف لی گئین علامات عشق اپنی انکہہ سی معائنہ فرمایا اور کہا کہ ای
راحت جان اپنی طبیعت کو افسردہ نکرو وہی بات ہوگی جو تم کو منظور ہی الغرض جسوقت بادشاہ
گیتی ستان داخل محل ہوئی ملکہ کائنات نی حال مفصل شہر آشوب کا بیان کیا اور اوس
جوان کا بہی حال جو سنا تہا کہا اور سب پہلو سی سمجہایا کہ سوای شادی کر دینی کی
کوئی تدبیر نہین کہ ایندہ موجب بدنامی زیادہ ہی اور شہر آشوب بغیر شادی اپنی جان دینی کو
آمادہ بادشاہ نی طوعا و کرہا قبول کیا اور خردپرور وزیر کو بلا کی اس امر کی [illegible] اونی یہہ
عرض کیا کہ اولی و انسب ہی بادشاہ نی وزیر کو حکم دیا کہ اوس جشن کا سامان
برات تیار کر اور کاربرداران شاہنشاہی کو فرمان جاری ہوا کہ مکان شاہی
فرش و چہار وغیرہ سی آراستہ ہون و مغنیان داود الحان اور لولیان زہرہ ادا
ہنگامہ رقص و سرود گرم کرین اور خوانہای اطعمہ لطیف تین روز تک تمام
شہر مین خانہ بخانہ تقسیم ہون اور جس شخص کو کہ احتیاج ہو علی قدر مراتب خزاین
سلطانی سی لی و داد عیش و نشاط دی قصہ کوتاہ بر فرخندہ ساعت نیک اور زمانہ
سعد مین اوس کو برج سلطنت کو ساتہہ اوس اختر برج سعادت کی منعقد فرمایا اور جہیز
بی شمار مع ایک مکان جنت نشان کی عنایت کیا القصہ کلام یہہ دونو بفراغ بالی اور

اور انشراح حال مصروف عیش و عشرت ہوئی رنج مفارقت دور ہوا اور خانہ امید معمور
جب کہ طوطی نے یہہ افسانہ تمام کیا بادشاہ نے متعجب ہو کر فرمایا کہ ای طوطی زمرد دین
بال ترانہ سنج پر بتا تو کون ہی مجھکو اس ترانہ سنجی او سحر بیانی سی طوطی نہین معلوم ہوتا ہی
صانع لایزال نے جو فصاحت و شکر گفتاری کہ تجھکو بخشی ہی خلقت طیور گویا مین غیر ممکن ہی
بلکہ نوع انسان مین بہی شاذ و نادر طوطی نے کہا کہ مین کیا ہون و بیان میرا کیا ہی ایک
مشت پر ذلیل و ناچیز ہون فقط عنایت و بندہ پروری حضور کی ہی کہ جو اسطرح ارشاد
فرماتی ہین بادشاہ نے کہا کہ حال مفصل بیان کر طوطی نے جب اصرار بادشاہ کا حد سی
بڑھا [illegible] عرض کیا کہ مین ملکزادہ ملک فردوس آباد ہون
[illegible] سی خانہ برباد مین تاثیر غسل حوض سی طوطی ہو گیا
ہوا [illegible] وزیرزادہ مونس میرا نہین معلوم کہ کہان ہی اور صورت اوسکی
کیا ہی بادشاہ یہہ حال سنکر بہت متاسف ہوا اور کہا کہ تو خاطر جمع رکھہ اگر
خدا چاہتا ہی پہر ہیئت اصلی ہوا جاتا ہی اسنی عرض کیا کہ اگر ایکی ظل شفقت
او رعنایت مین ایا ہون یقین واثق ہی کہ مطلب کو پہنچونگا اب طوطی شکرین مقال قلم
ہیچ تمشریح حال وزیرزادہ کی نغمہ سنج ہی کہ جب وزیرزادہ تختہ بدرسنری سی جھوٹا دریا ے
[illegible] مین گرا بہتی بہتی زمین پر آیا ایک دروازہ نظر پڑا قدم سبقت دہرا اندر ایا باغ غیرت خلد
برین دیکھا سیران سیران اگی کو چلا دفعتًا ایک جماعت پریونکی معلوم ہوئی کہ درجہ بدرجہ
تمام بزمی کہ سرداراون پریونکی تہی حسن وزیرزادہ دیکھکر عاشق زار ہو گئی اور تہا مکر کر

اپنی مکان مین لی گئی اور کہنی لگی کہ جی میرا اشتیاق ملاقات تمہاری مین نہایت
بیتاب ہی اور معمورہ دل ابتر کنار ہوا کب تمنا ہی ہوا اصلت سی خراب لہذا امیدوار ہون
کہ مجھہ تشنہ کام کو شربت بوس و کنار سی سیراب کیجی اور مجھہ مخمور خمکدہ عشق کو ساغر شراب
لذت وصال دیجی وزیرزادہ نی کہا کہ رنج سفر سی حواس منتشر رکھتا ہون اور فراق یار
و دیار سی خاطر مکدر جب تک معشوق مراد کنار اپنی مین جلوہ گر نہین ہوتا ہی جمیع لذات دنیوی
کو حرام سمجھتا ہون پری کو یہ کلمات نہایت ناگوار معلوم ہوئی اور وزیرزادہ کو
افسون سی طوطی بنا کر ایک قفس مین بند کیا اور پرستارونکو حکم دیا کہ اس پنجرہ کو باحتیاط
رکھو دوسری روز کہ جب پری سیر کو گئی اور فقط پرستاران پری باقی رہین وزیرزادے
کلمات شیرین شروع کئی سب سنتی ہی کلمات شیرین کی باغ باغ ہو رہیں اور پنجرہ کو گرد کرین
چنبر تمہاری نذر کرین کہ موجب خوشنودی تمہاری کا ہووی طوطی نی کہا کہ طبیعت میری
سیر ہی مگر ایک عرض البتہ رکھتا ہون اگر قبول ہووی تو کہون پرستاراون نی
کہا کہ بیان کرو طوطی نی کہا اگر وعدہ مستحکم کرو تو البتہ کہون لونڈیون نی کہا کہ ہرگز
ہرگز فرق نہو گا طوطی نی کہا کہ جیسی اس قفس تنگ مین بند ہوا ہون بند بند جسم جکڑ
گیا ہی اور تمام اعضای بدن مین درد ہی چاہتا ہون کہ اگر تہ زمین سی اس درخت
تک دو تین مرتبہ پرواز کرتا تو تمام درد بدن کا موقوف ہو جاتا اور اذیت سی
نجات پاتا راست باز صدق گفتار ہون نہ سمجھنا کہ جھوٹھہ کہتا ہون بیت من نہ
آنم کہ سر از بند وفا بردارم * گرچہ سازند جدا چون قلم بند از بند * قصہ مختصر پرستارون

نی در قفس کا کھولدیا اور وزیرزادہ قفس سی نجات پاکر سر ہوا ہوا جب پرستاران پری نی بہت منت و سماجت
طلب کیا نہ پہرا جبکہ پری نی بعد سیر معاودت کی پرستارون نی عرض کیا کہ دو گھڑی سی طوطی قفس مین معلوم نہین
ہوتا ہی اور در قفس وا ہی معلوم نہین کہ کسنی کھولدیا پری پرستارون سی بہت رنجیدہ ہوئی و
بجز خاموشی چارہ نہ دیکھا آخر چپ ہو رہی وزیرزادہ طوطی بنا اوڑتا اوڑتا ایک شہر مین کہ بادشاہ
اوسکا ہمایون سیر تہا پہونچا اور بالای بام محل شاہی بیٹہا جبکہ زاغ شام داغ جہان مین نمودار ہوا
اور نسر طایر اوج آسمان پر آشکار وزیرزادہ نی دلمین کہا کہ اب کہان جائی ایسا نہو کہ کوئی
جانور قوی باز وجھکو طعمہ کام اپنا کری اس شب یہین بسر کرون صبح کو اختیار ہی
قصہ مختصر وزیرزادہ بعد تہوڑی رات گذری ایک خواص کوٹہی پر گئی آہستہ آہستہ قریب طوطی پہنچکر
اوسکو پکڑ لائی اور ایک قفس مین بند کیا وزیرزادہ نی کہا کہ یا الٰہی ایک بلای جانکاہ سی نجات نہین
ملی تہی کہ دوسری دام مین گرفتار ہوا **مصرع** کیا کیجیی کہ چارہ نہین مجھہ غریب کو ٭
روز دوم وزیرزادہ نی حکایات رنگین شروع کی حاصل اوس وقت خوش ہوگی وقت شام کہ بادشاہ
ہمایون سیر محل مین داخل ہوا خواصون نی اوس قفس کو روبرو کیا وزیرزادہ روبرو بادشاہ کے زیادہ تر
نغمہ سنجی کرنی لگا بادشاہ بہی بغایت مسرور ہوا اور طوطی کو ایک قفس طلائی مرصع کار مین بند کر کی
مع دیگر نفائس بطریق تحفہ حضور اوسی بادشاہ کی جہان شاہزادہ بہی شکل طوطی موجود تہا بہیجا بعد چند
دنکی خادمان ہمایون سیر اوس شہر مین پہونچی اور جمیع تحائف معہ قفس طوطی حضور بادشاہ گذرانا
بادشاہ نی قفس کو لیکر حکم دیا کہ جہان وہ طوطی ہی اسکو بہی وہین رکہو توابعین حکم بادشاہ بجالائی
جب وقت کو بادشاہ محل مین تشریف لیگئی وزیرزادہ بہی بلباس طوطی نغمہ سنجی کرنی لگا بادشاہ

بذلہ سنجی طوطی سنکر نہایت خوش ہوا اور کہا کہ ای طوطی بذلہ سنج کوئی قصہ رنگین بیان کر کہ منقلب
تیری حکایات رنگین سی مانند غنچہ گل گلستان حرا بھی اور تیری شکر گفتاری مین لذت دیگر عشق پیدا

چمن سوم

طوطی دوم یعنی وزیرزادہ نی گوہر سخن کو سلک بیان مین یون منسلک کیا کہ ای خسرو جہانگیر
کشور گشا شہر مازندران مین ایک تاجر تھا صاحب جاہ عشرہ وذی مقدور ساغر تمنا اوسکا بادۂ حصول
تمتعات دنیوی سی معمور ایک دختر رکھتا تھا نہایت حسین اور گلفام سمن اندام نام خوشی خاطر دختر عزیز
رکھتا تھا اور رضا جوئی اوسکی بمقدم ہر خبر از بسکہ سمن اندام کو شکار ماہی سیر دریا سی ذوق
کمال تھا تاجر نی واسطی خوشی دختر کی دریا پر کہ اوسکی مکان سی بفاصلہ پنج کروہ کی واقع
تھا ایک مکان نفیس تعمیر کردیا سمن اندام ہر روز واسطی شکار کی جاتی اور وقت شام
معاودت کرتی ایکروز مصروف شکار تھی کہ شاہزادہ عجم کا واسطی سیر و شکار دریا کے سواری کشتی پر
گذرا سمن اندام نی دیکھا کہ ایک جوان خورشید رو برس پندرہ سولہ ایک کاس شراب شباب سی مست
پوشاک نفیس پہنی ہوی بالائی کشتی سوار ہی اور مانند آفتاب برج حوت مین نمود ہی سمن اندام جمال شاہزادہ دیکھ کر مثال
آئینہ حیران ہوئی اور تصویر اوس عنا نگار کی دیکھ کر خود تصویر خیالی ہو گئی لیکن تقاضای شرم و حیا افشا راز
نکیا اور صدمۂ عشق دل پر لیا اودہر نظر شاہزادہ کی جیوہین سمن اندام سی دو چار ہوئی اسیر دام زلف معنبر
اوسکی کا ہوا اور تیر نگاہ اوس کمان ابرو کا صاف سینہ سی گذر گیا انکھہ مشغول گریہ و زاری ہوئی اور
حالت غش طاری خادمون نی یہہ حالت پرملالت دیکھ کر دو ہی مبارک شاہزادی کی گلاب پاشی
کی ہوش مین لاکر عرض کیا کہ حضور دولت سرا مین تشریف لیچلین کسواسطی کہ تاخیر حضور وقت سطی

واسطی خانہ زادونکی موجب قباحت و باعث عتاب شاہنشاہی ہی شاہزادہ اگرچہ متحمل
نقش قدم آرزو مراد دیدار و وصل یار مین مطلق جنبش نکرتا تھا لیکن بسبب خوشامد و تملق خدام کی چار ناچار
روانہ ہوا اور چار پانچ روز کی عرصہ مین مکان پر پہنچا خدام نی خدمت بادشاہ مین جا کر حال
شیفتگی شاہزادہ مفصل عرض کیا بادشاہ سراسیمہ ہو کر واسطی دریافت حال کی شاہزادہ کی پاس تشریف
لایا اور کہا کہ ای جان پدر حال اپنا بیان کر شاہزادہ نی کچھ جواب نہ دیا اور بی اختیار
اشک جاری ہوئی بادشاہ سمجھا کہ فی الحقیقت عاشق زار ہی اور طالب دیدار یار ناچار وزیر سے
فرمایا کہ کوئی صورت برآمد کار نکال کر بعرض تسکین پریشانی شاہزادہ دور ہوا اور خاطر مبارک شاہنشاہی
مسرور وزیر نی بعد دو تین روز کی خدمت شاہزادہ مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ متفکر نہوون
غلام جلد محبوبہ مطلوبہ کو حاضر کریگا وہ تو آدم زاد ہی اگر پری بھی ہوتی تو اوسکو غلام شیشہ مین
قید کر کی حاضر کرتا شاہزادہ کی اس بات سی کچھ خاطر جمع ہوئی قصہ مختصر وزیر نی اپنی
مکان مین آکر ایک زن کٹنا دہ محتالہ کو تلاش کیا اور حال شیفتگی شاہزادہ کہہ کر حضور ملکزادہ
لی گیا پیر زن نی حضور ملکزادہ عرض کیا کہ اگر خدا چاہا ہی تو چند روز مین اوسکو حاضر کرتی
ہون چاہی چند اشرفیان لین اور ایک شخص واقف کار ہمراہ لیکر شاہزادہ سی گرہ گیری منزل مقصود
ہوئی چند روز مین داخل شہر تاجر ہو کر ایک شخص کی مکان مین سکونت اختیار کی اور ایک روز بصورت
فقیر بنکر اوس سیمین اندام کی سامنی جا کر گریہ و زاری کرنی لگی کہ محتاج ہون اور درد گرسنگی سی لاعلاج
دو روز سی ایک دانہ بھی میسر نہین ہوا ایزد تعالی دریہ شاہی تجھکو عطا کری اور اپنی مراد کو
پہنچاوی اوپر حال شکستہ حال میری کچھ رحم کر جب دیر تک روتی رہی اور دعا دیتی رہی سیمین اندام کو

بہی رحم آیا کہا کہ اگر تجہی منظور ہو تو یہان حاضر رہا کرن وہ پارچہ سی ذریع ہوگا پیرزن ملازمین کرنی لگی
کہ میری بہی مراد دی غرضکہ پاس اوسکی رہنی لگی جب یہہ خبر تاجر کو پہونچی پوچھا کہ یہہ پیرزن کون ہے دختر
نی کہا کہ ایک محتاج و غریب ہے ایکروز در در گرسنگی سی از زار روتی تہی مجہکو رحم آیا نان پارچہ دیکر
رکہہ لیا ہی کہ صاحب شعور و ہوشیار ہی اور زن صالحہ و عفیفہ روزگار تاجر نی کہا کہ خیر لیکن
ہوشیار رہنا ایسا نہو کہ مکارہ ہووی سمن اندام نی کہا کہ وہ ضعیفہ و محتاج ہی مکار
کیا کر سکی تاجر خاموش ہو رہا القصہ پیرزن حالت تنہائی مین اکثر قصائص عشق آمیز
دختر تاجر کو سنایا کرتی تہی تا طائر طبیعت سمن اندام کا دام عشق مین گرفتار ہوا اور اوسی
صورت بر آید کار ادہر شاہزادہ نی بہی وزیر سی بلا کر کہا کہ اب طبیعت میری کمال پریشان ہے
اگر چندروز اسیطرح گذری اور دولت وصل معشوقہ میسر نہوئی طائر روح قفس کالبد عنصری
دفعتاً پرواز کر جایگا اسی بہی مناسب ہی خود بلباس قلندرانہ گرم سفر ہوون اور مثل ہوا کوی بکوی پہرون
بیت دست از طلب ندارم تا کار من بر آید ۔ یا جان رسد بجانان یا جان ز تن بر آید ۔ وزیر نی
کہا کہ حضور جلدی نکرین چندی صبر ضرور ہی کہ دیار یار دور شاہزادہ نی کہا کہ اب صبر دشوار
کہ دل از بس مشتاق اور دیدہ سائل دیدار ہی آخرش وزیر نی حضور بادشاہ جا کر کیفیت شاہزادہ
عرض کی بادشاہ کو کمال تردد ہوا اور خود واسطی سمجہانی کی پاس پسر کی تشریف لایا اور کہا ای
جان پدر خود آوارہ شہر و دیار ہونا و مجہہ چراغ سحری کو اپنی مفارقت مین صرصر نالہ جانکاہ سی
خاموش کرنا عقل مصلحت اندیش سی بہت بعید ہی مناسب یہہ ہی کہ ایسی خیالات خام دل سی دور کر اور
امور سلطنت مین مشغول ہو شاہزادہ نی پدر کو کچہہ جواب ندیا اور اس شعر کو بزبان تمنائی کہا **موقعہ**

لمؤلفہ مجال انسان سی ہوسکی کب ہٹی جو تقدیر کی نشانی + دبیر قدرت نی جو لکھا ہی وہ بات
آخر کو پیش آنی القصہ کوتاہ ہر چند بادشاہ نی بہت سمجھایا لیکن کچھہ راست نہ آیا آخرش عقل
تمام وزرا کی متفق اسپر ہوئی کہ شاہزادہ کو یہہ سمجھایا چاہیئی کہ لباس قلندرانہ کرنا کیا ضرور ہے
اگر جانا وہان کا خواہ مخواہ منظور طبع مبارک ہی چند اشخاص ہوشیار سلیقہ شعار لیکر سواری
کشتی تشریف لیجائی اور بلکہ کچھہ مال سوداگری بہی ساتہہ رکھیی اور مشہور یہہ کیجیی کہ ہم تاجر ہین
پیشہ تجارت کرتی ہین کچھہ روز وہان مقام کیجیی اور صورت رسم و راہ کی اوس تاجر سی نکالئی
شاید بر آمد مطلب ہو بادشاہ نی بہی اس بات کو پسند کیا وزیرون نی شاہزادہ کی پاس آکر سب تقریر
بیان کی شاہزادہ نی عرض وزرا قبول فرمائی بادشاہ نی ایک وزیر عاقل کو ہمراہ شاہزادہ کر دیا
و با دل بیقرار و چشم اشکبار اسپر کو رخصت کیا شاہزادہ چند روز مین شہر مازندران مین پہنچا اور کنارہ
دریا کی خیمہ استادہ کر کی مقیم ہوا اوس طرف جب پیرزن محتالہ نی حکایت عشق آمیز کرتی کرتی
طبیعت اوسکی کو اپنی طرف متوجہ کیا ایکروز پوچھا کہ ای سیمین اندام شادی تمہاری ہوئی ہی یا نہین
جناب احدیت نی پردۂ زمین پر کوئی نعمت و کسی لذت کو برابر لذت مباشرت کی نہین بنایا دختر
تاجر ہنسکی خاموش ہو رہی بعد دو تین روز کی پیرزن کو خبر آمد شاہزادہ کی بہی معلوم ہوئی چہپ کر
ایکروز شاہزادہ کی پاس گئی اور بہت تسکین دی کہ انشاء اللہ تعالی چند روز مین مطلب آپکا
حاصل ہوتا ہی مگر صلاح یہہ ہی کہ آپ اوّل وزیر کو واسطی خرید اسباب کی تاجر کی پاس بہیجین اور
کہوا بہیجین کہ ہم نی تمہارا اخلاق حمیدہ بہت سنا ہی طبیعت ہماری مشتاق ملاقات کمال ہی اور دل
خواہان وصال کسی روز آپ ہی تشریف لائی یا ہمکو ارشاد کیجیی کہ حاضر ہون شاہزادہ وزیرزادہ نی ہمراہ

بات کو پسند کیا اور کہا کہ اگر خدا چاہتا ہی کل تدبیر اسکی ہوتی ہی دایہ پیرزن نی اگروقت
تحلیہ سمن اندام سی بیان کیا کہ صنّاع مطلق نی اپنی قدرت کاملہ سی کس کس طرح کی صورتین صفحہ
ہستی پر کہینچی ہین کہ عقل مانی وار زنگ وسی دیکہنی سی صورت تصویر حیران ہی اور حسن کو کیا
رتبہ بخشا ہی کہ جسکی دیکہنی سی سب پیر و جوان ایک طرفۃ العین مین محو و بیخود ہو جاتی ہین آج
مینی صورت ایک تاجرزادہ عجم کی دیکہی تہی تعریف اوسکی کچہہ کر نہین سکتی ہون خدا نی جو حسن
کہ اوسکو عطا کیا ہی غالب ہی کہ کسی پری و انسان مین نہو کا مینی اس عمر ہفتاد سال
مین ایسی صورت زیبا کبہی نہین دیکہی سمن اندام نی کہا کہ عرصہ چند روز کا گذرتا ہی کہ
ایک روز ایک جوان حسین کو کشتی پر سوار مین نی دیکہا تہا کہ اب تک خیال اوسکا میری
دلسی محو نہین ہوا اکثر طبیعت چاہتی ہی کہ اوسکو پہر دیکہئی ای پیرزن کوئی ایسی صورت ہو کہ ہم بہی اوسی
تاجرزادہ عجم کو دیکہین شاید وہی ہو پیرزن نی کہا کہ بہت سہل ہی وہ بہی اکثر سیر دریا کی واسطی کشتی پر سوار
ہوتا ہی جسوقت کہ ادہر اویگا مین اطلاع کرونگی سمن اندام نی کہا کہ ضرور اسکا خیال رکہنا
شب کو پیرزن شاہزادہ کی پاس گئی اور مژدہ دیدار دیا اور کہا کہ کل چار گہڑی دن رہی پوشاک
بدل کر ضرور کشتی پر سوار ہو جیئی اور دیدہ دا کو طراوت بخشئی شاہزادہ کمال خوش ہوا
اور بہت سا انعام پیرزن کو عطا کیا اور روز دوم وقت معہودہ شاہزادہ کشتی پر سوار
ہوا ادہر پیرزن نی سمن اندام سی ہی کہا کہ یہہ وقت سیر دریا ہی آپ بہی لب آب تشریف فرما
ہون جسمین دختر تاجر کنار دریا آئی کشتی سوداگر پسر پر نظر پڑی بقول جامی ~ نہ تنہا عشق از دیدار
خیزد ~ بسا کین دولت از گفتار خیزد ~ سمن اندام جمال اوسکا دوبارہ دیکہہ کر ہزار جان سی عاشق ہو گئی

اودیر تک عالم سکتی مین رہی اودہر شاہزادہ کو بہی ہوش و حواس سی بیخود ہوا آخر کار پیرزن
سمن اندام کو مکان کی اندر لیگئی دختر تاجر نی کہا کہ ای ضعیفہ یہہ وہی شخص ہی کہ جسکی دام
زلف مین مرغ دل میرا گرفتار ہی ای پیرزن تو بڑی عاقل و ہوشیار ہی ایسی کوئی تدبیر
نکال کہ شادی میری اسکی ساتہہ ہو جاوی پیرزن نی کہا کہ ای سمن اندام خاطر جمع رکہہ اور اندیشہ
نکر خدا چاہتا ہی تو مراد تیری حاصل ہوگی اوسطرف شاہزادہ نی وزیر کو واسطی خرید کچہہ
اسباب نفیس کے پیش تاجر بہیجا اور اشتیاق ملاقات اظہار کیا تاجر نی وزیر کو باعزاز
تمام بٹہلایا اور تواضع تعظیم سی پیش آیا اور کہا کہ میری طرف سی یہہ عرض کرنا کہ آج سہ پہر کو معہ
اسباب ضرور حاضر ہونگا اور کل آپ بہی ضرور تشریف لاوین اور ما حضر تناول فرماوین وزیر رخصت
ہو کر شاہزادی کی پاس آیا اور سب حال عرض کیا شاہزادہ نی حکم دیا کہ مکان فرش مخمل و مشجر سی آراستہ
ہووی توابعین فی الفور ارشاد بجا لائی وقت سہ پہر تاجر معہ اسباب کی خیمہ شاہزادہ مین آیا شاہزادہ نی
بعد ادای رسم مہمانداری کی اسباب اوسکا سب لی لیا اور جو قیمت کہ اوسنی بتلائی حوالہ کی تاجر نی
اپنی دلمین کہا کہ یہہ مقرر کوئی شاہزادہ یا امیرزادہ عالی ہمم ہی آخر وقت رخصت کی تاجر نی باصرار
کہا کہ کل آپ بہی ضرور سرفراز کرین اور گہر مین اگر سامان ضیافت طیار کیا پیرزن نی وقت شب
سب حال دریافت کر کی خبر آمد شاہزادہ بتقریب ضیافت تاجر کی گہر مین سمن اندام سی بیان کے
اس بات کو سنکی کمال خوش ہو گئی اور کہا کہ آج دولت دیدار بہر نصیب ہو گی روز دوم جب
کہانا طیار ہوا تاجر بطلب شاہزادہ معہ چند اشخاص آیا اور شاہزادہ کو معہ وزیر و مصاحبونکی جو
اپنی مکان مین لی گیا ناچ دکہلایا اور کہانا کہلایا سمن اندام نی ایک غرفہ سی جمال

شاہزادہ پھر دیکھا اور طبیعت اوسکی تو شیفتگی و بالا ہوئی پیرزن سی بلا کر کہا کوئی تدبیر ایسی بتلا
کہ درستی مطلب ہو وی اوسنی جواب دیا کہ آپ اظہار عارضہ کرین اور ایک دو دن کہانا نکہائین
غالب ہی کہ کوئی صورت نکل آوی القصہ جب شاہزادہ معہ ہمراہیان بعد فراغ طعام رونق افروز
فرودگاہ ہوا سمن اندام درد سر کا بہانہ کر کی پڑ رہی اور ترک طعام کیا مادر سمن اندام پاس اوسکی آئی
اور استفسار حال کیا سمن اندام نی کہا کہ مین کیا بیان کرون یہہ درد جانستان ہی اور دور ہونا اسکا
سمجہہ مین نہین آتا آخرش پیرزن سی پوچہا کہ طبیعت سمن اندام کی کیسی ہی اور سبب درد سر کیا ہی
پیرزن نی کہا کہ صبح تک طبیعت اچہی تہی مگر جبسی کہ یہہ لوگ آئی تہی تب سی درد بہ شدت
ہوا ہی مادر سمن اندام نی کہا کہ اغلب کسی کی نگاہ بد نی اثر کیا ہے اوسنی کہا کہ راست تو یہہ
ہی کہ جبسی صورت اس تاجرزادہ کی دیکہی ہی متاع عقل و ہوش کہو دیا ہی اور کہتی ہی
کہ اگر ایام حیات مستعار باقی ہین تو ساتہہ اسیکی شادی میری ہووے و اگر
نہین تو جانا چاہئی کہ پیمانہ عمر کا میری لبریز ہوچکا والدہ دختر نی تاجر سی یہہ حال مفصل
بیان کیا اور کہا کہ مرضی سمن اندام کی یہی ہی کہ شادی اسکی ساتہہ ہوجاوی اوسنی
بہی جو اپنی دل مین غور کیا تو یہہ بات ذہن مین گذری کہ آخر بحکم شرع شریف کی
عقد نکاح کسیکی ساتہہ ہو جانا ضرور ہی اگر حسب و نسب اس تاجر پسر کا بہتر ہو اور وہ
قبول کرے شادی کرنے مین کچہہ قباحت نہین بلکہ آن نسب
ہی تاجر نی سنہے اپنی جی مین کہا کہ بالفعل اسمین کوئی
پہلو قباحت کا نہین ہے اور اگر بیجا ہے دختر کی اسی یادہ ہووے

تو اوسوقت بکمال رنج ہوگا اور حقیقت مین ایسا جوان حسین معزز و ہنرمند و صاحب
دولت ملنا بہت دشوار ہی اور حسب نسب اسکا مثل آفتاب روشن ہی مادر سمن اندام نے کہا
کہ انشاء اللہ تعالی کل سوال شادی کرونگا خاطر جمع رکھو روز دوم وزیر کو بلاکی پیغام شادی
دیا اور کہا کہ مین اگرچہ اس قابل نہین ہون لیکن مصرعہ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را اونی آکر
شاہزادہ کو جاکر مژدہ وصال دیا اور کہا کہ جو حکم ہوا ابلاغ پیغام کرون شاد ہوا کہ دو
کہ ہمکو تمہاری بات سے کسی طرح کا انکار نہین ہی وزیر نی جب تاجر سے یہہ حال سنا بہت خوش ہوا
اور ساعت سعید مقرر کرکی طیاری شادی کی اور جمیع سامان عیش و عشرت کا مہیا کیا مغنیان
داؤد الحان نی قانون عشرت ساز کیا اور لولیان زہرہ ادانی رقص و سرود آغاز کیا
وزیر نی سامان شادی بخوبی درست کرکی روز معہودہ برات کو آراستہ کیا اور مکان
تاجر پر لیگیا چنانچہ بساعت سعادت قرین ظہور قران السعدین ہوا اور اوس خورشید رو
کا ساتھہ اوس ماہ لقا کی عقد نکاح بندھا مشام تمنا کو روائح مشک بیز کلالہ جانان سے
معطر و معنبر کیا اور لب دہان آرزو کو شربت وصال اوس شیرین ادا سے شیرین فرمایا
بعد فراغ شادی کی دو چار روز اور مقام کیا اور مرادات دلی حاصل کین بعد اوسکی
اسعد عازم رخصت کی تاجر نی نقد و جنس بسیار شاہزادہ کو دیا اور رخصت کیا چند
روز مین اپنی ملک مین پہنچی اور دیدہ دل بادشاہ کو روشنی تازہ بخشی اور تمام عمر عیش و عشرت سے
بسر کی یہہ جب طوطی نی یہہ قصہ ختم کیا بادشاہ نی کہا کہ ای طوطی شیرین مقال تو بھی اپنا حال مفصل
بیان کر وزیرزادہ نی اول تامل کیا اور لطایف الحیل مین کہا لیکن جب اصرار بادشاہ

حد سی متجاوز ہوا مفصل نقل کیا طوطی اوّل کہ شاہزادہ تہا وزیر کا حال سنکر رونی لگا
اور بادشاہ سی کہا کہ ای خداوند یہہ میرا وہی وزیرزادہ یار وفادار ہی آخر کار
یہہ دونو اپنی اپنی تشریح حالات کر کی رونی لگی دوسری وزر دونونی بادشاہ
سی کہا کہ الشاہ فلک جناب ہم بیچارونکی حق مین اس بات سی زیادہ کوئی پرورش
و مہربانی نہین ہی کہ ہمکو قفس سی نجات دیجئی تا ہم صحرا مین جاکر کوئی صورت اپنی ہیئت اصلی
ہونی کی نکالین اور یہان تدبیر غیر ممکن ہی اگر زندہ رہی تو پہر حضور کی خدمت مین
ضرور حاضر ہونگی اور اگر جان سی گئی تو تصدق فرق مبارک ہوئی بادشاہ نی دونو کو قفس
سی رہا کیا شاہزادہ و وزیرزادہ دونو اوڑتی اوڑتی صحرا مین پہنچی ایک حوض اور ایک باغ
دیکہلائی دیا پانی پیا اور میوہ باغکی کہائی اور آگی چلی جاتی جاتی ایک قلعہ نظر پڑا جب
قلعہ کی اندر گئی کیا دیکہتی ہین کہ سبز پری پلنگ پر لیٹی ہی اور فراق وزیرزادہ
مین آہین کہینچ رہی ہی وزیرزادہ اور شاہزادہ نی اوسکو پہچانا اور آپسمین کہنی لگی
کہ نزدیک اسکی چلکر اپنی آنی سی آگاہ کرو شاید یہہ کوئی صورت ہماری ہیئت اصلی
ہونی کی نکالی یہہ ارادہ کر کی سبز پری کی پلنگ کی برابر آئی اور کہا کہ اے
سبز پری تو کیون روتی ہی وزیرزادہ تیرا آیا سبز پری نی نام وزیرزادہ کا سنکر بیتاب ہوئی اور کہا
کہ ای طایران نو مژدہ بال شکرین مقال سچ کہو کہ وزیرزادہ کہان ہی تب آتش اشتیاق
جانبین سی مشتعل ہوئی وزیرزادہ نی کہا کہ مین وہی وزیرزادہ ہون اور یہہ وہی
شاہزادہ دونو گردش آسمانی سی اس صورت مین مبتلا ہین سبز پری بہت

خوش ہوئی اور کہا کہ اب اسوقت کسی درخت پر ٹہرو یہہ وقت آمد پدر کا ہی جسوقت
وہ متوجہہ اور طرف کی ہونگی کچھہ تدبیر اسکی کرونگی شاہزادہ و وزیرزادہ وار
کرکی کسی درخت پر جا بیٹھی دو گھڑی کی بعد پدر سبز پری کا آیا اور ایک ساعت
کی بعد مقام نشست گاہ اپنی مین گیا سبز پری اوٹھہ کر درخت کی پاس آئی
اور شاہزادہ و وزیرزادہ کو تاثیر سحر سی پہر بہیئت اصلی لائی شاہزادہ اور وزیرزادہ
نی سجدہ نیاز کا درگاہ آلہی مین ادا کیا و ہو بہو مرہون منت سبز پری ہوئی اور بخوشی
خاطر و اطمینان تمام رہنی لگی ایکروز نظر محافظونکی شاہزادہ اور وزیرزادہ پر پڑگئی
ان دونو کو حضور پدر سبز پری لی گئی ہر چند سبز پری نی خوشامد و تملق بہت سی کی لیکن
کچھہ کارگر نہوئی نائرہ غضب اوس ساحر کا دیکھنی صورت ان جوانونسی زیادہ تر مشتعل
ہوا کہا کہ ان دونو کو لیجا کر آتش مین جلادو فرمان بردار بموجب حکم آقا کی لی چلی جب یہہ خبر سبز پری کو
پہنچی چند ماش پڑہ کر ایک پرستار کو دئی کہ لیجا اور ان جوانون پر پہینک آ پرستار
بموجب حکم کی بجا لائی اور وہ دونون شخص بہیئت طوطی ہماثل ہو کر اوڑ آئی جب خبر گم ہونے
ان جوانونکی پدر سبز پری کو پہنچی متعجب ہوا پہر سمجہا کہ یہہ شعبدہ پردازی اور فتنہ انگیزی
اسی بدبخت کی ہی مجھکو بدنام کیا ہی اور پردہ حیا کا صاف اوٹھا دیا حاضران وقت سی
ایک شخص نی کمیت سخن کو میدان بیان مین یون جولان کیا کہ ای خداوند اگر سبز پری
کو اوس جوان سی عشق صادق ہی مفید ہونا تاکید و نصیحت کا غیر ممکن بلکہ موجب بدنامی
ہی نزدیک غلام کی یہہ بہتر تہا کہ حضور شادی سبز پری اوسکی ساتہہ کر دیتی تا ادای فرض ہوتا

ورفع شر بدر منیر پری نے کہاکہ یہہ سب بجاہی لیکن اشخاص برادری مطعون کرینگی کہ فلانے
شخص نی بیٹی کو آدم زادسی منسوب کیاہی اوسنی کہاکہ آفریدگار مطلق نی نوع انسانکو
اشرف المخلوقات بنایاہی وتمام مکونات سی درجہ عالی بخشاہی رتبہ بشر کا کسیطرح
پر کمتر نہین سوای اسکی عالم بی اختیاری ہی کسواسطی کہ اگر شادی منیر پری کی
اسکی ساتہہ نہوئی جان برہونا اوسکا محال ہی بلکہ دوراز خیال بدر منیر یہی کلام سنکر
مادر منیر پری کی پاس آیا اور کہاکہ اس مقدمہ مین کیا صلاح ہی طرف ثانی نی جواب دیاکہ
جو آپکی صلاح ہو آخر کار یہی مشورہ قرار پایاکہ شادی جانا انسب واحسن ہی وتامل مین اسمین
ذلت وکاہش تن جب یہہ خبر مسرت اثر منیر پری کو پہنچی وزیرزادہ کو مژدہ سنایا وزیرزادہ
نی کہاکہ شادی میری موقوف ارشاد ملکزادہ ہی تاوقتیکہ وہ اپنی زبان سی باصرار
نہ کہین گے ہو نہین سکتی ہی منیر پری نی شاہزادہ سی کہاکہ آپکی اقبال عدومال سی شادی
کنیز کی وزیرزادکی ساتہہ قرار پائی لیکن وہ بغیر حکم آپکی منظور نہین کرتی ہین جسطرح
کہ ارشاد ہو شاہزادہ نی کہاکہ مجھکو یہہ دل سی منظور ہی اور بلکہ باعث حصول
ہزاران ہزار فرحت وسرور اور وزیرزادہ کو طلب کرکی فرمایاکہ تم شادی اپنی
مین تامل نکرو وزیرزادے نے کہاکہ تاوقتیکہ حضور اپنی مطلب کو فائز نہوینگے غلام
شادی اپنی نکریگا آخر کار بعد ردوبدل بسیار قبول کیا بدر منیر پری نی سامان
شادی مہیا کرکی ساعت سعید نکاح وزیرزادہ کا منیر پری کی ساتہہ
کردیا لیکن وزیرزادہ مخاطب نہین ہوتا تہا اگر وزیر پری نی وجہہ بی التفاتی

کہ کل استفسار کیا کہا کہ مجکو تو ویسی یہہ امر کسیطرح منظور نہین ہی جب تک کہ شاہزادہ کامیاب نہو سبز پری نی کہا کہ آج تو آپ تامل کیجی کل اپنی باپ سی اسبابت کا مذکور کرونگی شاید کوئی صورت درستی مطلب کی نکلی خیر رات طوعاً و کرہاً گذری جب صبح ہوئی سبز پری آرام گاہ سی اوٹھکر اپنی باپ کی پاس گئی اور حال شاہزادہ کا مفصل بیان کیا پدر سبز پری نی کہا کہ ملک ملکہ ماہرو مین اپنی طایر خیال کا بھی گذر نہین ہو سکتا ہی پس مقام درستی مطلب کیا ہی سبز پری یہ سنتی وہان سی اوٹھکر وزیرزادہ کی پاس آئی او سب حال بیان کیا اوسنی جواب دیا کہ عرض نکرنا میرا اس بات کا خدمت ملکزادہ مین بہت خوب ہوا نہین تو ناحق ندامت اور سخت خجلت ہوتی بعد اوسکی شاہزادہ سی اکر پوچھا کہ مقدمہ والدی ملک ملکہ ماہرو مین اب حضور کی کیا صلاح ہے شاہزادہ نی کہا کہ جیسی صلاح تمہاری ہو اوسنی عرض کی کہ غلام کی عقل مین یون آتا ہی کہ حضور یہان تشریف رکھین اور غلام وہانکو روانہ ہو شاہزادہ نی کہا کہ مین بھی ضرور چلونگا خاک تیری دیار جانا نکی تخت نشینی سی بہتر ہی مضمون اسکی **شعر** نہ ہمین تخت کی خواہش ہی نہ مسند کی ہوس اے خداوند کریم ٭ دلنشین جائی بجز خاک در یار نہین وہان نہ ٹہلا کی اوٹھا

چمن چہارم

روز دوم جسوقت نیر جہانگرد آفتاب متوجہ سفر مغرب ہوا وزیرزادہ اور شاہزادہ عالی تبار نی پدر سبز پری سی جا کر کہا کہ ہمارا کل عزم سفر مصمم ہی واسطی طلب رخصت کی حاضر ہوئی ہین ساحر نی کہا کہ چند روز اور قیام کیجی تمہاری دیدار سی سیری نہین ہوتی ہی بعد دو چار مہینی کی اختیار ہی شاہزادہ نی کہا کہ جس مطلب کی واسطی آوارہ دشت غربت ہوئی ہین ہنوز وہان تک

رسائی نہین ہوئی اب تامل کرنا دایرہ امکان سی باہر ہی پدر سبز پری نی کہا
کہ رسائی ملک ملکہ ماہر وسخت محال ہی اور کامیاب مطلب ہونا خارج از وہم و
خیال رستی مین مخاطرات ایسی حائل ہین کہ گذر آدمی کا دشوار ہی اور ہر ہر قدم پر
آفت جان ستان نمودار شاہزادہ نی کہا ہرچہ بادا باد شعر گر نثار قدم یار گرامی نکنم
گوہر جان بچہ کار دیگرم باز آید جو منشی ازل نی لوح محفوظ پر قلم تقدیر سی لکہا ہی تغیر
وتبدل اوسکا طاقت انسانی سی غیر ممکن اور دخل کرنا مشیت ایزدی مین محض فضول
پدر سبز پری نی جب دیکہا کہ شاہزادہ کو عشق غالب ہی اور واسطی رخصت کی دل اوسکا
طالب نصیحت و اندرز کارگر نہوگی ناچار رخصت قبول کی روز دوم جہیز بہت وزیرزادہ اور
سبز پری کو دیا اور ایک زہر مہرہ اور ایک کشتی خرد مصنوعی سحر شاہزادہ کو بطریق تحفہ
نذر کی اور کہا کہ اس زہر مہرہ کو بازو پر باندہ لیجئی کوئی آسیب اور گزند نہ پہنچی گا اور کسی چیز
کی احتیاج نہین رہی گی اور اگر اسکو پانی مین گہسکر زخم پر لگائی یا کسی مریض کو پلا
دیجی فوراً صحت کامل حاصل ہوگی اور جہان کہین کہ دریائی مہیب و سہمگین ملی
اس کشتی کو دریا مین چہوڑ لی گا فوراً پار ہو جاوی گی سوار ہوکر عنایت خدا
سی بی مدد ملاح کنار عافیت کو پہنچی گا اور جب پہر ہاتہہ سی کہینچ لیجئی بدستور
خرد ہو جاویگی شاہزادہ نی تائید غیبی سمجہ کر دونو چیزین لی لین اور وزیرزادہ کو سامان
جہیز وہین سپرد کر دیا کہ وقت معاودت لی لیونگی اور سبز پری سی کہا کہ تم بہی
یہین ٹہرو وقت مراجعت وطن مالوفہ کو لی چلین گی سبز پری نی کہا کہ مجکو مشقت سفر گوارا ہی

لیکن درد مفارقت جانگزا غنچۂ دل میرا محبوب بنسیم تکلم تمہارے سے خندان رہتا ہے اور
چمن حیات میرا آبیاری دیدار تمہارے سے سرسبز و ریان آخرش یہ درسنبر پری نے بادل بیقرار و
چشم زار زار رخصت کیا اور سنبر پری سے کہدیا کہ جہان کہین کوئی مصیبت جانکاہ پیش آوے
اپنا بال آگ پر رکہنا اور وہ اسم کہ جو سابق مین بتلایا تہا پڑہنا فوراً مین پہنچونگا قصہ کوتاہ
یہہ تینو شخص متفق ہو کر چلے جاتے جاتے وقت شام ایک میدان مین زیر درخت مقام کیا از بسکہ
کسل راہ زیادہ تہا لیٹتے ہی تہے کہ سو گئے جب آنکہہ کہلی کیا دیکہتے ہین کہ نہ وہ میدان ہے اور نہ وہ
درخت ایک چاہ مین پڑے ہین متحیر ہو کر اوٹہے اسمین ایک دریچہ تاریک و تنگ دکہائی دیا جب قدم
اندر دریچہ کے رکہا میدان وسیع نظر آیا آگے کو گام سنج ہوئے بعد دو چہار کروہ ایک شہر دیکہا
آبادگار روئے مین ہے اور عمارت وہان کی رشک چرخ جب بر این دروازہ شہر پناہ پر پہنچے محافظون
نے تفتیش حال کی بیان کیا کہ ہم مسافر تازہ وارد ہین اور منازل دور و دراز سے آئے ہین محافظ
باعزاز تمام اونکو مکان فرودگاہ مین لے گئے اور سامان دعوت کا حاضر کیا اور کہا کہ بعد تناول
طعام استراحت فرمایئے وقت شب حضور بادشاہ چلنا ہوگا شاہزادہ نے پوچہا کہ نام اس شہر و شہریار کا
اور وجہہ دعوت ہم اشخاص اجنبی کی کیا ہے اور حضور بادشاہ کسلئے لیجاتے ہین ایک شخص نے کہا کہ نام اس شہر کا
دلپسند ہے اور نام بادشاہ فیروز بخت دختر بادشاہ نہایت جمیلہ و حسینہ روزگار ہے اور عرصہ دو سال سے بعارضہ
درد سر بیمار طبیبون نے واسطے دفع مرض کے سیکڑون تدبیرین کین لیکن کوئی کارگر نہوئی معلوم نہین ہوتا
ہے کیا باعث ہے بادشاہ ہمیشہ اسی رنج مین گرفتار رہتے ہین ایکروز ایک فقیر نے حضرت سے کہا تہا کہ بعد چند
روز کے ایک شخص یہان وارد ہوویگا اور اس عارضہ کو دفع کریگا آپ ایک قاعدہ معین کرین کہ ہر مسافر

تازہ وارد سی یہہ سوال کیا کرین کہ سوسن نی ساتھہ نرگس کی اور نرگس نی ساتھہ سوسن
کی کیا کیا جس شخص سی جواب اسکا ادا ہو ویگا وہی دافع مرض درد سر ہی اوسی وزیر سی بادشاہ
نی ہر دروازہ شہر پناہ پر حکم دیا ہی کہ جو مسافر تازہ وارد ہو ایکروز اوسکی دعوت ہو اور
وقت شب حاضر حضور کرے اور عہد کیا ہی کہ جو شخص اس سوال کا جواب ادا کریگا اور دختر کو
آرام ہو جاویگی شادی دختر شاہ کی اوسکی ساتھہ ہوگی بلکہ نصف سلطنت بہی اوسکو
ملیگی شاہزادہ و وزیرزادہ یہہ سنکر خاموش ہو رہی بعد اوسکی وزیرزادہ نی شاہزادہ
سی علیحدہ کہا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالا چاہئی تا یہہ دولت و سلطنت حاصل ہووی شاہزادہ
نی کہا کہ مجھکو یہہ نعمت و دولت کچھہ ضرور نہین ہی فقط طالب دیدار یار ہون وزیرزادہ نی
کہا کہ یہہ بجا ہی لیکن چندروز آسائش و آرام بہی ضرور ہی اور تدبیر رسائی ملک بلکہ ماہرو اس
ذریعہ سی بآسانی ممکن ایسی مناسب یہہ ہی کہ آج حضور وقت سوال والی ملک کی یہہ بیان کرین کہ ہمکو
اتفاق اوس شہر مین ہوا ہی اور تمام قصہ سی واقف ہین لیکن اسوقت کسل تردد سی جو اس پر جا نہین ہین
انشاء اللہ تعالی کل گوش گذار ملازمان کیا جایگا قصہ مختصر جسوقت کہ پہر رات کی کارپردازون نی
مسافران تازہ وارد کو حاضر حضور کیا حضرت نی بدستور مقرر پوچہا انہون نی جواب دیا کہ ہمکو اوس
شہر مین اتفاق ہوا ہی اور سب قصہ سی بخوبی آگاہ ہین لیکن اسوقت کسل راہ سی اختلال
حواس ہی اور انتشار طبیعت انشاء اللہ تعالی کل عرض کرینگی ارشاد ہوا کہ بہتر آخر شب جسوقت
کہ مکان خوابگاہ مین آئی وزیرزادہ نی کہا کہ جناب شافی مطلق سی امید واثق ہی کہ اگر زہر مہرہ کو
گہسکر پلا دیجئیگا فورا درد سر دفع ہو جاویگا اور ایک قصہ طبیعت سی اختراع کرکی کہا

کہ کل حضور بادشاہ یہہ بیان کیجئی تا مطلب حاصل ہووی شاہزادہ نی پسند کیا الحاصل جسوقت
کہ خسرو زرین چتر آفتاب تخت زمردین سپہر پر جلوہ گر ہوا شاہزادہ اور وزیر زادہ خدمت
بادشاہ مین حاضر ہوئی حکم ہوا کہ حال بیان کرو شاہزادہ نی کہا

داستان

عرصہ دو تین سال کا گذرتا ہی کہ ایک شخص نی یہہ سوال مجہسی کیا تہا کہ ایک عورت
ایک پنجرہ آہنی مین سر راہ شہر ماچین کی قید ہی وہ ہر شخص صادر و واردسی پوچہا کرتی
ہی کہ ایعزیز و سوسن نی ساتہہ نرگس کی اور نرگس نی ساتہہ سوسن کی کیا کیا طرف ثانی
جب حال سوسن اور نرگس کا دریافت کرتا ہی تب خاموش ہو رہتی ہی اگر اصرار زار رو
ہی از انکہ عنفوان شباب مین اشتیاق دریافت ایسی امور کا بہت ہوتا ہی سنتی ہی اسبات
کی مجہکو اشتیاق کمال پیدا ہوا چند اشخاص سی اسکا جواب پوچہا کسی سی ادا نہوسکا تب
زیادہ تر شعلہ شوق مشتعل ہوا نوبت یہان تک پہنچی کہ صبر نہ ہوسکا اور عزم شہر ماچین مصمم
کیا ہرچند والدین و اعزہ و اقارب مانع ہوئی قبول نکیا اور جادہ نورد ہوئی چلتی چلتی بعد چند روز
کی ایک میدان وسیع پیش آیا بقول شخصی کہ جوینده یابنده جو ہی اوسکو طی کیا چند درخت
اور ایک سفالہ پیش نظر آیا اور ایک پنجرہ آہنی مین ایک عورت مقید دیکہی جب برابر
پنجرہ کی گیا عورت نی خطاب کیا کہ ایعزیز سوسن نی ساتہہ نرگس کی اور نرگس نی ساتہہ
سوسن کی کیا کیا مینی بہی اوسی پوچہا کہ نرگس اور سوسن کون ہین اوسنی جواب نہ دیا آخر مشش
محافظون سی دریافت کیا کہ یہہ پنجرہ کہان سی آیا تہا اور کس جرم مین اس عورت کو قید کیا ہی انہون
نی کہا کہ یہہ پنجرہ شہر ماچین سی کہ بمفاصلہ دور و دراز کہتا ہی آیا تہا اور جرم ہمکو نہین معلوم جب نام

شہر ماچین کا اوس زمرہ سے بہی دریافت ہوا روانہ شہر مذکور ہوئے چلتے چلتے بعد عرصۂ
بعید کے اوس شہر مین پہنچے اور اوس ماجرا کو استفسار کیا کسینے کچھہ نہ بتلایا اور بہت شخصون
نے کہا کہ اس مقدمے سے مستورات محل یا وزیر اعظم البتہ آگاہ ہین لیکن کوئی بیان نہین کر سکتا
ہے اور ہمکو اصلا خبر نہین ہے القصہ چند روز وہان مقام اور آمد رفت پاس وزیر کے شروع کی
جب دو چار روز گذرے مصداق اسکے شعر دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ ۞ سوم ہرآئنہ
دروے کند بلطف نگاہ ۞ ایکروز وزیر نے مخاطب ہوکر کہا کہ تم بھی اپنا مطلب بیان کرو
مینے عرض کیا کہ مسافت بعید سے واسطے دریافت ایک سخن کے حاضر ہوا ہون اگر حکم ہو تو عرض حال
عرض کرون وزیر نے حکم قرب دیا مینے قریب جا کر کانمین عرض کیا کہ تمنا میری یہہ ہے کہ ماجراے
نرگس اور سوسن سے مطلع ہون کہ محنت سفر عظیم و مصائب راہ دراز کے فقط اس تمنا پر انگیز کی ہے وزیر نے
کہا کہ اس مقدمے کا افشا مین موجب قباحت عظیم ہے مبادا کہین خبر بادشاہ کو پہنچے تو ناحق مورد عتاب
سلطانی ہون بیان اس راز نہفتہ کا غیر ممکن ہے مینے جب مرضی وزیر کی اسطرح پر دیکھی خاموش
ہو رہا اور جی مین کہا کہ چند روز حاضر خدمت رہئے اور صبر کیجے حکما گفتہ اند صبر مفتاح کار ہا
القصہ یہہ سمجھہ کر حاضر رہتا تھا بعد عرصہ دراز کے کہ ایکروز طبیعت وزیر نہایت خوش تھی مجھسے متوجہ
ہو کر کہا مطلب تمہارا کیا ہے عرض کیا کہ جو سابق التماس کیا تھا اوسی بات کا امیدوار ہون وزیر نے کہا
کہ اوسکی دریافت کرنے سے تمکو کیا فائدہ مینے کہا فقط اتنے مطلب کے حاضر حضور ہوا ہون آخرش بعد
رد و بدل بسیار کے علیحدہ ہو کر کہا کہ اگرچہ بیان کرنا اسکا مناسب نہین ہے لیکن بپاس خاطر تمہاری کے
کہا جاتا ہے خبردار اور کسیسے افشاے راز ہرگز کرنا نہین تو موجب قباحت ہے ماجرا اسکا یون ہے ۔

که بادشاه وقت ایک دختر رکهتا تها نهایت صاحب جمال حور تمثال چمن نزاکت و رعنائی کی
گل شاداب اور دریائی دلفریبی کی دُر خوش آب ازبسکه چشم اوسکی حدیقه دلربائی کی نرگس
فتان تهی بادشاه نی نام اوسکا نرگس رکها جب وه دختر پانچ برس کی هوا ایک استاد ادیب کو واسطی
تعلیم کی مقرر کیا چند سال مین دختر نی علم سی بهره کامل حاصل کیا اور استعداد بهتر بهم پهنچائی پسر وزیر
سی که هم سن و هم مکتب تها اور نام اوسکا سوسن رکهتی تهی صورت تعشق پیدا هوئی اور هنگامه محبت کا
گرم رکهتا تها آخر بقول شخصی که عشق و مشک را نتوان نهفتن ایکروز اوستاد بظاهر
حالت خواب مین سرشار تها اور حقیقت مین بیدار وزیرزاده نی دختر سی کلمات عاشقانه
شروع کی اوستاد نی جب یهه باتین بگوش خود سنین اوٹهه کر دونو کو تنبیه کی اور بادشاه کی خدمت
مین جا کر عرض کی که اقبال عالی سی شاهزادی علم سی بهره کامل حاصل کر چکی اور سن تمیز کو پهنچی اب مناسب
یهه هی که اندر محل کی رها کری بادشاه نی اوستاد کو خلعت و نعمت عنایت کیا اور حکم دیا که شاهزادی
محل سی باهر آمد نهو چنانچه فیمابین شاهزادی اور وزیرزاده کی پرده حجاب حائل هوا چند روز طوعاً و کرهاً
گذری بعد اوسکی نائره تعشق طرفین سی مشتعل هوا اور صدمات عظیم دل پر آنی لگی ایکروز شاهزادی نی دایه
سی که ایام طفولیت سی تا سن بلوغ خوشی خاطر اوسکی بهت عزیز رکهتی تهی اور کوئی دقیقه دقائق
محبت و دلسوزی سی فرو گذاشت نکرتی تهی اظهار کیا که صبح سی سوسن کو نهین دیکها هی طبیعت میری کمال
رنجیده رهتی هی اور آتش عشق کا نون سینه مین شعله زن هی اگر چند روز ایسهی گذری صورت زندگی کیونکر هوگی
دایه نی کها که تم طبیعت اپنی آزرده نکرو خاطر جمع رکهو انشاالله تعالی اوسکو یهان حاضر کرونگی شاهزادی اس بات سی کمال اطمینان هوا اور
خاطر مضطر مجتمع کیا مگر وزیرزاده بهی مثل سیماب بیقرار تها اور شبانه روز در جانگاه مفارقت مین گرفتار خواب و خورش مین فرق آیا

اور تن مثل سوسن کے جو غم داغ عشق سے سیاہ ہو گیا غرض اسی حالت مین مبتلا تھا کہ ایک روز دایہ نے سلام
شاہزادی اوس سے کہا سوسن بمجرد استماع سلام محبوبہ دلنواز کے بیخود ہو گیا اور رونے لگا جب دایہ نے
دیکھا کہ یہہ شاہزادی سے زیادہ مبتلائے تعشق ہے پیغام بھی بیان کیا وزیرزادہ بقولیکہ مصرع تو گوئی مردۂ
صد سالہ جان یافت * سنتے ہی پیغام وصل زندہ ہو گیا اور دایہ سے کہا کہ کوئی ایسا وقت فرصت
تجویز کر کے بتلا کہ مین مشرف خدمت ہوں دایہ نے کہا کہ کل وقت فرصت تجھکو بلا لیجاؤنگی اور
شاہزادی سے جا کر یہہ حال مفصل بیان کیا کہ انشاء اللہ تعالی کل اوسکو لے آتی ہوں وہ اِن باتکو
سنکے نہایت مسرور ہوئی روز دوم دایہ وزیرزادہ کو پوشاک زنانہ پہنا کر شاہزادی کے پاس لیگئی
اور دولت وصال سے کامیاب کیا چندے اسیطرح بعیش و عشرت سے بسر ہوئی آخرش زمانہ نافرجام نے کہ
ہمیشہ درپے انتقام رہتا ہے نقش راحت اوسکے کو ساتھہ نقش رنج کے مبدل کیا یعنی ایک روز خواجہ سرا
نے وزیرزادے کو ہم بستر شاہزادی دیکھا اور بسر غضب آیا ہر چند شاہزادی نے سماجت بہت کی
اور زر و جواہر کی طمع دی کچھہ قبول نکیا اور حاضران وقت سے بتہدید تمام پوچھا کہ اس نابکار کو
محل سلطانی مین کون لایا ہے اگر جان اپنا بچایا چاہتے ہو تو صحیح بتلاؤ نہین تو آتش قہر سلطانی مین
جلائے جاؤ گے خادمان محل سے ایک شخص نے مخوف ہو کر نام دایہ کا بتا دیا خواجہ سرا نے حال
مفصل حضور بادشاہ عرض کیا حکم ہوا کہ اول دایہ فاحشہ کو پنجرہ آہنی مین قید کر کے سر جلو ممالک
محروسہ شاہراہ مین رکھدو نمک برابر طعام کے اور پانی بمقدار ایک جام کے مقرر کرو تا قدر نمک حرامی کے
جانے اور نرگس کو اندر محل کے دائم الحبس کرو اور وزیرزادہ لعین کو تہ خانے مین زندہ مدفون کرو
تو اپنی سزا کو پہنچے جب یہہ خبر دایہ کو پہنچی سراسیمہ ہو کر پاس شاہزادی کے آئی اور حال مشرح بیان کیا اور
کہا کہ مین رخصت ہوتی ہوں اس آفت آسمانی سے کسیطرح نجات ممکن نہین شاہزادی نے کہا اے دایہ

اپنی دایه اگر مین اس قید سی چهوٹی تو تمهکو بهی چهوڑاونگی اور جو ایسی مین شربت اجل
نصیب ہے تو روز حشر بهی رطب اللسان شکر عنایت تیری ہونگی لیکن پرده فاش نکر لا تقنطو
من رحمت الله پر انسان قادر ہی اور عنایت قادر سی کبهی ناامید نہو خواجه سرا موافق
حکم بادشاه کی عمل مین لایا چند سال تک شاہزادی قید ہی اب چند روز سے چهوٹی ہی حال
بمفصل جو تمها مینی کہدیا لیکن خبردار ہرگز ہرگز یہان فکر نکرنا مین آداب بجا لاکر روانه اسطرف
کو ہوا راه مین جب دایه سی ملاقات ہوئی اور پهر اوسنی وہی سوال کیا مینی قصه مشرح نقل کیا
اور کہا که شاہزادی تیری رہائی کی فکر مین ہی خاطر جمع رکهه دایه یهه حال سنکر نہایت
خوش ہوئی اور قدمون پر گر پڑی اور کہا شعر به رجان غنیمت متاعی من سودا زده را
که بشکرانه این مژده نثار تو کنم ؂ اور ایک زہر مهره که بازو پر ہمیشه باندہی رہتی تهی اوتار
کر حواله میری کیا اور کہا که اس تحفه کو قبول کیجی اگرچه دیکهنی مین حقیر ہی لیکن باطن مین
فائده بخش کثیر اور بہتر از اکسیر حسب عارضه کی واسطی اسکو گهسکر پلادیجی فوراً شفا بخشتی چنانچه
اسوقت غلام اسکو گهس لایا ہی پلانا اسکا ضرور ہی جناب شافی مطلق سی امید واثق ہی که فوراً
درد سر دفع ہو بادشاه نی اوس پانی کو اندر بهجوا دیا که شاہزادی کو پلادو خادمان محل موافق
حکم کی عمل مین لائی شگرف کاری ایزد برحق سی فوراً درد سر زائل ہوگیا حضرت نی بڑی خوشی
کی اور حکم دیا که چند روز ہماری شہر مین جشن رہی ہر شخص خوشی کری اور جو احتیاج ہو
یہان سی لیجای اور وزیر سی ارشاد کیا که واسطی ان صاحبون کی مکان پاکیزه قریب محل میری
تجویز کرکی آراسته کرو اور جمیع اسباب ضروری مہیا کرو ؂ وزیر حسب الحکم عمل مین لایا اگرچه شاہزادی کی

جسمین آئی اکسیر بام کیا چاہئی جبوہ مین تہا لب بام مع دو ایک خواصونکی سیر ان سیر ان ایک منظر
سی نگاہ اوسکی شاہزادہ پر پڑی دیکہتی ہی بیہوش ہوگی خواصون نی گلاب چہرکا اور لخلخہ
سنگہایا آخرش ہوش مین آئی اور کہا اگر شادی اپنی اسکی ساتہہ ہوئی تو البتہ صورت
زیست کی ہی الغرض اوس روز سی غمگین و ملول رہا کرتی تہی ایکروز والدہ شاہزادی نی خواصون
سی بلاکر پوچہا کہ باعث ملالت شاہزادی کا کیا ہی اونہون نی حال مفصل عرض کیا والدہ
شاہزادی نی کہا کہ انشاء اللہ تعالی ایسا ہی ہوگا بعد چند روز کی بادشاہ کی خیال مین گذرا
کہ ایفای وعدہ ضرور ہی اور ادای مراسم معہودہ بہم اور وزیر کو بلاکر مشورہ کیا کہ مینی یہہ عہد
کیا تہا کہ جو شخص دردسر شاہزادی کا دفع کریگا نصف سلطنت اوسکو دونگا اور شادی
دختر کی اوسکی ساتہہ کرونگا یہہ شخص جوان حسین ہی اور وجاہت ولیاقت سی بہی
امیرزادہ معلوم ہوتا ہی تم بہی دریافت کرو اور استمزاج اوسکا وزیر نی عرض کیا
کہ انشاء اللہ تعالی کل اس امر کو دریافت کرکی حضور معلی مین عرض کرونگا روز دوم
دستور دانائی وزیرزادہ کو بلاکر پوچہا اسنی بیان کیا کہ یہہ رضوان شاہ بادشاہ [illegible] آباد کی
شاہزادہ ہین علم و ہنر مین یکتائی زمان فراست و کیاست مین افلاطون دوران ایکروز مکان نیمو
سواد مین تعریف حسینان روزگار شروع ہوئی ایک شخص نی عرض کیا کہ ملکہ ہما دختر
ہمایون سیر بادشاہ کی عجب صاحب حسن و جمال ہی اور عالم خوبی مین بیمثال اگر یوسف اوسکا
جمال عدیم المثال دیکہتا تو دلسی غلام درم ناخریدہ ہوتا اور چاہ حیرت مین ڈوب مرتا
اور اگر زلیخا العالم شباب خواب مین صورت اوس پریزاد کی نظر کرتی تا کا ہش غم سی فورا

فوراً ایسی زال ضعیف بخواتی پھر دعائی یوسف سی بھی جوانی دوبارہ حاصل نکرتی آفریدگار
مطلق نی ایسی صورت قلم قدرت سی صفحہ ہستی پر آج تک نہین لکہی ہی القصہ شبدیز بیان
کو عرصہ تعریف اوسکی مین اسطرح پر جولان کیا کہ شاہزادہ نی عقل و ہوش کو جواب
اور جان و دل سی عاشق زار اوسکا ہوگیا الغرض روانگی اسطرف کی مصمم ٹھہری مین
کہ طفولیت سی شریک رنج و راحت رہتا تہا ہمراہ رکاب ہوا وزیر نی حال مفصل
آگی بادشاہ کی عرض کیا ارشاد ہوا کہ الحمد اللہ و المنت یہہ عہد بہت بیطور تہا عقل
منظور اندیش کسی صورت پر قبول نہین کرتی ہی لیکن مسبب الاسباب نی سامان
اوسکا بہمہ وجوہ مہیا کردیا ❊ زہر موا گر زبان آورم ❊ ور از ہر زبان صد بیان
آورم ❊ نیاید برون تازمان حیات ❊ ازعہدہ شکر این التفات ❊ لیکن ایک امر
قباحت کا بہی اسکی ساتھہ ہی کہ شاہزادہ مرض تعشق ملکہ ماہرو مین مبتلا ہی
مبادا شادی قبول نکری یا شادی کرکی راہی اوسطرف کا ہو اسکو بھی دریافت
کرنا ضرور ہی القصہ اسطرح کی پس و پیش حضرت کی انجمن متمکن تہی کہ ایک روز
خیال مین گذرا کہ اندرون محل کی بہی اس امر کی صلاح پوچہیی وقت شب بادشاہ نی
محل خاص والدہ شاہزادی سی حال شاہزادہ کا بیان کیا اور کہا کہ مینی یہہ عہد کیا
تہا اور حال شاہزادیکا اس طور پر ہی تمہاری اس امر مین کیا صلاح ہی ملکہ نی عرض کیا
کہ حال شاہزادی کا یون ہی کہ ایکروز کہین اوسکو بوڑہی سی دیکہا تہا تب سی آہین سرد
بہرتی ہی اور خواصون سی کہا ہی کہ اگر شادی میری اسکی ساتھہ ہووےگی تو البتہ صورت زیست

ہی وگرنہ جہانمین مہمان رہنگی ہون خود اونہونی سمجھا دیا ہی کہ تم تامل کرو حضرت کو جو منظور ہی اور یہی عہد کیا ہی اگر شاہزادہ شادی قبول کری تو آپ ہرگز تامل نکرین بادشاہ خاموش ہورہا علی الصباح وزیر سی یہہ حال بیان کیا اور کہا کہ حال قبال شادی کا دریافت کرو روز دوم وزیر نی وزیرزادہ سی بلا کر حال عہد بادشاہ کا بیان کیا اور کہا کہ تیاری شادی شاہزادہ کی کرو وزیرزادہ نی شاہزادہ سے سب کیفیت نقل کی ملکزادہ نی کہا کہ مینی سابق ہی کہا تہا کہ مجھکو جب تک وصال ملکہ ماہرو میسر نہوگا کوئی بات مطبوع طبع نہین ہی وزیرزادہ نی پھر عرض کیا کہ حضور نی اس سفر مین صعوبات عظیم اوٹھائی ہین اور وقت روانگی وطن سے چند روز بھی باسایش نہین گذری بمیری عقل ناقص مین یون گذرتا ہی کہ حضور اسکو اقبال کرین اور چند روز بعد جمعی تمام یہان تشریف فرما رہین مین بہہ سامان تجارت کا لیجا کر کی روانہ شہر ملکہ ماہرو ہوتا ہون اور تصویر اوس پری منظر کی لاتا ہون حضور اوسکو اپنی شبیہہ صفحہ دل سی مقابل کرلین بعد اوسکی عنایت ایزدی سی چند روز مین صورت شادی کی نکلی کی رد کرنا اسکا کسیطرح پر بہتر نہین ہی شاید کوئی تدبیر برآید مدعا اس ذریعہ سی بطریق احسن نکل آئی شاہزادہ نی کہا کہ تمکو اختیار ہی جیسا مناسب ہووی عمل مین لاؤ وزیرزادہ آداب بجالا کر وزیر کی پاس آیا اور کہا کہ شاہزادہ نی کہا ہی کہ اگرچہ دربنولا مجھکو یہہ امر نامنظور تہا لیکن بسبب فرمانی حضرت کی قبول کیا کہ عدول حکمی خلاف آئین

آئین تو ابعین ہی وزیر بہت خوش ہوا اور بادشاہ سی اکر حال مفصل کہا حضرت نی فرمایا
کہ تم لڑکی کی طرف سی تیاری شادی کی کرو اور وزیرزادہ کو حکم دیا کہ تم یہاں کی تیاری میں مشغول ہو مکانات
شاہی آراستہ ہوی اور بزم طرب پیراستہ ہنگامۂ رقص و سرود گرم ہوا اور صدای مبارکباد و
شادیانہ زمین سی آسمان تک رسا دروازہ عیش و کامرانی کا روئی خلایق پر کہلا اور غنچۂ
امید فقرا و مساکین کا نقد مطالب سی بہرا الغرض بساعت سعید عقد اوس ماہ تمثال کا
ساتہ اوس مہروش کی بندہا اور مقصد دلی اوس حور لقا کا عنایت جامع المتفرقین سی حاصل
ہوا بادشاہ نی ایک مکان جنت نشان واسطی شاہزادہ کی مقرر کیا اور جمیع سامان ناز اور
نعمت کا مہیا کر دیا لیکن شاہزادہ کر محوشی باطن سی مصروف عیش و نشاط نہوتا تہا
اور طبیعت کو مشغول ہنگامہ معاشرت نکرتا بعد چند روز کی وزیرزادہ کو ارشاد کیا کہ
سامان تجارت کا جلد مہیا کرو اور ملک ملکۂ ماہر دکو روانہ ہو کر جلد تصویر اوسکی لا

چمن پنجم

راوی سحر بیان یوں کہتا ہی کہ وزیرزادہ سامان تجارت کا مہیا کر کی مع سفر بری
خدمت شاہزادہ سی رخصت ہوا اور راہ منزل مقصود کی لی چلتی چلتی بعد چند روز کی
ایک شہر میں وارد ہوئی کہ بادشاہ وہانکا موسوم بہ ہوشمند تہا اور مہمانداری اور مسافر نوازی
اوس شہر میں ہر صغیر اور کبیر کو منظور و دل پسند تہی بادشاہ کا حکم تہا کہ ہر مسافر
تازہ وارد کی دو روز تک سرکار سی ضیافت ہو چنانچہ ملازمان سلطانی شرایط ضیافت بجالائے
وزیرزادہ ایک مکان کرایہ کا لیکر چند روز مقیم ہوا اور کسل راہ سی آرام لی محنت اور

مصائب سفر کی اندک فراموش ہوی تہی کہ چرخ شعبدہ بازنی رنگ تازہ کہلایا یعنی
ایکروز وزیرزادہ واسطی شکار کی سوار ہوا اور سبز پری کو مع ملازمان وخدام کی
فرودگاہ مین چہوڑا اتفاق وقت سی پری غسل کرکی بالائی بام آی اور بال خشک کرنی
لگی اس عرصہ مین سواری بادشاہ کی طرف مکان وزیرزادہ کی نکلی اور نگاہ حضرت
کی دفعتًا اوس رشک ماہ پر پڑی دیدنش ہمان بود و فریفتنش ہمان حلقہ ہائے
گیسوئے مشکناب پری کی کمند گردن شاہ ہوی اور طائر دل اوسکا تیر نگاہ اوسی
قدر اندازسی مانند مرغ نیم بسمل خاک اضطراب پر طپان وزیر کو حکم دیا کہ
اس بنائی اوج حسن وجمال کو محل شاہی مین داخل کرو یہہ کہکر سواری کو آگی
بڑہایا اید ہر وزیر نی وزیرزادہ کی مکان پر جاکی کہلا بہیجا کہ سواری طیار ہی چلو سوار
ہو اور زمرۂ خوانین شاہ مین عزو امتیاز حاصل کرو سبز پری نی جواب دیا کہ حاکم
سی محکوم کو بجز اطاعت کیا چارہ ہی لیکن حضور اندک تامل کرین شوہر میرا بعد
ایک لمحہ کی آتا ہی مین اوسی پوچہکر حاضر ہوتی ہون یہی گفت وشنود ہورہی
تہی کہ وزیرزادہ آپہنچا اور مجمع کثیر گرد مکان اپنی کی دیکہکر پوچہنی
لگا کہ ای یارو یہہ کیا ظلم ہی وزیر نی کچہہ نمانا اور سبز پری کو زبردستی
پالکی مین سوار کرکر داخل محل شاہی کیا وزیرزادہ وہانسی دادو بیداد
کرتا ہوا در دولت بادشاہ پر آیا اور کہا کہ ای بادشاہ جم جاہ اسطرحکا ظلم اوپر
مسافرون اور غریبون کی خلاف سلاطین روزگار ہی اور دلیل قہر ایزد قہار بشعر

شعر بترس از آه مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ❊ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ❊ حکم ہوا کہ اسکو لیجا کر بندیخانہ مین قید کرو تا سزای گستاخی پاوی پیادون نے اوس سوار سمند اقبال کو کشان کشان محبس مین لاکر قید کیا سبز پری نی وقت شب بادشاہ سی عرض کیا کہ حضور بالفعل دامن عصمت میری کو لوث عصیان سی آلودہ نفرماوین بعد ایک سال کی اختیار ہی اور نہین تو سوای افسوس کی کچہہ حاصل نہو گا بادشاہ نی ساعت نکی اور چاہا کہ عصمت کا سر متفع کری ناگاہ سبز پری نی افسون دم کیا اور بصورت طائر متماثل ہوکر نگاہ بادشاہ سی غائب ہو گی اور ایک آواز مہیب ایسی سنائی کہ بادشاہ خوف سی نیم جان ہو گیا بعد ایک ساعت کی جب ہوش مین آیا وزیرزادہ کی مطلق حکم رہائی کا دیا کہ [illegible] مبادا کوئی آفت تازہ نہ پیدا ہو سبز پری نی جب یہہ حال دیکہا [illegible] قریب پہنچی جسوقت وزیرزادہ قید سی رہائی پاکر اگی بڑہا بعد چند ساعت کی صورت اپنی بدستور کرکی وزیرزادہ کی پاس آئی اور حال مفصل سب بیان کیا وزیرزادہ نی کہا کہ اب صلاح یہہ ہی کہ شبا شب اس شہر سی روانہ ہو جی ایسا نہو کہ اور کسی بلا مین مبتلا ہون چلتی چلتی بعد چند کروہ کی راہ بہول گی اور ایک جنگل مین پہنچی ہرچند ادہر ادہر دست و پا ماری کچہہ سراغ راہ نہ ملا ناچار تنگ ہوکر فرش خاک پر پڑ رہی جب دامن صبح چاک ہوا اور روی روز نمودار دور سی ایک منڈہی فقیر کی معلوم ہوئی یہہ دونو مصیبت زدہ وہان پہنچکر فقیر کی قدمون پر گر پڑی اور حال مفصل بیان کیا

فقیر مہربان ہوا وزیرزادہ کی ہمت پر تحسین و آفرین کی اور کہا کہ جو غیر کی
کام مین تم اتنی جانفشانی کرتی ہو خاطر جمع رکھو تم اپنی مطلب کو کامیاب
ہو گی یہہ کہکر دو چہار بیج اشجار کہ اپنی واسطی لاتا تہا آگ مین ڈال دین جب
وہ بہن کر تیار ہوئین آنکی دونو غریبونکو دین کہ اسکو کہاؤ اور جو اس پر جائی گرو
وزیرزادہ نی قبول کیا اور چند روز وہان رہا بعد اوسکی رخصت ہوا وقت رخصت فقیر نے
ایک لوح سنگی کمال شفقت سی عنایت کی اور کہا کہ تو اہل ہمت ہے اس سی عوض سی
تجہکو یہہ دیتا ہون انگشتری سلیمان سی کم نہین ہی خواص اسکا یہہ ہی کہ جب تک تیری
پاس رہیگی تجہہ پر کوئی غالب نہوگا بلکہ سب مغلوب رہینگی جب کوئی کام یا کوی ضرورت
پیش آوی ایکدم اسمین غور کرنا تدبیر اوسکی خود بخود تجہکو نظر پڑیگی بہت لوگ مغالطہ دیکر
اس لوح کو تجہسی طلب کرینگی کسیکو ہرگز ندینا وزیرزادہ اور سمبر پری وہ لوح لیکر رخصت
ہوی جاتی جاتی اول ایک میدان لق و دق ملا اور بعد اوسکی ایک باغ دکہلائی دیا اندر
گی دیکہا کہ باغ ارم نظیر بہت دلفریب و جانفزا ہی اور اسباب عیش و نشاط کا جملہ مہیا لیکن آدم
سی خالی ہی وزیرزادہ او سمبر پری متعجب ہو کر بالای چبوترہ مثمن کہ بیچ باغ تہا اور فرش
مکلف سی آراستہ تہا جا کر بیٹہی بعد چار گہڑی کی پہلی ایک ہوای تند نمودار ہوئی بعد اوسکی
ایک شخص او پر تخت کی کہ حاملان اوسکی طاؤس نگارین تہی سوار ہوی ہی اوپر اوسی چبوترہ کی اوترا
وزیرزادہ اور سمبر پری نی تعظیم دی اور عقل مین گذرا کہ یہہ شخص بلا شک
ساحر ہی اور یہہ مقدمہ سب سحر کا ہی خاموش ہو رہی ساحر نی ابرام

میزبانان مہربانی کی اور استفسار حال کیا اور کہا کہ اس گہر کو بلا تکلف گہر اپنا سمجہی
اور چند روز یہان بعیش و عشرت گذرانی وزیرزادہ گرمجوشی میزبان مہربان
سی بہت خوش ہوا اور چند روز بعیش و آرام تمام وہان بسر کی ایکروز وقت
سہ پہر سبز پری آراستہ ہوکر اپنی فرودگاہ مین بیٹہی تہی اور وزیرزادہ اصلاح و رفع
ضروریات کی کیا تہا کہ اتنی مین ساحر مالک باغ سیران وہان پہنچا حسن سبز پری کا
دیکہکر مفتون ہو گیا اور کہا شعر مرض ہجر سی جان اپنی لبون پر آئی ای مسیحائی زمان
زندگانی کا بیماری کوئی آثار نہین شربت وصل پلا ۞ ای جان من تپ ہجران تیری لی
نوبت بجان پہنچائی ہی بدون بوسہ عناب لب رنگین کی صورت شفا نہین ہی سبز پری یہہ
گفتگوی طفلانہ سنکر کمال رنجیدہ ہوئی اور کہا کہ خیریت اسیمین ہی کہ جان بسلامت اپنی گہر کا
کو مراجعت کرو نہین تو آفت جانستان برپا ہوگی ساحر نی کہا کہ تیر نگاہ تیری نی طایر دل
کو مجروح کیا سلامتی جان کی کہان ہی شعر مل مجہہ سی ای پری تجہی قرآن کی قسم نہ ستا ایتو
مجہکو تخت سلیمانی کی قسم ۞ سبز پری نی کہا کہ ای ملعون معلوم ہوتا ہی کہ ایام شامت تیری
آپہنچی کہ مرتکب ایسی حرکات ناشایستہ کا ہی ساحر نی کہا کہ عجز و الحاح اپنا از راہ
تعشق و مہمانداری ہی نہین تو نجات تیری اپنی ہاتہہ سی بہت دشوار ہی یہہ کہکر ہاتہہ
سبز پری کا پکڑا سبز پری نی ہاتہہ اوسکا جہٹک دیا اور سحر شروع کی اور طرفثانی نی رد سحر
کبہی آگ برساتی اور وہ پانی برساتا اور کبہی وہ پانی برساتا اور یہہ صرصر چلاتی تا آنکہ علیحدہ
گرین اسی عرصہ مین وزیرزادہ آپہنچا اور یہہ معرکہ دیکہہ کر بیزغضب آیا اور ایک ضرب شمشیر کی اوسکے سر پر

کہ ساحر نی راہ ہزیمت لی اور مکان مراد ریز کہ ساحر کلان تہا پہنچا وزیرزادہ نی سنبر پری
سی کہا کہ جلد یہانسی چلو رہنا اس جگہہ کا خوب نہین ہی یہہ کہکر دو نو شخص چلی اثنا راہ مین
دور سی دیکہا کہ ساحر جماعت کثیر سی آتا ہی وزیرزادہ نی اکساعت تامل کیا عقل صواب اندیش
مین آیا کہ برکت اس لوح سی حربہ کسیکا تجہہ پر کارگر نہوگا خاطر جمع رکہہ اور اضطراب کو دل مین راہ
ندی جو سحر کہ یہہ شروع کرین تو ضد اوسکی عمل مین لا فضل فتاح حقیقی سی سب دفع ہوجائیگا اور تیرا مو
تجہکو آسیب نہ پہنچیگا آخرش دو روز تک زد و خورد بیشمار و آویزش ہائی بسیار طرفین سی ہی
لیکن بقول لیکہ **مصرع** دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست * صدہا شخص انکی مقابلی مین زخم
مین واصل ہوئی اور ساحر و برادر اوسکا بہاگ کر اوستاد کی پاس گئی سنبر پری اور وزیرزادہ نی فرصت
پاکی آگی چلی دو تین منزلین طی نہ ہوئی تہین کہ ساحر مع برادر و اوستاد پہر پہنچا اور ایک جال سحر کا
وزیرزادہ پر پہینکا وزیرزادہ نی اکساعت غور کیا معلوم ہوا کہ یہہ اوستاد اوسکا ہی اور یہہ سب کارخانہ
طلسم ہاتہہ سی توڑ ڈال سب رفع ہوجاوی وزیرزادہ نی جال ہاتہہ سی توڑ دیا اور بیت سی محفوظ رہا
پہر چارون سی سحر شروع ہوئی وزیرزادہ نی کہا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالا چاہئی کہ یہہ بلا دور ہوجاوی اور
بار دیگر خطرہ باقی نرہی ایک لمحہ غور کیا جبین گذرا کہ پہلی سحر سی سبکا محاصرہ کر لیجی بعد اوسکی
ایسا دہوان پیدا کیجی کہ یہہ سب مٹ جاوین اور باقیماندہ اندہی ہوجاوین آخرش سنبر پری سی کہا اور یہہ
تدبیر عمل مین لایا فضل الہی سی فتحیاب ہوا اور دوگانہ شکرانہ جناب قادر مطلق مین ادا کیا اور بخاطر
جمع بیشتر کو روانہ ہوئی بعد طی مسافت بعید اور راہ دشوار گذار کی ایک شہر مین پہنچی دیکہا کہ
شہر نہایت دلچسپ اور دلکشا اور آبادی ہی نور بخش دل کی تماشا عمارت اور مکان اوسکی دیدنی

دلپسند و دلآویز اور حوض اور چشمہ وہانکی اچھوان سے لبریز رونق بازار اور دکاکین کی اسیکی بحسب
اور خاطر نشان تھی کہ جو مسافر تازہ وارد شہر ہوتا نام جانیکا ہرگز نہ لیتا زلف محبوبان دام مرغ جان
عشاق تہی اور حجت ابرو خوبان دلربائی مین طاق مردم شہر تونگر اور ہر ایک صاحب زر کیسہ امید ہر شخص
زر و گوہر سے مالامال تہا اور فکر تمتعات دنیوی سے ہر صغیر اور کبیر فارغ بال کوچہ و بازار وہانکی شکل
فضائی گلستان ارم اور ہوا وہانکی واسطے شگفتگی ازہار خاطر ہر مرد و زن کی مسیحا دم غرض
وزیرزادہ اوس شہر کی اسی بہار دیکھکر لوگون سے پوچھا کہ اس شہر مینو بہر کا کیا نام ہی اور بادشاہ
یہانکا کون ہی اونہون نی کہا کہ یہہ مضاف صوبہ دکن کا ہی اور نام اسکا حسن انگیز کہتی ہین اور
بادشاہ یہانکا ہمایون سیر ہی وزیرزادہ نام شہر اور شہریار کا سنکر بہت خوش ہوا ایک اور
مقام مصفا و محفوظ تلاش کرکی اوترا اور مشقت راہ سے چند روز آرام کیا اکیروز سیران
سیران طرف بازار کی چلا جاتا تہا کہ سواری بادشاہ کی بڑی عظم و شان سے نکلی وزیرزادہ بادب
موافق قاعدہ کی آداب تسلیمات بجالایا ازانجا کہ ہر وضع مقبول شریعت و ہر شکیل منظور نظر حسن
وجمال وزیرزادہ مطبوع طبع حضرت ہو لمعات جبین نغز آگین و آثار بلند زادگی وزیرزادہ کی دیکھہ کر دل میں
کہا کہ بغایت غریب یہہ کوئی شہزادہ یا وزیرزادہ ہی حکم دیا کہ اس جوانکو در دولت پر حاضر
کرو وزیرزادہ ہمراہ ملازمان سلطانکی حضور بادشاہ حاضر ہوا جب شرف مجرا ہوا فرمایا کہ
ای عزیز از کجائی و چہ نام داری وزیرزادہ نی عرض کیا کہ مسافر ہون محنت کشیدہ و مصیبت زدہ
انقلاب دوران نی مسند حشمت سے خاک نکبت پر ڈالا لیکن اب البتہ امید بہبود ہی کہ مشرف
بندگی ہو نہون بقول استاد شعر آہن کہ بپارس آشنا شد * فی الحال بصورت طلا شد * خورشید نظر جو

کرد بر سنگ * تحقیق کہ لعل بی بہا شد * بادشاہ نی حکم دیا کہ حاضر حضور رہا کرو وزیرزادہ
آداب بجا لا کر رخصت ہوا علی الصباح سی تا وقت آرام حضرت حاضر رہتا اور شرائط اطاعت
و فرمان برداری بقدر امکان و فرائی دلسوز بجا لاتا رفتہ رفتہ اعتبار اسکا مزاج بادشاہ مین اسقدر
بہم پہنچا کہ خلعت وزارت کا عنایت ہوا اور درجہ وزیر اعظم کا ملا ہر روز وزیرزادہ اسی
خیال مین رہتا تہا کہ کسیطرح تصویر ملکہ ماہرو کی لیا چاہیئی لیکن کوئی صورت اوسکی درست ہونی
نہی ایکروز خیال مین گذرا کہ سازش خواجہ سرای محل ملکہ سی غالب ہی کہ تصویر ملی روز دوم
جسوقت کہ خواجہ سرایان محلات واسطی سلام کی آئی وزیرزادہ نی خواجہ سرائی محل ملکہ ماہرو
سی کہا کہ مزاج ہمارا تمہاری خوش وضعی و اخلاق سی بہت خوش ہی کبھی کبھی سوای وقت
معمولی کی آیا کرو خواجہ سرانی عرض کیا کہ بہت بہتر چنانچہ آمد و شد خواجہ سرا کی خدمت وزیرزادہ مین زیادہ
تر ہوئی بعد چند روز وقت تخلیہ کی ایکروز کہا کہ ہم تمسی ایک کام رکھتی ہین لیکن شرط یہہ ہی
کہ سوای تمہاری اور کسیکو اطلاع نہو اوسنی اقرار کیا کہ حضور ارشاد کرین انشاء اللہ تعالی ہرگز
ہرگز اطلاع نہوگی وزیرزادہ نی بعد عہد و پیمان واثق کی کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تصویر ملکہ
ماہرو کی کسی صورت بہم پہنچی تمہاری ہی ملی تعریف اوسکی حسن و جمال کی بہت سنتی ہین اب کہ
مشرف مجرا ہین یہہ تمنا ہی کہ تصویر حاصل کیجئی خواجہ سرانی کہا کہ کچھہ امر دشوار نہین ہی
فن مصوری مین دستگاہ کامل رکہتا ہون انشاء اللہ تعالی دو ایکروز مین تصویر تیار
کرکی حاضر کرونگا بلکہ روز عید سب اہالی سرکار واسطی نذر گذرانی کی حاضر ہوتی ہین اگر
منظور ہی جمال شاہزادی بچشم خود ملاحظہ کر لیجئی قرینہ نذر کا یہہ ہی کہ ملکہ ماہرو کو مقتضای

بمقتضای حداثت سن کی ہر روز مناظر محل سی مشتغل سیر و تماشای ہو ڈہی کار رہتا ہی
اوس روز زمین آپسی بتلادونگا لیکن مین بہی امیدوار ہون کہ یہ تیرا شخص اس مقدمہ سی مطلع نہو
وزیرزادہ نی کہا کہ ہرگز کسیکو خبر نہوگی اور چند چیز تحفہ قیمتی چند ہزار کی منگاکر خواجہ سرا کو
عنایت کین خواجہ سرا روز سوم تصویر درست کرکی لایا وزیرزادہ نہایت خوش ہوا اور
تصویر ملکہ کی دیکھکر غش کرگیا اور جہمین لکہا اول نقل کو اصل سی مقابل کرلیجی بعد اوسکی تحقیق
کی تدبیر کیجی اتفاقاً جشن سی بعد چند روز کی کوئی تقریب نذر دینیکی آئی خواجہ سرا نی وزیرزادہ
بتلادیا کہ فلانی منظر مین جمال ملکہ باہر جلوہ گر ہی اسکی بعد ایک ساعت کی حسن ملکہ ملاحظہ کیا اور
بیہوش ہوا لوگون نی گلاب چہرہ کا جب وزیرزادہ ہوش مین آیا برای اخفای راز کہا کہ مجھکو یہہ
عارضہ گرمیسی اکثر ہوجاتا ہی کہ اصلا ہوش و حواس باقی نہین رہتی مین آخرش اپنی مکان پر آیا بعد
دو تین روز کی خیال ہوا کہ اب خدمت شاہزادہ مین پہنچا چاہئی لیکن بطور اینکہ مصرعہ ہم لعل بدست
آید و ہم یار نرنجد مزاج بادشاہ وقت کا بہی مکدر نہو اور اطاعت شاہزادہ مین بہی فرق نہ آنی پاوی
القصہ دیگر روز موقع دیکھکر خدمت بادشاہ مین عرض کیا کہ درینولا معلوم ہوا ہی کہ شاہزادہ فردوس آباد
کہ علم و ہنر مین یگانہ زمان ہین اور حسن و جمال مین یکتای دوران شہر دل پسند مین تشریف لایا ہی جب
سی یہہ خبر سنی ہی طبیعت غلام کی کہ طفولیت سی خدمت شاہزادہ مین رابطہ اطاعت اور محبت
کا مستحکم رکہتا ہی اشتیاق ملازمت مین بیقرار ہی عنایت سلطانی سی کہ نسبت غلام
کی زیادہ تر مسند دل رہتی ہی امیدوار ہون کہ واسطی رخصت دو مہینی کے
حکم محکم نافذ ہووی تا بفراغت تمام ملاقات کرکی پہر حاضر ہون اور

کار سرکار مین مستعد اور سرگرم رہیون بادشاہ نی ارشاد کیا کہ اگرچہ مفارقت تمہاری
مزاج اقدس پر گران ہی لیکن بپاس خاطر حکم رخصت ہوتا ہی مگر جلد تر حاضر ہونا وزیرزادہ
خدمت بادشاہ سی رخصت لیکر اور سامان سفر کا درست کرکی مع سنبری روانہ ہوا اور بعد
چند روز کی خدمت ملکزادہ مین پہنچکر حال مفصل بیان کیا اور تصویر ملکۂ ماہرو کی نذر گذرانی

چمن ششم

جب وزیرزادہ بلند ارادہ نی تحفہ تصویر حور فریب ملکۂ ماہرو کا پیچ نظر شاہزادہ ذوی الاحتشام
کی درلایا ملکزادہ دیکھتی ہی بہزار جان عاشق ہوگیا اور آتش اشتیاق کی دوبالا ہوگئی
وزیرزادہ سی کہا کہ ای یار اب تاب مفارقت نہین ہی برای خدا زود تر او سکی مقام ارم نظیر
مین پہنچا شعر سر پر سلطنت سی آستان یار بہتر ہی ✽ ہمین ظل ہما سی سایۂ دیوار بہتر ہی ✽
وزیرزادہ نی عرض کیا کہ حضور مضطرب نہون اور فضل خدا سی معشوقہ مراد کو اپنی کنار ہی
مین جلوہ فرما سمجھین انشاء اللہ تعالی کسی نوع کا تامل نہوگا غرضکہ چار روز اور بجبر وقت گذری
روز پنجم جسوقت کہ شاہ عالم افروز آفتاب نی سریر سپہر فیروزہ رنگ پر جلوس کیا
شاہزادہ اور وزیرزادہ بادشاہ سی رخصت چند روز کی لیکر مع سنبری کی
چلی اثنای راہ مین ایک درویش عیار کامل خرد سی ملاقات ہوئی ز رطلاقت اور
متانت تقریر فقیر کا محک طبیعت شاہزادہ سکندر توقیر پر کامل عیار آیا قریب
بلاکر عنایت کمال کی اور ہمہ استان روانہ ہوئی درویش منزل بمنزل
ہمراہ رہتا اور بیان حکایات عجیبہ و فسانہ ہای غریب سی اکثر طبیعت شاہزادہ والا

مرت کو محفوظ کیا کرتا ایکروز شاہزادہ نی کہا کہ شاہ صاحب کا دت عقل اور تجربہ کاری آپکی کمتر افلاطون و لقمان سی نہین ہی کچھہ ایسی تدبیر کیجی کہ ہم تکلیف اور مصائب سی محفوظ او رمصئون ہین اور کامیاب ہون صدمات چند در چند ایسی اوٹھائی ہین کہ طبیعت ہمیشہ مخوف رہتی ہی درویش نے کہا کہ اے شاہزادہ والا ہمم چار باتین چار ہزار کو بیچتا ہون اگر منظور ہو اونکو خرید کیجی اور عمل مین لائی انشاء اللہ تعالی بلا خوف و خطر منزل مقصود کو پہنچی گا اور مقصد دلی حاصل کیجی گا شاہزادہ کہ از بس والا ہمت اور بخت سعید تہا اور تہ دلسی اوس مرشد کا مرید اوسی وقت زر قطاوبہ طلب کر کی نذر فقیر کیا اور کہا کہ ارشاد کیجی فقیر نی کہا کہ اے ملکزادہ اول یہہ ہے کہ جسوقت کسی کام کیواسطی کسی طرف کو عازم ہوجی اور اگر کوئی مانع ہو ہرگز نجائی اور اگر امر ضروری ہو کچھہ دیر تامل کر کی جائی دویم یہہ ہے کہ کام آج کا کل پر ہرگز نہ اوٹہا رکھی کہ فساد عظیم پیدا ہوتا ہی سوئم یہہ کہ راز اپنا ہر شخص سی بیان نکیجی چہارم یہہ ہے کہ جو شخص حاضری و خوش آمد کری اور ہر کلام حسب رضائی سامع کہی اوسی پر حذر رہنا چاہئی شاہزادہ سنکر بہت خوش ہوا بعد کچھہ دیر کی فقیر نی ایک جانب کی راہ لی کہ واسطی ایک کام کی مجھکو ادہر جانا ضروری ہی پہر حاضر ہونگا جب فقیر راہی اوسطرف کا ہوا وزیر زادہ نی کہا کہ اے خداوندان ہاتون سی حضور کو کیا حاصل ہوا ناحق ایک مردم جنبی کی کلام پر اتنا روپیہ برباد ہوا شاہزادہ نی کہا کہ خیر کیا مضایقہ آزمانی سی حال راست و دروغ کا معلوم ہوگا

القصہ بعد مسافت بعید کی ایک شہر مین وارد ہوی اور ایک مسکن محفوظ تلاش کرکی
استقامت اختیار کی ایکروز وقت سہ پہر شاہزادہ اور وزیرزادہ زیر ایوان
شہر یار کی سیران سیران گذری ناگاہ نگاہ شاہزادی کی کہ بالائی بام رونق افزو
تھی ایک منظر سی ان غریبون پر پڑی دیکھتی ہی عاشق ہوگئی دلبر نام خواص کو حکم دیا
کہ ان جوانون کو محل مین لی آ دلبر نی پاس شاہزادہ کی جاکر آہستہ جانب شاہزادی
سی کہا کہ طبیعت ہماری واسطی ملاقات تمہاری کی ازبس مشتاق ہی اور جدائی تمہاری
دلپر شاق بیخوف وخطر تشریف لائی شاہزادہ کچھہ مخاطب ہوا اور اپنی فرودگاہ
مین آیا دلبر نی ملکہ سی جاکر کہا کہ لونڈی ان جوانونکی طلب کی واسطی گئی تھی انھون
نی کلام میرا نہ سنا اور چلی گئی ارشاد ہوا کہ تو پھر اونکی پاس جہان
کہین اوترہی ہون جا اور ہمراہ لی آ دلبر پھر تلاش کرتی ہوئی جہان
کہ یہہ دونون برگشتہ بخت بیٹھی تھی وارد ہوئی اور کان مین کہا کہ جلد
اٹھیئی اور بار یاب مجرائی ملکہ ملک قریب ہوجی شاہزادہ
نی کہا کہ کچھہ تجھی خفقان ہی یا جوش جنون کہ بی فائدہ سمع خراشی
کرتی ہی کجا ہم کجا ملکہ مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
ہم غریبون کو محلات شاہی سی کیا نسبت اور ناچیزون کو درگاہ
عالیجاہ مین مبادرت کی کیا جرات ہمکو اس تکلیف سی معاف رکھی اور اگر
مفسدہ منظور ہی اور کسی جانب کو چلی جاونگی جب کہ دلبر نی یہہ پیغام شاہزادہ

کا گوشت گداز املکہ جو رلقا کیا چین بجبین ہو کر دلہین کہا کہ خیر اگر اونہون نی میرا کہا نہین مانا
ہی سزا بہی ایسی پاوینگی کہ تمام عمر کو یاد کرینگی الغرض پیش پدر کہ نام اوسکا جہانگیر تہا
گئی اور کہا کہ آج عجب اتفاق ہوا کہ دو جوان مسافر نی گستاخانہ کلمات تعشق نسبت
لونڈیکی ازراہ تمرد ایسی کہی اور مرتکب بی ادبی اسطرح پر ہوئی کہ لونڈی نی بی اختیار
چاہا تہا کہ ان مردون کو سزا قرار واقعی کرون اور کیفر کردار کو پہنچاون لیکن
بدون اطلاع حضرت کی نامناسب جانا اور تامل کیا امیدوار ہون کہ تدارک اسکا
ہو جاوی مزاج بادشاہ یہہ کلام سنکر کمال برہم ہوا اور وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ جہان
کہین وہ دو نوجوان ہوویں طلب کر کی حاضر حضور کرو بعد چند ساعت کی دو نوجوان
برگشتہ گرفتار ہو کر بار یاب مجرا ہوئی حکم ہوا کہ قید کرو شاہزادہ اور وزیرزادہ بیگناہ محبس
مین قید ہوئی اور بلای ناگہانی مین ماخوذ ایکروز شاہزادی نی دلبر کو پہر بہیجا اور کہا کہ اب
میرا کہنا قبول کرو نہین تو اسی بہی زیادہ مصیبت اوٹہاؤگی شاہزادہ نی کہا کہ ہرچہ بادا باد
مجال انسانی ہو سکی کب مٹی جو تقدیر کی نشانی + دبیر قدرت نی جو لکہا ہی وہ
بات آخر کو پیش آئی + گلون پہ گلشن کی اسقدر تو غرور مت کر نہ پہول بلبل + یہہ چند روز
کا مہمان ہی نگار و نقش جہان فانی :: مختصر کہ دلبر نی جواب صاف شاہزادہ کا ملکہ سی بیان
کیا شاہزادی نہایت تنگ ہوئی اور بادشاہ سی جا کر کہا کہ واسطی قتل ان مردونکی حکم نافذ
ہووی کہ حرکات ناشایستہ سی باز نہین آتی ہین اور زیادہ تر اوپر بدنامی کنیز کی آمادہ ہین
جب تک کہ قتل نہونگی رفع شر نہوگا بادشاہ نامنصف نی بار عام مین آکر بلا ثبوت قصور

واسطی قتل ان جوانونکی حکم دیا اور سپاہیان محبس انکو طرف مقتل کی لیچلی اثناء راہ
مین ایک شخص نی کہا کہ ای جوانون تمسی ایسا کیا قصور سرزد ہوا ہی کہ جسکی عوض ایسی بلا
مین مبتلا ہوا اور صورت تمہاری سی ظہور کسی قصور کا سمجھہ نہین پڑتا ہی وزیرزادی نے کہا
کہ حکم حاکم اور مرگ مفاجات کسیکو گریز نہین ہی شاہزادہ نی کہا کہ اندک تامل کرکی تشریح حال
کرنا ضرور ہی کہ مقولۂ فقیر یہی ہی کہ جسوقت کسی جگہہ جاوی اور کوئی مانع اور سدراہ ہو تامل
کرجاوی شاید کوئی صورت بہبود نکلی اور اوس جوان پوچھنی والی سی شرح احوال شروع کی اتنی مین وہان
وزیر نی پیش بادشاہ عرض کی کہ ای قبلۂ عالم یہہ جوان علت خون ناحق قتل ہوتی ہین یا کسی اور گناہ سی
بادشاہ نی حال مفصل جو زبانی شاہزادہ کی سنا تہا ارشاد کیا وزیر نی کہا کہ اگر جان بخشی ہو
تو غلام عرض کری حکم ہوا کہ بیان کرو عرض کیا کہ اول مناسب یہہ ہی کہ حضور و بکاری مقیدون
کی اپنی حضور کرین اور حق و باطل مین امتیاز فرماوین بعد اوسکی جو مناسب ہو عمل مین لاوین جسوقت
یہہ بیچاری قتل ہو گئی اوسوقت زندہ کرنا اختیار سی باہر ہو گا شعر کہ سہل است لعل بدخشان
شکست ۞ شکستہ نباید دگر بار بست ۞ و بعقل ناقص غلام کی یہہ امر محض افترا سی ان
سی یہہ جرأت اور بیباکی معلوم نہین ہوتی ہی بلکہ اگر ملکہ کی خواصون کو طلب کرکی بہت تدبیر سی
حال کیجئی سب حال مفصل دریافت ہو جاوی بادشاہ نی اس بات کو بہت پسند کیا
سب خواصونکو بلا کر پوچھا کہ اگر حفظ جان اور آبرو کی چاہتی ہو حال ملکہ کا مفصل بیان کرو
سبہون نی جواب دیا کہ کنیزون کو کچھہ حال معلوم نہین مگر دلبر کہ حال سی آگاہ تہی صورت
تصویر خاموش ہو رہی بادشاہ نی کہا کہ تو کیون خاموش ہی دلبر مانند بید لرزان ہو گئی

حضرت نی ارشاد کیا کہ سچ کہہ نہین تو زندہ زیر زمین دفن کر دونگا دلبر نی خوف جان سی
سراسیمہ ہوکر حال مفصل کہدیا بادشاہ خاموش ہو رہا اور وزیر کی رای پر تحسین و آفرین
کی اور دو نوجوانونکو طلب فرمایا یہہ شاہزادہ اور وزیرزادہ وس جوانسی تشریح حال اپنی
کی کر رہی تہی کہ یہہ مرد پہنچا جب حاضر خدمت شاہ ہوئی بادشاہ نی خلعت دیا اور کہا
کہ تم سب حال اپنا بیان کرو شاہزادہ نی حال مفصل عرض کیا اور کہا کہ قصور کسیکا نہین فقط
گردش ایام ہی آخرش بادشاہ نی معذرت چاہی اور زر و نعمت دیکر رخصت کیا شاہزادہ
نی وہانسی اکر وزیرزادہ سی کہا کہ ایک بات فقیر کی امتحان مین آئی یعنی اوسنی کہا تہا
کہ جسوقت کسی طرف کو جاوی اور راہ مین کوئی مانع ہو ضرور ٹہر جاوی سو ہم جب کہنی
اوسکی جو نکلی راہ مین تامل کیا ہنوز کیفیت اپنی بیان نہین کر چکی تہی کہ حکم سرکا
واسطی حاضر ہونی کی پہنچا غالب ہی کہ کسی بات مین اوسکی فرق نہو صرف ہمار ایجا
[illegible] آخر اگی کو کام سنج ہوئی راہ مین ایک شخص نہرن بلباس شرفا خدمت شاہزادہ
مین پہنچا اور کہا کہ جبین انور سی آثار امیرزادگی پیدا ہین اور آپکی اوضاع پسندیدہ سی طریقہ
اہل حشم ہویدا اسوقت کہ غلام نی جمال حضور معاینہ کیا بی اختیار طبیعت نی چاہا کہ جلد
خاکپای مبارک کو کحل البصر دیدۂ آرزو کا کر ایک مدت سی ایسی فرخندہ بخت عالی ہمت کی
تلاش مین تہا سو عنایت کارساز مطلق سی حاصل ہوا امیدوار ہون کہ حضور اپنا حال ارشاد
کرین کہ آپ کہان جاوینگی اور مجہکو غلام درم ناخریدہ سمجہہ کر ہمراہ لی چلین تمنا
یہی ہی کہ اب اس حیات مستعار کو قدمون کی نیچی بسر کرون شاہزادہ نی

حال مفصل بیان کیا جوان نی کہا کہ غلام کا ہونا ایسی جگہہ بہت ضرور ہی خدا چاہی گا۔
تو حق خدمت ادا کرونگا شاہزادہ نی کہا کہ بہت بہتر تم بہی ہمراہ چلو اوسنی بہت سی
دعا دی اور ہمراہ ہوا شب کو وزیرزادہ نی علیحدہ شاہزادہ سی کہا کہ اس غیر کف
کا ساتہہ لی آنا عقل ناقص غلام مین نامناسب کمال ہی اور بجز پشیمانی آیندہ
کچہہ حاصل نہوگا صلاح دولت یہہ ہی کہ اس شخص کو یہان سی دفع کیجی مروت شاہزادہ
کی مقتضی نہوئی کہ ایک شخص کو بکمال شفقت سی ہمراہ لی آی اور راہ مین جواب دیجی لیکن
بقولیکہ کارساز مطلق جسکو تکلیف دیا چاہتا ہی عقل مین اوسکی پہلی ہی تخلل پیدا کرتا
ہی شاہزادہ دلمین سمجہا کہ وزیرزادہ ازراہ نفسانیت یہہ کہتا ہی یہہ کہان ایسا فرمان
بردار اور بی عذر ہی کہ اگر تلاش کیجی بہم نہ پہنچی القصہ وزیرزادہ اسکی دفع کرنی
کی واسطی کہتا تہا اور شاہزادہ کی خیال مین نہ آیا چند روز منزلین طی ہوئین اور
جوان قابو جوتی فرصت نہ پائی ایکروز وقت شب کہ فوج نوم نی ان مسافران غریب
الوطن پر دوڑ ماری جوان دزد نی فرصت پاکر مال و متاع شاہزادہ کا لیکر
صبح کو جب بیدار ہوئی معلوم ہوا کہ جوان نو ملازم غایب ہی اور اسباب ظاہری
نہین پہر وزیرزادہ نی عرض کیا کہ غلام کا کہنا حضور نی مقرون اجابت نفرمایا
پیش آیا شاہزادہ کمال نادم ہوا اور کہا کہ ای وزیر تو سچ کہتا تہا اور حقیقت مین
بڑی غلطی کی اور اوس فقیر کی نصیحت باتون کی خلاف کیا سو ہی آگی آیا یعنی
کہا تہا کہ جو تملق و خوشامد بی اندازہ کری اوسکی پر حذر رہنا چاہیی اور

راز اپنا کسی سی افشا نکیجئی اور کار امروز کا ملتوی بہ فردا نرکہیئی کہ موجب فساد عظیم
ہی سو سب باتین ظہور مین آئین کہ اس ہر دو کی خوشامد اور دغل خیال مین نہ آئی اور بلا
تامل راز بہی اپنا کہدیا اور علاوہ برین کہتا تمہارا واسطی دفع کرنی اسکی کی نمانا اور
کار امروز کا ملتوی بر فردا رکہا لیکن بجا ہی کہ مشیت ایزدی مین کسیکو دخل نہین
ہی جو پیشانی مین لکہا ہی وہ بات آخر پیش آنی ہی وزیرزادہ نی کہا کہ خیر حضور
نی ہزارہا روپیہ خیرات کر دئی اور لاکہون دی ڈالی ازانجملہ اسکو بہی خیال فرمائی
اور تاسف نکیجئی شاہزادہ نی کہا کہ دیکہہ تو وہ لوح سنگی ہی یا وہ بہی اوسکی تصرف مین
آئی وزیرزادہ نی کہا کہ لوح کو غلام ہمیشہ بازو پر رکہتا ہی آخرش وہانسی روانہ ہوئی بعد چند روز کی شہر ملکۂ ماہرو مین پہنچی

چمن ہشتم

جب شاہزادہ اور وزیرزادہ برگشتہ بخت کی ایام ناکامی بسر ہوئی اور نجم سعادت نی
ترقی کی قریب ملک ملکۂ ماہرو کی پہنچی وزیرزادہ نی ایک آدمی تلاش کر کی اپنی توابعین
کی پاس کہ عہدۂ وزارت مین مقرر کر کی چہوڑ گیا تہا بہیجا اور لکہہ دیا کہ جلوس سواری مہیا
کر کی اپنی ہمراہ حاضر کرو توابعین حسب الحکم آقا جلوس یکجا کر کی حاضر ہوئی اور وزیرزادہ اور
شاہزادہ او رسبز بریکو بآئین شایستہ و تزک و احتشام داخل شہر کیا وزیرزادہ نی مکان پر پہنچکر
کچہہ اسباب قابل پیشکش کی بازار سی منگوایا اور کشتیان تیار کین بعد اوسکی پوشاک
پرتکلف قامت بازیب پر درست کر کی ملازمت حضرت حاصل کی اور پیشکش گذرانی
حضرت بہت خوش ہوئی اور بکمال شفقت سی حال سفر پوچہتی رہی وزیرزادہ نی

دکھلایا شاگرد نے کہا کہ طالب مطلوب کو بلاشک پہنچتا ہے اور بعد رنج کی راحت ضرور ہوتی
اگر گردش آسمانی سے انسان مبتلائے رنج اور ملال ہوا اور بعد ازان سب دفع ہوگیا الغرض
کوئی بھی ہمیشہ قائم نہین رہتی مگر صبر شرط ہے شعر دالی کہ برنگین سلیمان چہ نقش بود ٭ خطی بزر
نوشتہ کہ این نیز بگذرد ٭ بادشاہ ہمایون سیرت نے اتنی صعوبات اوٹھائی کہ مجسم تکلیفات
ہوگیا لیکن جو صابر اور شاکر تھا عنایت الٰہی سے سب رنج زائل ہوا اور مقصد دلی حاصل ٭
شاہزادے نے پوچھا کہ ہمایون سیرت کون شخص تھا اوسکی حکایت راویان اخبار نے یون لکھا ہے کہ زمانہ
سلف مین ایک بادشاہ تھا فرخندہ بخت حمیدہ خصال عادل زمان بحر نوال جود و کرم کی
وجود مبارک اوسکی سے رواج پایا اور گلزار عدل و انصاف کا اوسکی آبیاری جہد و سعی
تازہ اور سرسبز ہوا از بسکہ عادات اوسکی بہت دلپسند تھے ہمایون سیرت کہتے تھے
ہمایون سیرت کہتے تھے اپنے شہر مین چند نواخانہ طیار کئے تھے اور حکم عام دیا تھا کہ ہر
مسافر صادر و وارد اور ساکنان شہر سے جسکو کسی چیز کی احتیاج ہوا اور سوال
بلاتامل دیا کرو خبردار سوال کسیکا رد نہو ایک فقیر صاحبدل وارد ہوئے لوگون نے انکی
خدمت ادا کی اور حال خوش نیتی اور فیاضی حضرت کا بیان کیا فقیر ہمت اور سخاوت
بادشاہ سے بہت خوش ہوا اور کہا کہ ہم ملاقات کیا چاہتے ہین کیونکہ ایسے شخص سے
ملاقات کرنا بہت ضروری ہے کاربردازون نے حضرت کو اطلاع کی حکم ہوا کہ لے آئین درویش
نے ملاقات کرکے بہت تعریف کی اور کہا کہ آپکا حال سنکر طبیعت کو کمال سرور ہوا اب تمنا
یہ ہے کہ چند روز یہان ٹھہرون اور آپکی صحبت سے حظ وافر اوٹھاؤن بادشاہ نے پسند

کیا اور ایک مکان علیحدہ تجویز کرکی حکم دیا کہ جمیع سامان ضروری واسطی شاہ صاحب کے
صبح سی حاضر ہوا کری درویش صاحبدل بعد فراغ اپنی ورد و وظائف و عبادت معہود کی
اکثر بادشاہ کی پاس تشریف لاتا اور نصایح و اندرز بیان کرتا ایکروز حضرت نی پوچہا کہ
شاہ صاحب آپکا کیا سن ہوگا بیان کیا کہ چار سی برس کا بادشاہ نی کہا کہ آپکی چہرہ سی یہہ
نہین ثابت ہی بلکہ پچیس برس سے زیادہ کا یقین نہین ہوتا ہی شاہ صاحب نی کہا کہ یہہ بہی درست ہے
اور حال مفصل یون ہی کہ عرصہ قریب ایکسال کی گذرتا ہی کہ جسم میرا بسبب کبرسنی کی نہال
ضعیف ہوگیا تہا اور شرائط عبادت کی بخوبی ادا نہین ہوسکتی تہی دلمین آیا کہ اسکو تبدیل
کیا چاہئی آخرش جنگل سی شہر مین آیا بعد دو چار روز کی ایک جگہہ دیکہا کہ ایک شخص جوان
نی کہ سن اوسکا قریب پچیس برس کی ہوگا جہان فانی کو پدرود کیا ہی اور اعزہ و اقارب اوسکی
[illegible] مین وہان جاکر ایک کناری لیٹ گیا اور علم تناسخ سی اپنی جان کو کہینچکر اوسکی
قالب مین لی آیا اور اوٹہہ بیٹہا سب لوگ بہت خوش ہوئی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ وہ
فقیر گیا مینی کہا کہ اب اسکی شکرانہ مین اس فقیر کی تکفین و تدفین کر دینا بہت مناسب
ہی اعزہ و اقارب نی بخوبی اوسی فراغت کی جب مینی دیکہا کہ قالب اولین بہی بجا جب
مناسب دفن ہوگیا اسطرفکو چلا آیا لوگون نی بہت سا روکا اور مانع ہوئی کہا کسیکا نمانا بانین
لحاظ کہ درحقیقت عمر پچیس برس کی ہی سماعون حیرت لی کہا کہ حضرت مین امیدوار ہون کہ یہہ
علم مجہکو سکہلا دیجی اول فقیر نی کہا کہ تمہاری کس کام کا لیکن جب بادشاہ نی اصرار زیادہ کیا
قبول فرمایا اور چند روز مین سکہلایا بعد اوسکی کسیطرف کو عازم ہوئی سندہ شدہ یہہ خبر

مشہور ہوی ایک فقیر عیار نی کہ اس علم سی باہر تہا اپنی جیمین تجویز کیا کہ بادشاہ سی چلکر اسکا
امتحان کیجی اور جسوقت وہ کسیکی قالب مین آجاوی اور قالب اوسکا خالی ہوی آپ اوسمین
آجای اور سلطنت کیجی آخرش یہہ تجویز کرکی شہر مین پہنچا اور ایک طوطی مردہ تلاش کرکی جہولی
مین کہ حضرت کی پاس آیا حضرت بہت اخلاق سی پیش آئی اور کہا کہ جس چیز کا ارشاد ہو
حاضر کرون فقیر نی کہا کہ زر و نعمت مجھکو نہین چاہئی ایک بات کا امیدوار ہون اگر عہدہ واثق
کیجی تو بیان کرون بادشاہ نی کہا کہ حتی المقدور ہرگز دریغ نہو گا آپ ارشاد کیجی فقیر نی جب
عہد مستحکم کرلیا بیان کیا کہ علم نقل روح مجھکو بہی سکہلا دیجی بادشاہ نی کہا کہ اور جو سامان
موجود ہین جو فرمائی سو حاضر کرون مگر اس بات مین مجھکو دخل نہین ہی کسی نی آپ سی خلاف
عرض کیا اہل دنیا کو اس امر سی کیا نسبت فقیر مین اگر ہو تو البتہ قریب القیاس ہی درویش نی
بہت اصرار کیا اور کہا کہ یہہ رسم اہل کرم کی نہین ہی کہ سایل کو محروم اپنی در دولت سی
پہیرین اور ارباب ہمت کو کسی شی کی دینی مین تامل نہین ہوتا ہی نہ کہ ایک بات
بخشنی مین لہذا امیدوار ہون کہ اسکی عنایت کرنی مین توقف نکیجی اور آپ
جود و کرم کی ہاتہہ سی ندیجی شعر اقبال کرم میگزد ارباب ہمم را * ہمت نخورد نیشتر
لا و نعم را بادشاہ کہ اول اوسکی باتون سی نرم ہوگیا اور کہا کہ اگرچہ یہہ بات قابل اظہار
نہین ہی لیکن آپکی اصرار سی مجبور ہون خیر کل تشریف لائی روز دوم جب فقیر نی آکر
حاصل کی بادشاہ درویش کو ایک مکان مین علیحدہ لی گیا اور دروازونکو مقفل کیا
بعد اوسکی فرمایا کہ مگر ایک قالب بیجان بہی چاہئی درویش نی اپنی جہولی سی طوطی

مردہ نکالی بادشاہ اپنی روح کو کہینچکر قالب طوطی مین لی آیا فقیر کہ اس علم سی ماہر تہا دفعتا
اپنی روح کو قالب بادشاہ مین لایا اور طوطی کی پکڑنی کیواسطی دوڑا بادشاہ طوطی نما ترسان
ولرزان وہانسی اوڑا اور جناب حافظ حقیقی سی امان مانگی ازانجاکہ ذات [illegible] برکات جناب قادر
مطلق کی چارہ ساز بیچارکان ہی دفعتا طاقت اوسکی جسم مین اگئی اور پرواز کرکی نکل
گیا بادشاہ نقلی نی بسرعت تمام قفل کہولکر لوگونسی ارشاد کیا کہ جتنی طوطیان بہم پہچین گرفتار
کرکی حاضر کرو اور یہہ منادی کرو کہ جو کوئی طوطی لی آوی فی طوطی ایک روپیہ اوسکو
ملیگا اور لاش فقیر کی اندر مکان کی دفن کروادی ہر روز جو طوطی گرفتار ہوکر اتین ایک
کڑاہ مین بہنوا ڈالتا تمام شہر مین مشہور ہوا کہ بادشاہ ایسا کریم اور رحیم تہا نہین معلوم
کس وجہ سی ایسا ظالم ہوگیا اب قلم حال بادشاہ طوطی نما کا لکہتا ہی
کہ یہان سی ترسان ولرزان اور بدحواس اوڑا اور عہد کیا کہ اج جہان تک اوڑا
جاوی وہان تک یہانسی چلی آخرش اوڑتی اوڑتی ایک جنگل مین پہنچا اپنی نادانی اور
مصیبت پر زار زار روتا اور ہر دم جناب احدیت مین دعا مانگتا بعد اوسکی جب
دیکہا کہ گذر آدمی کا بہی اس جنگل مین کم ہی قیام کیا چند روز بدلجمعی تمام کچہہ ادہر
اودہر سی بہم پہنچا کر کہاتا جب ضعف ونقاہت دفع ہوگیا ارادہ کیا کہ اور کہین چلا
جائیے پرواز کی جاتی جاتی ایک باغ مین پہنچا دیکہا کہ میوہ رنگ برنگ ہر چہار طرف مہیا
ہین اور نہرین دلکش ہر جانب کو روان کچہہ میوہ کہایا اور پانی نوش کیا اور نعمت غیر
مترقبہ سمجہکر ایک درخت پر ٹہرا اتنی خیال مین آیا کہ گرد باغ کی دیکہہ لیجی اگر آبادی سی دور

ہو تو چند روز یہان بہی قیام کیجی کہ جائی دلچسپ اور دلپسند ہی اطراف و جوانب مین
اوسکی جو نگاہ کی معلوم ہوا کہ مابین آبادی کی ہی ناچار وہانسی بہی اوڑا اور ایک باغ مین
کہ بیچ جنگل کی تہا ایک درخت پر استقامت قبول کی ہر صبح کو صفیر سنج نغمۂ یاد الٰہی رہتا
اور شام کو شامت اعمال اپنی پر روتا اسمین چرخ شعبدہ باز نی اور ایک بازی تازہ
دکہلائی یعنی بادشاہ نقلی نی جب دیکہا کہ اب طوطیان بہت کم آتین ہین اور آج تک
کسی صیاد نی طوطی گویا نہین حاضر کی ایسا نہو کہ بادشاہ زندہ ہووی اس باعث سی فی
طوطی ایک اشرفی مقرر کردی صیاد اور دور دور سی طوطی لانی لگی چنانچہ ایک صیاد
خانہ برباد وہان بہی بطمع لفسانی پہنچا اور رات کو ایک درخت پر رہا جب بادشاہ
طوطی نما یاد الٰہی مین مترنم ہوا صیاد نی کہینچا مارا اور گرفتار کیا بادشاہ کمال اسیر ہوا اسمین
اور درگاہ الٰہی مین نالہ و زاری کرنی لگا کہ ای کارساز بندہ نواز مینی ایسا کون
قصور کیا تہا کہ جسکی عوض مین اس بلیات مین مبتلا رہتا ہون آخرش صیاد نی
اس طوطی کو جہولی مین کیا بادشاہ طوطی نما بولا کہ ای صیاد خجستہ نہاد مجہہ کو نا حق
کو جو تمنی گرفتار کیا ہی امیدوار ہون کہ بدست قاتل ستمگار کی فروخت نکرنا اور
انشاء اللہ تعالیٰ جو کچہہ وہ دیتا ہوگا مین اوسکی عوض المضاعف کسی اور سے
دلوا دونگا صیاد ادہر اودہر دیکہہ کر مخوف ہوا کہ یہہ کون کلام کرتا ہی طوطی
نی جہولی سی جواب دیا کہ کچہہ خوف نکہا مین طوطی ہون صیاد طوطی کی تکلم سے
بہت خوش ہوا اور کہا کہ خاطر جمع رکہہ حتی المقدور تجہکو بچا دونگا مختصر کہ صیاد طوطی

کو اپنی گھر لایا زن صیاد نی جو خوش بیانی طوطی کی سنی بہت خوش ہوئی اور کہا کہ
اسکو ہرگز نہ فروخت کرنا خدا رزاق ہی اور کوئی صورت اسکی عوض مین نکالی گا
طوطی کو ایک پنجرہ مین کرکی اندر کوٹھری کی رکھا بادشاہ طوطی نما کلمات لطایف اور قصص
رنگین سنایا کرتا اور طبیعت زوجہ صیاد کو محظوظ رکھتا قضا رکردگار ایک روز ایک دختر مہاجن
نی کہ مع چند مستورات پرستش کیو اسطی جاتی تھی مکان صیاد سی کہ گذرگاہ پر واقع تھا
آواز شیرین سنی از انجا کہ عنفوان شباب مین تلاش ایسی باتونکی بہت ہوتی ہی دل
اور جان سی مشتاق ہوئی کہ یہہ آواز کسکی ہی عورتون نی کہا چلو اسکی اندر دیکھہ لو
مستورات کو مستورات سی کیا پردہ ہی اندر جوگی کیا دیکھتی ہی کہ ایک پنجرہ
مین طوطی باتین کررہی ہی دختر مہاجن ہزار جان عاشق ہوگی اور زن صیاد
سی کہا کہ یہہ طوطی مجھکو دی اور اسکی عوض مین جو طلب کرین تمکو حوالہ کرون زن
صیاد نی کہا کہ مین طوطی کو نہین بیچتی ہون اوسنی کہا کہ حکم عام ہی کہ کوئی طوطی اپنی گھر
نرکھی اور تونی چھپا کر رکھی ہی اگر میری ہاتھہ نہ بیچی گی تمکو بہی بڑی خرابی نصیب ہوگی
اور طوطی بہی مفت جائگی طوطی نی زن صیاد سی کہا کہ بہتر یہی ہی کہ مجھکو فروخت کر
اور قیمت خاطر خواہ لیلی نہین تو حقیقت مین بڑی قباحت ہی مین جہان ہیسی
جاونگی اور تو گھر بار سی زن صیاد نی مخوف ہوکر کہا کہ اچھا پانچ اشرفیان اسکی
قیمت لونگی دختر مہاجن نی بلا تکرار حوالہ کین اور طوطی کو خفیہ اپنی گھر لائی بادشاہ
نی کلمات رنگین سنی ایسا دختر کو راضی کیا کہ شبانہ روز اوسی سی مخاطب رہتی

ایکروز دختر مہاجن نی پوچہا کہ ای طوطی تو اپنا احوال مفصل بیان کر یہہ فراست اور دانائی طیور مین ہونا دور از عقل ہی بادشاہ نی کہا اگر افشاء راز نہو تو البتہ بیان کرون دختر نی قسم کہائی کہ ہرگز ہرگز مین کسی سی نہ کہونگی اوسوقت بادشاہ نی حال مفصل بیان کیا اور کہا کہ تم خود لحاظ کرو کہ مزاج بادشاہ مین نسبت سابق کی کتنا فرق ہی یا شبانہ روز ہنگامہ عدل اور داد کا گرم رہتا تہا یا برعکس اوسکی ظلم اور ستم جاری ہی دختر نی بڑا افسوس کیا اور کہا کہ اضطراب نکیجی خدا مسبب مطلق ہی بعد چند عرصہ کی کہ دختر مہاجن ایکروز اپنی بام پر موجود تہی سواری بادشاہ کی نکلی اور نظر حضرت کی جمال دختر پر پڑی دیکہتی ہی عاشق ہوگیا حکم دیا کہ اسکو داخل محل کرو کارپرداز موافق حکم کی بجالائی دختر نی ایک پٹاری مین قفس طوطی بند کرکی اپنی میانہ سواری مین رکہا اور ایک شارک جو آگی سی اوسکی گہر مین تہی سو بہی لی لی اور عزم کیا کہ جب کہ بادشاہ نقلی متقاضی مباشرۃ ہوگا اس شارک کو پہچان کر کی کہونگی کہ اسکو جلادو بعد اوسکی جو کہئی اوسمین حاضر ہون اور نہین تو مجہکو بہی مار ڈالی آخرش دختر مہاجن داخل محل بادشاہ ہوی او مکان علیحدہ مین حسب الحکم حضرت کی سکونت اختیار کی وقت شب بادشاہ اوسی مکان مین تشریف لائی اور آتی ہی متقاضی مباشرت ہوئی دختر نی شارک کو کہ گلا اوسکا پہلی مروڑ چکی تہی لیکر آئی بادشاہ نی اوس نعش شارک کو اوسکی ہاتہہ سی لیکر پہینک دیا جیہہ مین نی مین پر گری نیم جان سی بیجان ہوگی دختر مہاجن نی گریہ و زاری شروع کی کہ مدت سی مینی اس شارک کی پرورش کی اور نہایت اسکو عزیز رکہتی تہی بادشاہ نی

کہا کہ ابتو وہ بیجان ہو گئی کل جتنی طلب کرو گی منگا دیونگی اوسنی جواب دیا کہ یہہ ہرگز نہوگا
اسکو ایکساعت کیواسطی زندہ کر دیجیی تا مین اپنی انکہہ سی اسکو دیکہہ لون اور حسرت دیدار کی دل
سی نکال ڈالون بادشاہ نی کہا کہ آدمی بہی کسیکو زندہ کر سکتا ہی دختر مہاجن نی کہا
کہ ایک عالم مین مشہور ہی کہ آپ اس علم مین کمال دستگاہ رکہتی ہین آخرش بادشاہ نی
ہر چند سمجہایا دختر مہاجن نی نہ مانا اور گریہ و زاری موقوف نکی ازبسکہ غلیان شہوت
مردان طریقت کو راہ راست سی منحرف کر دیتی ہی بادشاہ نقلی سی بجز اقبال کی کچہہ
نہوسکا اور ادہر اودہر دیکہہ کر پلنگ پر لیٹ گیا اور کہا کہ خیر ایک ساعت کیواسطی
یہہ زندہ ہو جائیگا جب اسنی اپنی روح کو کہینچکر قالب شارک مین کیا بادشاہ ہمایون
سیرت اپنی روح کو اپنی قالب مین لی آیا اور اوٹہہ بیٹہا اور شارک کو ایک پنجرہ مین
بند کر کی حوالہ ملازمان کی کیا اور دل و جان سی مرہون منت دختر مہاجن کا ہوا اور کہا
منظور ہو سو کہو کہ مین جی سی حاضر ہون قصہ مختصر اوسکو افسر محلات کیا
اور ہر روز مرتبہ اوسکا زیادہ کرنا روز دوم سب وزیرون کو بلا کر حال مفصل بیان
کیا اور کہا کہ بدستور سابق جمیع قواعد عدل اور سخاوت کی جاری کرو ای شاہزادہ والا
مرتبت اضطراب اور اضطرار کو دل مین راہ ندیجی کہ بعد رنج کی راحت ضروری ہی شعر در پس
ہر گریہ آخر خندہ ایست + مرد آخربین مبارک بندہ ایست + کارساز مطلق
کہ مقلب القلوب ہی و تاثیر بخش جذبۂ باطن ہی جب کسی بندۂ ناکام کو اپنی
عنایت سی کامیاب کیا چاہتا ہی کوئی باعث تازہ پیدا کرتا ہی وہ یہہ ہی کہ خواجہ بہرا

محل ملکہ ماہرو نے کہ اکثر پاس وزیرزادہ کے آیا کرتا تہا اور علم تصویر مین علم یکتائی کا
بلند کرتا تصویر شاہزادہ کی طیار کرکے عزم رکہتا تہا کہ شاہزادہ کو صفت مصوری اپنی
دکہلاوے فی ہمین ارادہ تصویر ملکزادہ کی لیکر چلا اس عرصہ مین ملکہ ماہرو نے یاد کیا او
خواجہ سرا سے مراجعت کرکے نزد ملکہ حاضر ہوا ملکہ نے پوچہا کہ یہہ کاغذ تمہارے ہاتہہ مین کیا ہے
خواجہ سرا نے پیش کیا جیونہین نظر ملکہ ماہرو کی تصویر شاہزادہ پر پڑی بیساختہ ہزار جان عاشق
ہوگئی اور کہا ع عشق آمد و گردفتنہ برجانم ریخت + عقلم شد و صبر رفت و طاقت بگریخت
+ یہہ کہا اور بیہوش ہوئی بعد کچہہ دیر کے جب ہوش آیا خواجہ سرا سے پوچہا کہ سچ بتلا
کہ یہہ تصویر کسکی ہے خواجہ سرا نے کہا کہ یہہ تصویر شاہزادہ فردوس آباد کی ہے اور وہ پاس
وزیر اعظم کے تشریف رکہتے ہین اور بارگاہ حضرت مین بہی اکثر تشریف لاتے ہین ملکہ نے
کہا کہ اگر شادی اپنی اسکے ساتہہ ہوویگی تو البتہ زیست رہیگی نہین مین اپکو خود ہلاک
کرونگی اور خرمن ہستی کو جلاؤنگی اور اوس روز سے مغموم اور ملول رہتی شدہ شدہ یہہ بات
حضرت تک پہنچی اور حضرت نے اپنے جیمین تجویز کیا تہا کہ شاہزادہ فردوس آباد عجیب الطرفین
ہے اور علم و ہنر مین بہی بہت لائق شادی دختر کی اسکے ساتہہ ہونا بہت انسب
اور اولے ہے ایسا شخص اور دستیاب نہوگا جسوقت کہ یہہ معلوم ہوا
وزیرزادہ کو بلاکر اس امر کی صلاح کی یہہ کہ وکیل مطلق تہا اشہب تقریر کو
میدان بیان مین اسطرح پر جولان دیا کہ مزاج حضرت مین کسیطرح کا پیس و
پیش اور شک و شبہہ باقی نہین رہا حضرت نے محل کے اندر اطلاع اس امر کی

اُکی معرفت وزیرزادہ کی پیغام شادی کا دیا شاہزادہ کہ شبانہ روز اس تمنا مین رہتا تہا
مژدہ جان نواز کو سنکر کمال خوش ہوا اور کہا کہ شکر الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست
آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید ❊ وزیرزادہ سی فرمایا عرض کرو کہ بندگان فرمان بردار
کو فرمان والا سی کیا عذر ہی ❊ فرمان بر نسبت رسم و آئین ما را ❊ در گلشن ما گل نافرمان
نیست ❊ لب کلام زمان سعید و آوان حمید مین ساعت شادی کی مقرر ہوئی
اور حضرت نی وزیرزادہ کو واسطی طیاری برات شاہزادہ کی حکم دیا کہ اور وزیران
دیگر کو واسطی اپنی طرف کی معین کیا تمام شہر مین منادی کی کہ ہر وضیع اور شریف
اپنی اپنی گہر مین خوشی کرین اور جو احتیاج ہو سو ہم سی لیجاوین اور تمام شہر کی آرائش
بخوبی ہوئی کوچہ اور برزن تکلف تیاری سی باقی نرہی مکان بادشاہی محفل عجیب اور
مجلس غریب سی رونق افروز ہوئی اور مغنیان خوش الحان نی نغمہ داؤدی شور و غوغا
کی بالا کو لی رامشگران حور لقا سی غم و رنج زمانہ کا پامال ہوا اور دامن احتیاج ہر محتاج
اور مفلوک کا دُر فشانی اور زر ریزی حضرت سی مالامال زر اور مال خانہ بخانہ صدائے
خوشی کی بلند ہوئی اور شاخ مراد صغیر اور کبیر کی نوباوہ حصول دلپسند سی برومند
بذل انعامات سی ہر غریب اور مسکین کو استغنا حاصل ہوا اور ہر فقرا اور گدا زر و گوہر
سی باآسودگی متواصل ہر خورد و بزرگ نغمہ تہنیت اور مبارکباد سی ہر دم تر زبان اور
فلاکت سی مانند ظلمت شب نور خورشید سی خراب اور گریزان ❊ لمؤلفہ ❊ مٹ گیا
رنج و الم کا دل عالم سی خلل ❊ عیش و عشرت نی کیا اکی زمانہ مین عمل ❊ تاخن جو د

گرم حضرت والا سی ہوئی ؛ حل خلائق کی جو تہی عقدۂ مالاینحل ؛ ہر طرف جوش و طرب
دلمین ہر ایک کسکی سرور ؛ ہر جگہہ ذکر خوشی از کرم عز و جل ؛ الغرض جسوقت قاضی فلک نی
ساتہہ نولی جمال آسمانکی خانۂ برج مین ہم بغل ہو کر اہل روزگار کو فتوای سعادت دیا اور حسن
ماہ پیکر کو ساتہہ اوس مہر تمثال کی نکاحین نقود انجم شمار منعقد کیا گلبانگ شادمانی کی زمین
آسمان تک پہنچی اور صدائی تہنیت لب آسمانیا لنسی ارباب بین کی کان تک شعر تدر و نغمہ
برلب آشیان ساخت ؛ ترنم خانہ در کام و زبان ساخت ؛ بعد ادای رسم خاندان کی عروس اور نوشہ مکان
معاشرت مین گئی اور تمنائی دلی حاصل کی کبہی شاہزادہ مذاق جان کو لذت قند مکرر بوسۂ گل شکر با
ملکہ باہر سی شیرین کرتا تہا اور کبہی ملکہ حلاوت وصال دل جان پرور شاہزادہ سی ضیافت روح و روان
کرتی تہی شعر خوشا وقتی و خرم روزگاری ؛ کہ یاری برخورد از وصل یاری
برافروزد چراغ آشنائی ؛ رہائی یابد از داغ جدائی ؛ جسوقت کہ گریبان صبح چاک
ہوا اور روئی روز چشمۂ خورشید سی شستہ و پاک شاہزادہ خلوت سی حمام مین آیا اور
غسل کر کی بار عام مین رونق افروز ہوا اور ہر خواصون اور ہمنشینون نی گرد و پیش
ملکہ کی حلقہ کیا اور کلمات ظرافت شروع کئی کوئی شکستگی موہای مشکین پر اور کوئی
لب لعل کبودی بوسہ زدہ زنگین پر اشارہ کرتی اور کوئی درہم برہم ہونی پوشاک لطیف اور
مالیدگی کناری محرم پر چہپ چہپ ہنستی ملکہ شرم اور حیا سی آئینہ وار سر بزانو تہی اور
ہر ایک سی مانند آفتاب برتافتہ رو آخر کار پرستاران ہوشیار اور شعور مند شرط خدمت
بجا لائین اور موتی کمر نازک ملکہ کا کہ ساتہہ موتی میان شاہزادہ کی تا دیر بچیدہ رہا تہا جل نکالنی

لگین اور بالش درست دیا شروع کیا ملخص کہ بادشاہ نی ایک مکان بلند نشان تمامی
ضروریات سی درست کرکی شاہزادہ کو عنایت کیا اور حکم دیا کہ اقبال کوہ شکوہ اور
سپاہ صبا سیر اور عملہ بادشاہی یوڑہی شاہزادہ پر حاضر رہا کرین چنانچہ شاہزادہ فیروز بخت
نی چار مہینی تک بکام دل اور بعیش و عشرت مصروف سیر و شکار و مشغول معاشرت و مباشرت
اور تلافی ایام گذشتہ فرمائی ؎ شب و روز جز عیش و آرام اوسی + کسی بات سی
کچہہ نتہا کام اوسی ⁂ شراب و کباب و رخ گل عذار + مہیا تہا از فضل پروردگار ⁘ +

چمن ہشتم

راوی فصاحت بیان نی یون لکہا ہی کہ جب شاہزادہ کو چار مہینی بسر ہوئی اور مطالب دلی
ہر طرحکی حاصل ایک روز وزیرزادہ نی عرض کیا کہ عرصہ کثیر سی کچہہ حال وطن کا معلوم نہین
ہی اور طبیعت بی اختیار واسطی ملاقات ہر عزیز و اقربا کی چاہتی ہی شاہزادہ کو بہی دو
اشتیاق ملاقات والدین کا یون سینہ مین شعلہ زن ہا بادشاہ سی عرض کیا کہ ہم اب امیدوار
ہین کہ حدمت والا سی رخصت حاصل کرین طبیعت واسطی قدمبوسی والدین کی مشتاق ہی بادشاہ نی
کہا کہ تم اسی گہر کو اپنا گہر سمجہو اور ارادہ کہین جانیکا نکرو ہمکو تمہاری مفارقت مین بڑا رنج ہوگا شاہزادہ
نی کچہہ جواب ندیا خاموش ہو رہا اور بعد دو چہار روز کی پہر عرض کیا حضرت نی فرمایا
کہ جدائی تمہاری نامنظور ہی لیکن والدین تمہاری بہی رنج مفارقت مین مبتلا ہی
پریشانی اور حیرانی ہو نگی خیر جو مرضی تمہاری ہو سو کرو مختار ہو اور درستی سامان سفر
روا کی رخصت کیا اور نقد و جنس موافق ہمت بادشاہان والا مرتبہ کی عنایت فرمایا

شاہزادہ نی مع ملکہ اور وزیرزادہ اور سبز پری بتوزک و احتشام تمام بڑی فوج اور
لشکر سی سمت وطن یا لوفہ کی نہضت فرمائی منزل بمنزل بآرام تمام چلی جاتی تہی ایک
منزل پر کہ جائی دلچسپ تہی واسطی چار مقام کی حکم کیا لوگ موافق ارشاد کی عمل مین لائی
شاہزادہ روز دوم مع چند اشخاص وقت صبح واسطی شکار کی سوار ہوا جب کچہ دور نکل گیا
ایک باغ دکہلائی دیا جیمین آیا کہ اس باغ مین سیر کیا جائی سواری سی اوتر کر اندر باغ
کی گیا کیا دیکہتا ہی میوہ ہای گوناگون و گلہای بوقلمون سبزہ زمردین انہار لطافت قریں
سب مہیا ہین اور موسیقار منا قیر مرغان خوش نغمہ اور خوش آہنگ کا ترانہ زنی
برصد الطبیعت شاہزادہ کی تماشای باغ سی بہت خوش ہوئی اور بیشتر گام زن ہوا
ایک عمارت عالیشان نظر پڑی جب اندر عمارت کی گیا دیکہا کہ چار دروازہ
ہر چہار طرف کو لگین ہین ایک دروازہ کو وا کیا زر و سیم بہت سا نظر پڑا
اوسکو بند کر کی دوسری طرف متوجہ ہوا دیکہا کہ اسلحہ نوادرہ یکجا ہین اوسکی بہی بند
کیا اور تیسری طرف متوجہ ہوا دیکہا کہ ایک تخت رکہا ہی نوبت کہولنی در چہارم
کی ایک بادپا برق آہنگ دکہلائی دیا شاہزادہ نی بہت پسند کیا اور کہا کہ
اور سب چیزین ہماری یہان موجود ہین مگر گہوڑا ایسا نہین ہی لوگونسی حکم کیا کہ اس
گہوڑیکو کہول لی چلو اونہون نی عرض کیا کہ واللہ اعلم یہہ کسکا ہی شاہزادہ نی
کہا جسکا ہووی گا سمجہ لیونگی جو ہین لشکر مین اوس گہوڑیکو لائی ایک جن
بہیبت شکل سیہ فام ہوا پر نمودار ہوا اور ایک ایسی آواز ہیبت ناک دی